الجنة تحت اقدام الامهات
ماں جی قبلہ کی یاد میں
۱۹۳۳ء —— ۲۰۰۵ء
زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
سلٰمٌ علیکم ادخلوا الجنة
کوکب نورانی اوکاڑوی

یا رب العلمین جل جلالک

یا رحمة للعلمین صلی اللہ علیک وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنااغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب

چہلم

حضرت ماں جی قبلہ مرحومہ مغفورہ

(اہلیہ محترمہ حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

محترمی .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یکم ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ، 10 مئی 2005ء کی دوپہر، بقضائے الٰہی

ہماری پیاری والدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فردوسِ بریں

کی طرف رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.

انھیں ایصالِ ثواب کے لیے ان شاءاللہ تعالیٰ

ہفتہ، 18 جون 2005ء کو

مولانا اوکاڑوی ہاؤس، 53۔بی،

سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی، میں

چہلم کا اجتماع ہوگا۔

آپ سے دعا میں شرکت کی درخواست ہے۔

☆ قرآن خوانی : عصر تا مغرب

☆ نعت خوانی : مغرب تا عشاء (نعت خوان: الحاج محمد اویس رضا قادری)

ازاں بعد ختم شریف ودعا

(جمعۃ المبارک، 17 جون کو جامع مسجد گل زارِ حبیب، گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار)، کراچی میں بھی نمازِ جمعہ کے بعد قرآن خوانی ہوگی۔ مساجدِ اہلِ سنّت کے ائمہ وخطباء سے اس روز فاتحہ خوانی ودعائے مغفرت کی التماس ہے۔)

عرض گزار: پسرانِ حضرت خطیبِ اعظم (رحمۃ اللہ علیہ)

وجملہ اہلِ خانہ

رابطہ : (021) 452 1323

(021) 452 5343

الجنة تحت اقدام الامہات

ماں جی قبلہ کی یاد میں

۱۹۳۴ء ——— ۲۰۰۵ء

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

سلٰم علیکم ادخلوا الجنۃ
۱۴۲۶ھ

"ماں جی قبلہ صالحہ مرحومہ مغفورہ"
۲۰۰۵ء

سوگوار
کوکب نورانی اوکاڑوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

حضرت قبلہ ماں جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھا کی یاد میں انھیں مخاطب کر کے یہ تحریر، سسکتے دل سے بہتے آنسوؤں میں ان کے ایک نالائق بیٹے نے لکھی ہے۔ اپنی بلند بخت اور بہت نیک ماں جی قبلہ کے حضور، ان سے محرومی پر ان کے اس غم زدہ فرزند کا یہ اظہارِ حزن وملال بھی ہے اور ان کی بہت سی خوبیوں اور نیکیوں کے حوالے سے ان سے، اپنی نسبتِ فرزندی پر بطور تحدیث نعمت اظہارِ شکر وسپاس بھی۔

اپنے والدین کریمین سے میری نسبت ہی میری عزت اور ان سے محبت وعقیدت ہی میری ثروت ہے۔

میرے والدین کریمین کا اثاثہ اور وَرثہ، طاعتِ دینِ متین اور حُبِّ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی رہا۔ تمنا ہے کہ میری زندگی کی ہر ساعت میں یہی اثاثہ اور ورثہ مجھ سے وابستہ رہے اور مَیں اپنے رحمٰن ورحیم ربِّ کریم جلّ شانہ' اور اپنے محبوب ومطلوب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سرخ رُو رہوں۔ اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ بمشیۃ اللہ تعالیٰ ایک دن اپنے مشفق ومربّی والدینِ کریمین رحمۃ اللہ علیہما سے بہشت میں جا مِلوں۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

کوکب غفرلہ

۲۱ ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وَالصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

قبلہ ماں جی!

آپ یوں چلی جائیں گی، یہ تو کبھی سوچا بھی نہ تھا، بائیس روز آپ نے ہسپتال کے بند کمرے میں کس صبر وضبط سے گزارے، یاد کرتا ہوں تو آنسوؤں میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ طبیبوں نے پانی تک پینے سے روک دیا تھا، آپ نے یہ سختی بھی برداشت کرلی۔ آپ کے ہاتھ اور بازو سوئیوں سے چھلنی کردیئے گئے، گردن میں غذا کی نالی، بازو میں ڈرپ کی سوئی، ہاتھ میں انجکشن لگانے کے لیے سوئی مستقل لگی رہی اور آپ کو چبھتی رہی۔ ایسے میں بھی آپ اذان سننے میں اپنے پیارے نبی ﷺ کا نام چومنے سے نہیں رُکتیں۔ آپ کے لب دُرود شریف کے وِرد سے تَر رہے۔ آپ کے سرہانے عکسِ نعلین شریف رہتا، آپ اسے بھی ضرور بوسہ دیتیں اور منوھ پر پھیرتیں۔ پردہ وحجاب کا ہر لمحے آپ نے پاس رکھا۔ طبیبوں نے آپ کی ناک میں ایک نالی لگادی، آپ نے تین دن کس کرب سے اسے برداشت کیا، سوچتا ہوں تو اور روتا ہوں۔ آپ کو ہسپتال میں بھی کوئی آرام نہیں ملا۔ اس ہسپتال میں مریضوں کے آرام کا کوئی انتظام ہی نہ تھا۔ وہاں تو تعمیری کام اور شور کی شدت تھی۔ آپ کو کسی پَل چَین نہ ملا۔ آپ کا کہا نہیں مان سکے۔ آپ فرماتی رہیں کہ آپریشن کو دل نہیں مانتا۔ آپ اپنے خواب بھی سناتی رہیں مگر ہمیں آپ کو بیماری میں بغیر علاج کے رکھنا بھی گوارا نہیں ہورہا تھا۔

ماں جی! ہم تو آپ کی زندگی چاہتے تھے۔ دنیا بھر میں ہم آپ کی صحت وعافیت کے لیے دعاؤں کی بھیک مانگتے رہے اور آپ کے لیے کہاں دعائیں نہیں ہوئیں؟ آپریشن کو ہم تین چار ماہ ٹالتے رہے، مگر قدرت کے فیصلوں کو ہماری عقلیں کہاں پہنچتی ہیں! زندگی بھر آپ کو ہم کیا آرام دے پائے تھے کہ جاتے میں اتنی بہت تکلیف پہنچائی۔

ماں جی! آپ تو ہسپتال میں بھی یہی فرماتی رہیں کہ "تم اپنی نیند توڑ کر نہ آیا کرو۔" آپ کو تو میرا کم نیند کر کے آنا بھی پسند نہیں تھا اور مَیں نے آپ کو اتنی تکلیف میں رکھنا گوارا کر لیا۔ سوچتا ہوں، کیا مَیں معافی کے لائق ہوں؟ کیا یہ میری سزا ہی ہے کہ آپ سے محروم ہو گیا ہوں!

ماں جی! آپ سے میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے جاتے تھے اور اب مَیں رات بھر روتا بلکتا رہتا ہوں۔ آپ نظر نہیں آتیں تو آنکھیں یوں بہتی ہیں جیسے ان میں ریت بھری ہو۔

ماں جی! جب کبھی کہیں جاتا، آپ فرماتیں: "اللّٰہ دی سپرد"۔ مَیں نے تو یہی سوچا تھا کہ اس دنیا سے بھی آپ کی دعاؤں کی چھاؤں میں جاؤں گا۔ ماں جی! کیا مَیں آپ کے جنازے کو کاندھا دینے کے لئے زندہ رہا؟

آپ کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا تھا، آپ ہی سے زندگی اور اس گھر کی رونقیں تھیں، ساری برکتیں بہاریں آپ ہی سے تھیں۔ آپ کیا گئی ہیں، لگتا ہے سب کچھ چلا گیا ہے۔

بائیس بَرس پہلے ابا جان قبلہ اچانک چلے گئے تو یوں لگا جیسے مجھ پر پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ مگر آپ نے مجھے ہی نہیں، ہم سب کو سنبھالا۔ آپ کتنی ہی غم زدہ ہوتیں لیکن اپنا نہیں، ہمارا خیال رکھتیں۔ اکتوبر 1962ء میں ابا جان قبلہ جب قاتلانہ حملے میں شدید زخمی ہوئے اور ڈھائی مہینے ہسپتال میں زیرِ علاج رہے، مَیں ان دنوں بہت چھوٹا تھا، ان دنوں خود آپ کی اپنی طبیعت بھی کچھ اتنی ناساز تھی کہ گھر کے دالان میں جانے کی تین سیڑھیاں بھی آپ بیٹھ کر اترتیں۔ آپ کو آرام کی بہت ضرورت تھی مگر مجھے یاد ہے کہ آپ نے اپنی کوئی فکر نہیں کی، صرف اپنے بچوں ہی کا خیال نہیں رکھا بلکہ سیکڑوں مہمانوں کے لیے بھی کھانا پکاتی رہیں اور ابا جان قبلہ کی تیمارداری بھی کرتی رہیں اور یہ سب کام آپ تنہا ہی کرتی رہیں۔

زندگی بھر آپ نے ایک دن بھی پوری نیند کہاں کی۔ گھر کبھی مہمانوں سے خالی نہیں رہا۔ ابا جان کے پاس زائرین، سائلین اور ملاقاتیوں کا تانتا لگا رہتا۔ پورا دن آپ کو پل بھر بھی دم لینے کی فرصت نہ ملتی۔ رات کو نصف شب سے پہلے بستر ہی کہاں بچھتے تھے۔ گھنٹا ڈیڑھ گھنٹا آپ بمشکل کمر

سیدھی کرتی ہوں گی کہ ابا جان قبلہ جلسے سے واپس آتے۔ آپ ہی دروازہ کھولا کرتیں اور جب تک وہ اپنی بیٹھک میں پڑھنے لکھنے نہ بیٹھ جاتے آپ ان کے کھانے پینے کا اہتمام کرتیں۔ فجر ہوتے ہی آپ بچوں کو اسکول اور مدرسہ بھجوانے اور ان کے ناشتے بنانے میں لگ جاتیں۔ اس کے بعد رات تک پھر گھڑی کی سوئی کی طرح آپ متحرک رہتیں۔ بچوں کے بستر سمیٹنا، ان کے کپڑے سنبھالنا، سبزی کاٹنا، اپنے ہاتھوں سے مسالے پیسنا، آٹا گوندھنا، کپڑے برتن دھونا، گھر بھر کی صفائی اور جانے کتنے کام شروع ہو جاتے۔ دن کے گیارہ بجے سے قبل ہی ابا جان قبلہ کے ملنے جلنے والے آنا شروع ہو جاتے اور چائے، شربت، کھانے کا ایک سلسلہ رات تک چلتا رہتا۔ بچے مدرسہ سے آکر اسکول جانے سے پہلے کھانا مانگتے۔ آپ نے انہیں کبھی انتظار نہیں کروایا۔ آپ مشین کی طرح کام کرتی رہتیں۔ کبھی آپ کو آرام کی فکر نہیں ہوتی۔ اگر کچھ وقت ملتا بھی تو آپ سلائی کڑھائی اور کاج بٹن درست کرنے لگ جاتیں۔ گھر کے ہر فرد کے پہننے اوڑھنے کھانے پینے اور آرام کا آپ کو ہر طرح خیال رہتا۔ آپ کے لبوں پر کوئی شکوہ اور جبین پر شکن نہیں دیکھی۔

مرد کہلانے والے محنت، مزدوری، تجارت کو صبح جائیں اور شام واپس آئیں تو تھکن اور کام کی زیادتی کا رونا روتے ہیں۔ بچوں کو گھنٹوں گود میں اٹھائے رکھنا ہی کون سا آسان کام ہے اور مَردوں سے تو یہ کام مشکل ہی سے ہوتا ہے۔

آپ تنہا اتنے بہت کام کرتی تھیں، عمر بھر کرتی رہیں اور ہسپتال جانے تک بھی کاموں سے اکتاہٹ ظاہر نہیں کی۔ شکوہ آپ سے سنا بھی تو صرف اتنا کہ: ''مجھ میں اتنی ہمت نہیں رہی ورنہ مَیں کبھی خالی نہیں بیٹھی۔''

ماں جی! جاگتے میں کیا سوتے میں بھی آپ کا سَر دوپٹے سے پورا ڈھکا رہتا۔ شرم وحیا پردہ و حجاب اور نیکی و پاک بازی میں آپ اپنی مثال آپ تھیں۔ آپ ہمیں جتنا پیار کرتی تھیں اس سے بہت زیادہ آپ کی توجہ اس پر رہتی تھی کہ ہم کیا کرتے اور کس طرح رہتے ہیں۔ کسی بیٹی کا سر ڈھکا نہ ہوتا یا کوئی نماز میں سستی کرتا تو آپ رعایت نہ کرتی تھیں۔ ہمارے بولنے اُٹھنے بیٹھنے ہمارے

اطوار میں کوئی کمزوری دیکھتیں تو سرزنش ضرور کرتیں۔ ہمیں روز ہی تاکید ہوتی کہ ہم اپنے لہجے تلخ نہ بنائیں، آپس میں نرمی اور محبت سے بات کریں اور نامناسب لفظ تو آپ کو کسی طور گوارا ہی نہیں تھے۔ شائستہ گفتگو، ہر ایک کا ادب ولحاظ، قناعت پسندی، کفایت شعاری اور سادگی و پاکیزگی کی تلقین آپ کرتی ہی رہتیں۔ نماز اور قرآن پڑھنے کی بہت زیادہ تاکید فرماتی تھیں اور جھوٹ یا اس کی حمایت تو آپ سن ہی نہیں سکتی تھیں۔ کوئی بچہ بائیں ہاتھ سے کچھ کھاتا پیتا نظر آتا تو آپ اسے دائیں ہاتھ سے کھانے کو ضرور فرماتیں۔

علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میرے ترجمان ہیں۔

دفترِ ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات
تھی سراپا دِین و دنیا کا سبق تیری حیات

میرے دو بڑے بھائی، آپ کی پہلی اولاد، تین سالہ منیر احمد اور سَوا سالہ تنویر احمد ایک ہفتے ہی میں ان دنوں انتقال کر گئے جب کہ تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت میں نمایاں حصہ لینے کی وجہ سے ابا جان قبلہ قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے تھے۔ شوہر قید میں تھے اور آپ کی گودیوں خالی ہوگئی۔ کتنا صدمہ ہُوا ہوگا۔ آپ اپنے خواب سُنایا کرتی تھیں۔ مَیں اکثر سوچا کرتا کہ میرا ربِ کریم آپ کی کس کس طرح تشفی کا سامان کرتا ہے۔

امی جان! آپ کی زندگی نیکی اور عبادت ہی میں گزری، آپ نے خدمت اور عبادت ہی سے تمام تر شغف رکھا۔ سیکڑوں کاموں میں بھی آپ کو نماز اور تسبیح پڑھنے سے غافل نہیں پایا۔ اذان سننے میں آپ کا انہاک اور نماز میں آپ کا خشوع دیکھتا رہ جاتا، ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ سے اور ان کی مبارک ازواج و اولاد اور ان کی مبارک نسبتوں سے آپ کی والہانہ محبت اور سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ عنہ سے آپ کو بہت عقیدت رہی۔ ہر ماہ آپ ایصالِ ثواب کے لئے گیارہویں شریف کی نیاز ضرور کرتیں اور کبھی ناغہ نہیں کیا۔ ہسپتال جانے سے ایک دن پہلے بھی آپ نے گیارہویں شریف کی نیاز خود تیار کی۔ نعت شریف بہت شوق سے آپ سنا کرتیں، بھائی

حامد ربانی ہر سال محفلِ نعت سجاتے اور سال بھر آپ اس کی ریکارڈنگ بار بار سنا کرتیں، الحاج محمد علی ظہوری کی کہی اور پڑھی ہوئی ایک نعت شریف کی ریکارڈنگ آپ کی والدہ محترمہ نے سنی تو انہیں بہت پسند آئی تھی۔ ظہوری صاحب، بھائی کی محفل میں آئے تو آپ نے اسی نعت شریف کی بطورِ خاص فرمائش کی۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کی تقاریر جس قدر بھی بھائی کے پاس محفوظ تھیں آپ نے ان سب کی ریکارڈنگ سنی اور یاد رکھی اور اپنے پاس آنے والیوں کو اس کے مطابق تبلیغ بھی فرمائی۔

9 مئی کی شام ہسپتال میں آپ ہی نے مجھے بتایا کہ غوث پاک کا مہینا شروع ہوگیا ہے اور آپ کے الفاظ تھے کہ پورا ہونے والا مہینا نبی پاک ﷺ کی آمد کا تھا اور شروع ہونے والا مہینہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے جانے کا ہے، دونوں ہی برکت والے مہینے ہیں۔ آپ کا اشارہ اس وقت مَیں نہیں سمجھ سکا، ہوسکتا ہے آپ کی ولادت ماہِ ربیع الاول ہی میں ہوئی ہو، یوں دنیا میں آنے اور دنیا سے جانے میں انہی برکت والے مہینوں کی نسبت بھی آپ کا حصہ رہی۔

ہسپتال میں آپ خوش نہیں تھیں، گھر آنے پر اصرار کررہی تھیں۔ آپ سے عرض کی، ماں جی! زخموں کے ٹانکے بھر جائیں اس وقت تک تکلیف برداشت کرلیں، نیک لوگ ہی زیادہ آزمائے جاتے ہیں، انہیں مشکلوں سے گزار کر رتبے بڑھائے جاتے ہیں۔ آپ فرمانے لگیں مَیں تو بہت گناہ گار ہوں۔ عرض کی تھی آپ تو بہت نیک ہیں، کم ہی ایسے نیک ہوں گے۔ آپ اتنی بات سُن کر رو دی تھیں۔ امی جان! مَیں نے غلط نہیں کہا تھا، آپ سی نیک خاتون بہت ہی کم ہوتی ہیں۔

کراچی شہر میں ابا جان قبلہ نے 1959ء میں پہلا مکان بنایا تھا، اس پہلے مکان کی پڑوسن بھی آپ کے لیے اشک بار تھیں اور صرف وہی نہیں آپ کی ملنے والی تمام خواتین بتا رہی تھیں کہ آپ ہی ان کی خیر وعافیت پوچھا کرتیں، آپ تو سب کو یاد رکھتیں۔

کراچی میں ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے پہلے میزبان حاجی ہاشم میمن کی اہلیہ کے انتقال کی خبر

ان کے گھر والوں نے آپ کو نہیں دی۔ آپ اس غفلت پر خفا ہوئیں۔ آپ کے اکلوتے بھائی کی اہلیہ محترمہ (ہماری ممانی) وفات پا گئیں۔ میں ان دنوں اتنا بیمار تھا کہ سفر نہیں کر سکتا تھا۔ اور میرے دونوں بھائی ملک سے باہر تھے۔ آپ کو ہم سے شکوہ رہا کہ ہم میں سے جنازے یا سوئم کی فاتحہ میں کوئی کیوں نہیں پہنچا۔ صلۂ رحمی، خدا ترسی اور حُسن اخلاق آپ کے نمایاں وصف تھے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ایک جاننے والی خستہ حال خاتون آپ سے ملنے آئی، آپ اس کی کچھ امداد کرنا چاہتی تھیں لیکن آپ کی توجہ نہ رہی اور وہ چلی گئی۔ آپ اس کے لیے کتنے دن کس طرح پریشان رہیں، کاش کہ اسے لفظوں میں آسانی سے بیان کر سکتا! بہت جتن کیے کہ اس خاتون کا ٹھکانہ معلوم ہو جائے تا کہ آپ کی پریشانی دُور ہو جائے مگر ہمیں کامیابی نہ ہوئی۔ آپ اپنے پاس آنے والیوں کا دُکھ درد سنتیں ان کی دل جوئی اور اشک شوئی کرتیں۔ پڑوسیوں سے ہم تو بہت ہی کم ملا کرتے کیوں کہ ہماری تو زندگی ہی گھر سے باہر کی ہو کے رہ گئی تھی مگر آپ نے پڑوس میں رہنے والوں کی خواتین سے گھر والوں جیسا ناتا رکھا ہوا تھا۔ اپنے تمام قرابت داروں اور پورے سسرال کا آپ کو خیال رہتا۔ ان میں کا ہر کوئی اپنا غم آپ سے یوں بیان کرتا جیسے سب کا مداوا آپ ہی ہوں۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد ہر سال اپنے سسرال میں آپ اپنی نندوں (ہماری پھوپھیوں) اور ہمارے چچوں کے ہاں عیدی اور گاہے گاہے ہدیے تحفے بھجواتیں۔ رشتے ناتے نباہنا کوئی آپ سے سیکھتا۔ آپ نے ان سب کی عزت کی۔ سب پر مہربانی کی۔ آج وہ سب آپ کے لیے رو رہے ہیں۔ سبھی آپ کو عزت و محبت سے یاد کر رہے ہیں۔ آپ کے لیے دعائیں تو ہر کسی کی زبان پر ہیں۔

محمد لیاقت خان قادری اور صوفی غلام قادر اور ان کے فرزند محمد ثاقب اکثر آیا کرتے، مَیں آپ سے کہتا کہ انہیں کوئی کام ہو تو فرما دیا کریں۔ موجودہ گھر مَیں آپ باغ بانی بھی بڑے شوق سے کرتی تھیں۔ جب طبیعت ناساز رہنے لگی تو آپ ان لوگوں سے پودوں اور باغ میں پانی دینے کے کام کو کہہ دیا کرتیں۔ ان میں سے جب کوئی آ جاتا تو آپ اسے کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیا

کرتیں اور ہدیے تحفے بھی دیا کرتیں اور ان کے گھر والوں کی خیر وعافیت کی بھی فکر رکھتیں۔ تھوڑی سی خدمت کا بھی آپ بہت پاس کرتیں۔ مدتوں سے آنے والے عقیدت مندوں سے اور ہر نامحرم سے بھی پردہ وحجاب کے معاملے میں آپ کوئی رعایت نہ رکھتیں۔ مچھلی اور سبزی فروش جو گھروں کے دروازوں پر آ کر صدا لگاتے ہیں، ان سے کبھی مچھلی وسبزی لیتے ہوئے بھی آپ دروازے کی اوٹ اور پورے حجاب میں رہتیں اور ان کے ہاتھوں سے کوئی چیز خود نہ تھامتیں بلکہ فرماتیں کہ زمین پر رکھے کپڑے یا برتن میں رکھ دو، پھر دروازہ بند کر کے آپ وہاں سے اٹھاتیں۔

ماں جی! اتنی بہت خوبیاں اور نیکیاں آپ کی ذات میں جمع تھیں کہ سوچوں تو سلسلہ نہ تھمے مگر مجھے تو آپ کا ایک ہی جملہ رہ رہ کے یاد آ رہا ہے اور دھاڑیں مار کے رونے کو جی چاہتا ہے۔ مَیں جب کبھی کہتا کہ میری فکر نہ کیا کریں تو آپ فرمایا کرتیں: ”مَیں ماں ہوں“۔

ماں جی! میری اتنی ہی فکر تھی تو مجھے اتنا اکیلا کیوں کر گئیں! کیوں نہ سوچا کہ آپ کے بغیر جینا میرے لیے آسان نہ ہوگا۔ میری ہر چھوٹی بڑی بات کا آپ کتنا خیال رکھتی تھیں۔ مجھے تو لوگوں نے ہسپتال میں بھی آپ کے پاؤں دابنے کے لیے نہ رکنے دیا۔ ان سب کو اپنے جلسوں میں میری شرکت چاہیے تھی۔ آفرین دونوں بھائیوں کو کہ وہ آپ کی خدمت میں لگے رہے۔ بہنیں اور ان کی بچیاں اور بھابھیاں اپنی نیند تک بھول گئیں۔ محرومی تو میرا ہی حصہ تھی۔ مَیں وہ کہ آپ نے میرا سب سے زیادہ خیال رکھا اور مَیں ہی آپ کی کوئی بھی خدمت نہ کر سکا۔ ہسپتال میں آپ کو تکلیف میں دیکھ کر اپنے رب سے التجا کرتا رہا کہ اس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں، وہ آپ پر مہربانی فرمادے، تکلیف و پریشانی دور کر دے اور آپ تن درست ہو کر گھر آئیں۔ کہاں کہاں مَیں نے دعاؤں کے لیے نہیں کہا!

ماں جی! بھائی کہتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے آپ پر مہربانی ہی فرمائی ہے کہ آپ کو ان ڈاکٹروں اور ان کی دواؤں سے بچا لیا ہے۔ جانے وہ آپ پر اور کتنی مشقِ ستم کرتے مگر مجھے رونا تو اپنی محرومی کا ہے۔ مَیں نے بھی آپ کو کم دکھ نہیں دیئے، میری وجہ سے بھی آپ کم پریشان نہیں رہتی

تھیں۔ مَیں ہی اس لائق نہیں تھا کہ آپ دیر تک میرے پاس رہتیں۔

ماں جی! آپ نے بہت پاکیزگی اور سادگی سے بسر کی اور ہر حال میں صبر وشکر ہی اپنا وتیرہ رکھا۔ آپ کی سادہ شعاری اور حد درجہ دین داری ہم دیکھتے رہ جاتے۔ بناؤ سنگھار یا زرق برق لباس سے آپ کو کوئی شغف ہی نہ تھا اور اپنے آرام اور سہولت کا آپ نے کوئی مطالبہ ہی کبھی نہیں کیا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے چچا اکرام کے پہلے بیٹے کم سنی میں انتقال کر گئے، اچانک اوکاڑا جانا پڑا۔ مجھے آپ کے ساتھ بھیجا گیا، ٹرین میں کوئی سیٹ نہ ملی تو کراچی سے اوکاڑا تک ٹرین کا سفر ہم نے ٹرین کے فرش پر بیٹھ کر کیا تھا۔ میرے نانا جان جناب شیخ نواب دین کی شدید علالت کی خبر چشتیاں شریف سے آئی۔ آپ بہت بے چین تھیں۔ ابا جان قبلہ نے تسلی دی مگر اپنے والد محترم کی بیماری کی خبر پا کر آپ کو بے قراری تھی اور آپ فوراً جانا چاہتی تھیں، شام ہوئی تو ان کی وفات کی خبر آ گئی۔ آپ بہت روئی تھیں لیکن اس حال میں بھی آپ نے ہم سب کے لیے کھانا پکایا اور رات کی ٹرین سے ہم روانہ ہوئے۔ چشتیاں شریف ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی تدفین ہو چکی تھی۔ آپ کو ملال ہی رہا کہ آپ بوقتِ رخصت ان کا آخری دیدار نہ کر سکی تھیں۔ مَیں جب کسی قابل ہُوا تو اپنی بساط کے مطابق آپ کو مَیں نے آرام دہ سفر کروانے کی کوشش کی لیکن آپ نے کبھی اپنے لیے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ بڑی دونوں بہنوں کی شادی میں آپ نے اپنا سارا زیور دے دیا تھا، آپ کے پاس کوئی ایک چھوٹا سا زیور بھی پہننے کو نہیں رہا۔ آپ نے کوئی ناگواری یا شکایت نہیں کی۔ 1975ء میں پہلی مرتبہ مَیں بیرونِ ملک سفر پر گیا۔ یہ سفر زیارت وعمرہ کے لیے تھا۔ مدینہ منورہ میں پورا ماہ صیام گزار کر 38 روز بعد مَیں آیا تو آپ میرے استقبال کو ایرپورٹ آئی تھیں۔ آپ نے جس طرح میری پذیرائی کی تھی وہ آج بھی آپ کی ''ممتا'' کی بہترین یاد ہے۔ ابا جان قبلہ آپ کو سفرِ حج میں ساتھ لے گئے تھے۔ اس مبارک سفر پر جاتے ہوئے آپ بہت خوش تھیں۔ دادا جان اور دادی حضور ہمارے پاس رہے لیکن گھر میں آپ کا نہ ہونا ان دنوں بھی مجھے شدت سے محسوس ہُوا، مَیں اس وقت بھی روتا تھا۔ آپ کچھ دنوں کے لیے گھر میں نہیں تھیں تو مجھے کچھ اچھا

نہیں لگتا تھا، اب تو آپ ایسے سفر پر چلی گئی ہیں جہاں سے واپسی نہیں ہوتی۔ خود ہی سوچیے، مجھ پر کیا گزرتی ہوگی؟

ماں جی! مَیں ملک سے باہر جاتا، آپ سے دور ہوتا مگر مجھے یہی طمانیت بہت ہوتی کہ آپ گھر میں موجود ہیں۔ اگر آپ کبھی جاتیں تو مجھے گھر خالی ہی لگتا۔ مَیں اپنے کاموں ہی میں مشغول رہتا۔ آپ کے پاس بیٹھنے کو کبھی چند لمحے ہی ملتے لیکن آپ کی موجودگی سے دل مطمئن رہتا۔ اب تو یہ گھر ہی نہیں یہ دل بھی بالکل خالی لگتا ہے۔ آپ بخوبی جانتی تھیں کہ مجھے آپ ہی کے پکائے ہوئے کھانے مرغوب ہیں اور روٹی کے معاملے میں تو آپ خود دوسروں سے میرے لیے فرمایا کرتیں کہ اسے میرے ہاتھ کی پکائی ہوئی روٹی ہی پسند ہے۔ ہم گندم لاتے، آپ اسے صاف کرواتیں، خود دھوتیں۔ گندم ہم پسا کر آٹا لاتے پھر آپ روٹی پکایا کرتیں۔ اتنا اہتمام ہر کوئی کہاں کرتا ہوگا۔ کسی دن مَیں کھانا کھائے بغیر چلا جاتا تو میرے واپس آنے تک آپ کے دھیان سے یہ بات نہ نکلتی۔ شام کو مسجد سے آنے میں دیر ہو جاتی تو آپ فون کرواتیں اور پوچھتیں کہ کیوں دیر ہوگئی؟ کراچی سے باہر کہیں جاتا تو آپ مجھے تاکید فرماتیں کہ پہنچتے ہی فون کروں، مجھے فون میں دیر ہو جاتی تو یہی سنتا کہ آپ سراپا انتظار اور دُعا ہو کر رہ گئی تھیں۔

ماں جی! میری کوئی چیز گم ہو جاتی اور مَیں آپ سے ذکر کرتا اور پھر جب وہ چیز مل جاتی تو آپ بتاتیں کہ آپ نے نفلوں کی یا صدقے کی منت مان لی ہوتی تھی۔ مجھے شرمندگی بھی ہوتی کہ آپ کو پریشان ہی کیا کرتا ہوں اور سجدے میں سر رکھ کے اللہ کریم کے حضور شکر بھی کرتا کہ میری ماں ایک بہترین اور مثالی ماں ہے۔ آپ کی درازیٔ عمر اور صحت وعافیت کی دعائیں بھی کرتا۔

ابا جان قبلہ کو اکثر دیکھا کہ وہ پوری روٹی شروع کرنے سے پہلے ہم بچوں کے بچائے اور چھوڑے ہوئے روٹی کے ٹکڑے کھایا کرتے اور آپ کے لیے تو عمر بھر یہی دیکھا کہ سب کے آخر میں آپ کھایا کرتیں اور بچا کھچا ہی کھاتیں بلکہ گزشتہ روز کے یعنی باسی کھانے کو ترجیح دیا کرتیں اور آپ کی زبان پر شکر ہی کے کلمات ہوتے۔

ہم بچوں میں سے کوئی اگر بروقت نہ کھاتا تو آپ کو ہر ایک کے لیے بار بار کھانا گرم کرنے یا تازہ روٹی پکانے میں کوئی عذر نہ ہوتا۔ ہر ایک کا اتنا خیال رکھنا اور عمر بھر رکھنا کوئی کھیل تو نہیں۔ بھائی محمد سبحانی صبح سے رات تک ہسپتال میں آپ کے پاس رہتے۔ آپ انہیں بار بار آرام کے لیے فرماتیں۔ ماں جی! میرا وہ بھائی آپ کے پاؤں چھو کر اپنا ہاتھ اپنے سینے اور مونھ پر پھیرتا تھا۔ ہر اتوار کو کس چاہ سے آپ اس کے فون کا انتظار کرتی تھیں۔ وہ سال بھر بعد چھٹیوں پر گھر آنے لگا تو آپ کتنی خوش ہوئیں۔ بھائی حامد ربانی جب کبھی سیر و سیاحت کو جاتے تو آپ انہیں کہا کرتی تھیں کہ ان کے گھر نہ ہونے سے آپ اداس ہو جاتی ہیں۔

ماں جی! ماں کا بدل تو کوئی ہستی نہیں ہوتی اور آپ صرف ایک عظیم ماں ہی نہیں اپنی دیگر تمام خوبیوں کے لحاظ سے بھی مثالی خاتون تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ کو ایک عارضے کی وجہ سے 28 برس پہلے ہسپتال میں کچھ دن زیر علاج رہنا پڑا تھا۔ ابا جان قبلہ نے جمعہ کے اجتماع میں آپ کا تذکرہ نہایت محبت سے کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپ بہت خدمت گزار، بہت زیادہ نیک اور بہت برکت والی خاتون ہیں اور سارا گھر آپ ہی نے سنبھالا ہوا ہے۔ انہوں نے آپ کے لیے لوگوں سے خصوصی دُعا کے لیے فرمایا تھا اور خود بھی بہت دعا کی تھی۔ میرے پاس ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے میرے نام جتنے خطوط محفوظ ہیں ان سب میں مجھے آپ کا ہر طرح خیال رکھنے اور آپ کی خدمت کی تاکید درج ہے۔

ماں جی! ہسپتال داخل ہونے سے دو دن قبل آپ میرے بھائیوں کے ساتھ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے مزار شریف پر آئی تھیں۔ مَیں اس وقت مسجد ہی میں تھا۔ آپ اسی جگہ آ کر بیٹھی تھیں جہاں اب آپ آرام فرما ہیں۔ آپ پہلی مرتبہ خاصی دیر تک وہاں ٹھہریں اور کلام پڑھتی رہی تھیں پھر آپ نے دعا کی اور مسجد کے خادمین میں نقدی تقسیم کروائی۔ ابا جان قبلہ کی اطاعت گزاری اور ان کی خاطر داری آپ جس محبت سے کرتی تھیں وہ بھی آپ کی خوبیوں میں نمایاں ہے۔ ماں جی! اللہ کریم جلَّ شانہ کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ ہمیں اتنے مبارک اور عظیم والدینِ

کریمین ملے، ماں جی! والدین سے محرومی کوئی معمولی سانحہ نہیں۔

شاہ راہِ قائدین سے متصل جو گھر تھا (238/B) اس میں جب رہا کرتے تھے، 1967ء کی بات ہے، کراچی میں شدید بارشیں ہوئی تھیں۔ گھر کے ساتھ والا پلاٹ خالی تھا، اس میں پانی بھر گیا اور اس طرف کی ہمارے مکان کی دیوار بہہ گئی۔ ابا جان قبلہ ان دنوں پنجاب کے دَورے پر تھے۔ گھر کی عمارت کے اندر، اطراف اور باہر گھٹنوں سے اونچا پانی تھا۔ پینے کے پانی اور بجلی کی فراہمی معطل تھی۔ آپ نے ہمیں گھر کے قدرے محفوظ حصے میں سلایا اور مجھے یاد ہے آپ رات بھر جاگتی رہتیں۔ جانے کیا کیا پڑھتی بھی رہی ہوں گی کیوں کہ زیرِلب دعاؤں اور درود شریف کا وِرد تو آپ کی عادت تھی۔ بستر پر لیٹے لیٹے بھی تسبیح کی مالا آپ کے ہاتھوں میں رہا کرتی۔

برسوں تک یہ رہا کہ ماہِ رمضان سے محرم کے مہینے تک کراچی میں حاجیوں کی آمد و رفت رہتی۔ حجاج کی آمد و روانگی پہلے صرف کراچی ہی سے ہوا کرتی تھی۔ ہر سال ہمارے گھر میں خاصے حجاج آتے جاتے قیام کرتے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ کچھ مہمان تو مہینوں ہمارے گھر میں رہے۔ مہمانوں کی خاطر داری میں آپ کسر نہ اٹھا رکھتیں۔ آپ تنہا ایک وقت میں چالیس پچاس افراد کے لیے کھانا روٹیاں بھی خود پکایا کرتیں۔ ابا جان قبلہ نے سیکڑوں علماء کرام، مشائخ عظام، ساداتِ کرام، قاریوں، نعت خوانوں اور مہمانوں کو آپ کے پکائے ہوئے کھانے کھلائے۔

ماں جی! حضرت قبلہ مولانا غلام علی صاحب آپ کے لیے فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے اکابر علما و مشائخ اور ہزاروں کی اتنی خدمت کی ہے اور بخوشی انہیں اتنے کھانے پکا کے کھلائے ہیں، آپ کے جنتی ہونے کو یہی عمل بہت ہے۔ ماں جی! یاد کروں تو آپ کے پیر و مرشد حضرت ثانی صاحب قبلہ شرق پوری، ان کے فرزندان، حضرت سیدی و مرشدی گنج کرم شاہ صاحب کرماں والے اور ان کے سارے گھرانے، مدینہ منورہ میں حضرت قطبِ مدینہ اور ان کے گھرانے، حضرت پیر سید منظور احمد مکان شریفی، حضرت قبلہ سید ابوالبرکات شاہ، حضرت غزالی دوراں علامہ کاظمی، حضرت فقیہ اعظم بصیر پوری علیہم الرحمہ جیسی ہستیوں اور جانے کتنے بزرگوں کے نام اس

فہرست میں نمایاں ہوں گے۔ 1975ء تک مولانا نورانی میاں تو اکثر خود فون کر کے مجھے کہا کرتے کہ ہم سارا، ٹبّر (خاندان) آپ کے ہاں کھانا کھانے آ رہے ہیں اور وہ فرمائش کر کے آپ کے پکائے ہوئے کھانے کھاتے۔ ماں جی! یہ بھی دیکھا کہ کچھ علما و مشائخ کے ساتھ یا ان کے حوالے سے آنے والے یا حجاج کو الوداع کہنے یا ان کا استقبال کرنے والے زیادہ دن ہمارے ہاں ٹھہرتے، آپ نے کبھی نہیں کہا کہ ان کے لیے کوئی انتظام کیا جائے بلکہ ان کے لیے ناشتا اور دو وقت کھانا ہی نہیں، ان کی طلب پر بار بار چائے بھی آپ بنا کر دیتیں۔ مجھے شبہ ہے کہ ایسا کوئی اور کرتا ہوگا۔

ماں جی! نیکیاں اور عزت ہی آپ کا حصہ رہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ (میری نانی صاحبہ) بلاشبہ بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ آپ کے والد ماجد (میرے نانا جان) نہایت سادہ درویش شخص تھے۔ ابا جان قبلہ کا وہ بہت احترام کرتے تھے۔ جب کبھی ابا جان قبلہ چشتیاں شریف جاتے تو نانا جان گھنٹا بھر پہلے ریلوے اسٹیشن ان کے استقبال کو چلے جایا کرتے۔ آپ کو وہ اپنی بیٹیوں میں بہت عزت دیتے تھے۔ اللہ کریم نے آپ کو سسرال بھی وہ عطا فرمایا جو نیکی ہی میں عزت رکھتا ہے۔ اللہ کریم نے آپ کو شوہر وہ دیا کہ آپ یقیناً اپنی خوش بختی پر رب تعالیٰ کا شکر کرتی ہوں گی۔ آپ کے چچا الحاج سردار محمد صاحب مرحوم بتاتے تھے کہ ان کے ہاں شادی کے بعد بارہ برس تک اولاد نہیں ہوئی، آپ ان کی بیٹی بن کر ان کے ہاں رہتیں۔ وہ علی پور شریف کے روحانی تاج دار حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ سے وابستہ تھے اور آپ کے لیے غالباً انہوں نے ہی بشارت دی تھی کہ آپ ''بلند بخت'' ہوں گی۔ آپ کی چچی محترمہ بفضلہٖ تعالیٰ بقید حیات ہیں اور نیکی و پرہیزگاری میں ایک مثال ہیں۔ آپ کے تمام قرابت دار آپ کا بہت احترام کرتے رہے ہیں اور آپ کی وفات پر سبھی کو مغموم پایا۔ اتنے رونے والے بھی ہر کسی کو کہاں ملتے ہیں؟

آپ کے نزدیک ہر رشتے ناتے کی جو اہمیت تھی وہ بھی ایک مثال ہے۔ مَیں جب کبھی بیرونِ ملک سے آتا تو آپ کے لیے ضرور کوئی عمدہ تحفہ لاتا اور بہنوں بھائیوں کے لیے بھی تحائف

لایا کرتا۔ آپ کہا کرتیں کہ بہنوئیوں کے لیے بھی کبھی کچھ لایا کرو۔ حالاں کہ ان کی فرمائشیں پوری کیا کرتا تھا مگر پہلی مرتبہ آپ کے اس فرمان پر عمل کیا اور آپ ہی وہ تحائف نہ دیکھ سکیں۔ آپ سے کبھی کہا کرتا کہ آپ کو جو کچھ لا کر دیتا ہوں آپ وہ اپنی بیٹیوں کو دے دیتی ہیں یا بیٹیوں کے جہیز کے لیے محفوظ کر لیتی ہیں، اس گھر میں بھی کچھ استعمال کر لیا جائے۔ بیٹیوں سے آپ کا لگاؤ کچھ اتنا تھا کہ ایک روز بھائی حامد ربانی کہہ بیٹھے کہ: ''مَیں آپ کی بیٹی ہوتا تو زیادہ توجہ پاتا''۔ اولاد کی بہبود کے لیے خود اپنی ذات پر آپ نے اور ابا جان قبلہ نے قناعت پسندی ہی اپنائی۔ اولاد کے لیے آپ نے کتنی محنت اور خدمت کی اور کیا کچھ سہا، اس کا بیان تو پوری داستان ہے۔ بھائی محمد سبحانی نے ابا جان قبلہ کے بعد خود محنت کر کے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے رقم جمع کی۔ وہ بیرون ملک جانے کو تیار ہوئے تو آپ نے نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں جانے دیا اور خود کو ان کی راہ میں دیوار نہ بنایا۔ جب کبھی وہ فون کرتے تو آپ اشک بار ہو جاتیں۔ وہ دو بہنوں کی شادی پر بھی نہ آ سکے۔ آپ اپنے فرزند کے لیے سراپا دعا رہتی تھیں۔

مَیں بیرونِ ملک تھا، آپ کے پاؤں پر چوٹ آ گئی۔ بھائی حامد ربانی نے آپ کی خدمت کی۔ مَیں واپس آیا تو آپ نے جانے کتنی مرتبہ ان کی اس خدمت کا ذکر کیا۔ ماں جی! ان سب کی تمام خدمات کسی طور بھی آپ کا حق ادا نہیں کر سکتیں لیکن ایک مثالی ماں ہی یہ ظرف رکھتی ہے کہ اپنے بچوں کی چھوٹی معمولی خدمت کو بھی بہت جان کر اس کا وصف کرتی ہے۔

آپ کی دو نواسیاں ہسپتال میں آپ کی خدمت کرتی رہیں، آپ نے ان دونوں کو عمرہ و زیارت کے سفر پر بھجوانے کی نوید سنا دی۔ ماں جی! آپ زندگی بھر اپنے سب بچوں کی مثالی خدمت کرتی رہیں، ان کے لیے سخت تکالیف جھیلتی رہیں، ان کے دکھ کاٹتی رہیں۔ وہ سب تو بدل میں کچھ بھی نہ کر سکے، آپ کو کوئی آرام نہ پہنچا سکے اور آپ نے چند لمحوں کی خدمت کی بھی اتنی قدر کی!

سلطان العارفین سیدنا طیفور بن عیسٰی المعروف حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا مشہور

واقعہ ہے کہ ان کی والدہ محترمہ کی ایک شب نیند میں آنکھ کھلی تو پانی مانگا۔ حضرت بایزیدؒ اُٹھے، گھر میں رکھے گھڑے میں پانی ختم ہو چکا تھا، رات کے وقت پڑوسیوں کو جگانا مناسب نہ سمجھا، کنویں سے پانی لینے گئے۔ واپس آئے تو دیکھا کہ والدہ محترمہ کی آنکھ لگ گئی ہے۔ پانی لیے سرہانے کھڑے رہے، ماں کو بے دار نہ کیا۔ سویرے ماں کی آنکھ کھلی تو بیٹے کو پانی کا پیالا لیے سرہانے کھڑے پایا۔ وہ ماں جو جانے کتنی راتیں اپنے بچے کے لیے جاگتی رہی ہوگی اور کتنی زحمت اٹھائی ہوگی، اپنے فرزند کی اس ایک خدمت سے بہت خوش ہوگئی اور دل سے وہ دعا دی جس کو قبولیت نے بڑھ کر گلے سے لگایا۔

مجھے یاد ہے 1976ء میں آپ کو ایک بار پھر ہسپتال میں داخل ہونا پڑا تھا۔ انہی دنوں ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کو دوسری مرتبہ عارضۂ قلب کی شکایت ہوئی، وہ سفر سے آئے تھے، انہیں ایرپورٹ ہی سے ہسپتال لے گیا تھا۔ آپ دونوں کے پاس صبح سے رات تک مَیں بار بار الگ الگ ہسپتالوں میں آتا۔ آپ اس حال میں بھی میری ہی فکر کرتیں اور بہت دعائیں دیتیں۔ ماں جی! آپ کو قلق رہتا تھا کہ آپ کے مرحوم والدِ محترم حج نہ کر سکے۔ مَیں نے ان کی طرف سے حج کیا تو آپ بہت خوش ہوئی تھیں۔ آپ جب سفرِ حج سے آئی تھیں تو آپ کی والدہ محترمہ بھی آپ کے استقبال کو تشریف لائی تھیں۔ گھر میں اتنی رونق تو کسی شادی پر بھی نہ دیکھی۔ آپ اپنے والدین کریمین کے لیے بہت محبت و عزت رکھتی تھیں۔ ایک رات مَیں دیر سے گھر آیا تو دروازہ تھامے آپ میری راہ دیکھ رہی تھیں اور خاصی پریشان تھیں۔ آپ نے بتایا کہ چشتیاں شریف سے فون آیا ہے، آپ کی والدہ محترمہ (میری نانی ماں) کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ ان دنوں جنوبی افریقا گئے ہوئے تھے۔ آپ کو یاد تھا کہ آپ اپنے بابا جان (میرے نانا جی) کی رحلت پر بروقت نہیں پہنچ سکی تھیں اور اب آپ بے قرار تھیں۔ اسی لمحے مَیں آپ کے لیے ملتان تک کے ہوائی سفر کی ٹکٹ لایا، مجھے آپ اس سفر میں ساتھ نہیں لے گئیں تاکہ بہنوں کے پاس رہوں۔ آپ کو اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ چار دن مل گئے، پھر وہ پردہ فرما گئیں۔ آپ کے

ایک ہی بھائی تھے اور آپ سات بہنیں تھیں اور ان میں آپ منجھلی تھیں۔ ماموں شیر محمد صاحب جب کبھی آتے آپ کی خوشی دیدنی ہوتی۔ وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ: ''میری ماں بہت نیک تھی، مَیں نے ان جیسی خاتون نہیں دیکھی اور تمہاری ماں بھی بہت نیک ہے تم بھی اس جیسی عورت کوئی نہیں دیکھو گے۔'' ماں جی! ماموں جان سچ کہتے تھے۔ مائیں سب کی محترم ہوتی ہیں۔ اور پیار کرنے والے اپنی ماؤں سے بہت پیار کرتے ہیں مگر اپنے مشاہدے کے مطابق دل و جان سے گواہی دیتا ہوں کہ مَیں نے اس دَور میں آپ سی نیک خو، پاکیزہ و پارسا، صابرہ وشاکرہ اور اتنی خدمت گزار ماں نہیں دیکھی، آپ کو جب کبھی کسی ''ماں'' کے حوالے سے کوئی بتاتا کہ انہیں صرف اپنی فکر ہے، وہ بچوں کی نگہ داشت اور شوہر کی خدمت کی بجائے اپنی دنیا میں مگن ہیں یا بچوں میں عدل نہیں کرتیں یا بچوں کو بگاڑتی ہیں یا خدا خوفی نہیں رکھتیں اور شرم وحیا سے عاری ہیں یا زبان کی اچھی نہیں تو آپ سن کر کانوں کو ہاتھ لگاتیں، ہاتھ جوڑ کر توبہ کرتیں اور کہتیں: ''توبہ، توبہ، کیسی مائیں ہیں؟ اللہ ہدایت دے۔'' آپ خوفِ الٰہی سے کانپ جاتیں اور کثرت سے استغفار کرتیں۔ آپ کہا کرتی تھیں کہ جس عورت میں شرم وحیا ہی نہیں اس میں وفا و ایثار بھی کہاں ہوگا اور جس عورت کو گھر میں رہنا پسند نہیں وہ اپنی عزت نہیں کرواتی۔ بال کٹوانے والی اور پورا لباس نہ پہننے والی خواتین آپ کو بہت ناپسند تھیں۔

ماں جی! ایسا کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے گھرداری میں، گھر کر اپنے شوہر کی خدمت میں کوئی کمی کی ہو اور یہ بھی نہیں ہوا کہ گھریلو اُمور اور بچوں کے حوالے سے کوئی غفلت کی ہو۔ آپ کی زندگی کے دو ہی عنوان رہے۔ ''خدمت اور عبادت۔'' اور یہ خدمت بھی ''عبادت'' ہی تھی۔ خدمت بھی کسی مجبوری یا بے زاری سے نہیں بلکہ یوں لگتا تھا کہ آپ کی خوشی یہی ہے، اسی میں آپ راحت پاتی تھیں۔

ماں جی! آپ جانتی تھیں مجھے کم سنی ہی سے مطالعے کی عادت ہوگئی تھی، اس دَور میں بھی ماں کی ممتا اور خدمات و ایثار کی کوئی بات پڑھتا تو روئے بغیر نہ رہتا۔ بچپن میں کتنا عرصہ میں اوکاڑا

میں رہا وہاں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ مجھے آپ ہی نے ملنے کو بلوایا۔ جب آیا تو آپ مجھے گلے لگا کے بہت روئی تھیں۔ کچھ ہی دن گزرے کہ پاک بھارت جنگ چھڑ گئی اور آپ نے مجھے پھر یہیں کراچی میں پڑھائی کرنے کو فرمایا۔

ماں، کیا ہوتی ہے اس کا کچھ ہی شعور ہوسکتا ہے، ماں کی مرتبت اور عظمت ہم کسی قدر ہی جان پاتے ہیں۔ ماں تو کیا ماں کے لفظ کا بدل بھی نہیں ہے۔ ماں کا وجود بہت بڑی نعمت ہے۔ محبت کا سب سے گہرا، پختہ اور نہ ختم ہونے والا چشمہ ماں ہی کے دل میں موجزن رہتا ہے۔ انسانی رشتوں ناتوں میں ماں کا رشتہ سب سے پیارا رشتہ ہے۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک ماں اپنی دو بچیوں کے ساتھ آئی۔ حضرت سیدہ نے اس خاتون کو تین کھجوریں دیں۔ اس ماں نے اپنی بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کر کے وہ بھی ان دونوں کو دے دیے۔ ام المومنین نے رسول کریم ﷺ کو یہ ماجرا سنایا۔ میرے نبی پاک ﷺ نے انہیں اس عورت کے جنتی ہونے کی نوید سنائی۔ (ابن ماجہ:3668)

کتابوں میں پڑھا اور بزرگوں سے سنا یہ مشہور واقعہ بھی مجھے جب کبھی یاد آتا ہے تو آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کریم جل شانہ سے پوچھا کہ جنت میں میرا پڑوسی کون ہوگا؟ اللہ کریم نے انہیں فرمایا کہ تمہاری پڑوسی ایک قصاب ہے۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کا نام اور ٹھکانہ پوچھا اور اسے دیکھنے ملنے تشریف لے گئے کہ اس کی وہ خاص نیکی ظاہر کریں جس کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں جلیل القدر نبی کا پڑوس ملے گا۔ سفر کر کے اس علاقے میں اس شخص کی دکان پر پہنچے اور بغور اس کے اطوار ملاحظہ فرماتے رہے۔ اسے فرمایا کہ میں آج تمہارا مہمان بننا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ ضرور، کچھ دیر توقف فرمایئے تاکہ تمام گوشت فروخت کرلوں پھر آپ کو گھر لے چلوں گا۔ گھر پہنچے تو اس قصاب نے کہا کہ میری والدہ بوڑھی اور بیمار ہیں۔ میں پہلے انہیں کھانا کھلا کے خود کھاتا ہوں، آپ کچھ لمحے میرا

انتظار کرلیں۔ آپ نے فرمایا کیا مَیں تمہارے ساتھ تمہاری والدہ کے پاس چل سکتا ہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ لیے وہ اپنی والدہ کے پاس آیا۔ بہت ضعیف اور سن رسیدہ خاتون کو اس شخص نے اپنے وجود کے سہارے بٹھایا۔ وہ شخص اپنے مونھ میں لقمہ ڈالتا، چبا کر نرم کرتا پھر وہ لقمہ اپنی ماں کے مونھ میں ڈالتا۔ ماں ہر لقمہ کھا کر دعا دیتی ''یا اللّٰہ میرے بیٹے کو جنت میں اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کا پڑوسی بنانا۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس ماں کو اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ اس کی دعا قبول ہوگئی ہے۔ (المنتظم فی تواریخ الامم، ابن جوزی)

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ وہ جب کبھی اللّٰہ کریم جل شانہ سے ہم کلام ہونے کوہ طُور پر تشریف لے جاتے تو ان کی والدہ محترمہ (یُو حانذ) اپنے فرزند کے لیے دعا میں مشغول ہو جاتیں، ان کا بیٹا جلیل القدر اور معصوم پیغمبر تھا مگر ماں تو ماں ہی ہوتی ہے، وہ عرض کرتیں: ''یا اللّٰہ کریم، میرے موسیٰ (علیہ السلام) کے مزاج میں کچھ تیزی ہے۔ اس سے درگزر فرمانا۔'' والدہ محترمہ کے وصال کے بعد جب کوہِ طور تشریف لے گئے تو انہیں ندا ہوئی کہ سنبھل کر کلام کرنا، اب دعا کرنے والی پیچھے نہیں رہی۔

نبی کی زبان سے ماں کی خدمت کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے یہ واقعہ بھی تذکروں میں درج ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام ملکِ شام کو پاپیادہ سفر فرما رہے تھے کہ انہیں وحی کی گئی کہ ان پہاڑوں کے درمیان وادی میں ہمارا ایک مقبول بندہ ہے اس سے ملیے وہ آپ کو ایک سواری فراہم کرے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بندے کو تلاش کیا۔ وہ وادی میں مشغولِ عبادت تھا۔ آپ نے فرمایا مجھے سواری مہیا کرو۔ اس بندے نے اوپر نگاہ اٹھائی اور بادل کے ایک ٹکڑے کو اشارے سے نیچے بلایا۔ بادل کا وہ ٹکڑا نیچے آ گیا۔ اس بندے نے کہا آپ اس پر سوار ہو جایئے، جہاں آپ کو جانا ہے، یہ بادل آپ کو لے جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اللّٰہ سبحانہ وتعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: تم نے کیا جانا کہ اسے یہ رُتبہ کیسے ملا؟ اللّٰہ کریم نے فرمایا اس بندے نے اپنی ماں کی ہر بات پوری کرنے میں کسر نہ رکھی، اس کی ماں نے دعا کی تھی: ''اے

اللّٰہ میرے بیٹے نے میری ہر بات پوری کی، یا اللّٰہ تُو اس کی ہر حاجت پوری کرنا۔'' اللّٰہ کریم نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام) مَیں نے اس کی ماں کی دعا قبول کی، اب میرا یہ بندہ مجھ سے جو مانگتا ہے مَیں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں۔

ماں جی! تذکروں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللّٰہ عنہ کی والدہ محترمہ نے کسی کا بیان سنا تھا، اپنے فرزند کو اس سے کوئی بات پوچھنے بھیجا۔ امام اعظم جب اس شخص کے دروازے پر پہنچے اور ماں کے سوال کا جواب چاہا تو وہ شخص لرزنے لگ گیا۔ اسے حیرت ہوئی کہ جس ہستی کے بحرِ علم سے وہ خود فیض پاتا ہے، وہی ہستی اس سے سوال کا جواب چاہ رہی ہے۔ اس نے پوچھا کیا آپ میرا امتحان کر رہے ہیں یا مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ امامِ پاک نے فرمایا مجھے میری ماں نے آپ سے ان کے سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے فرمایا ہے مَیں والدہ کے ارشاد کی تعمیل کر رہا ہوں۔ علامہ اقبال ترجمانی کرتے ہیں۔

زندگی کی اوج گاہوں سے اُتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

ماں جی! آپ سے عرض کی تھی کہ آپ ایک بار پھر حرمین شریفین کا سفر کریں، آپ نے فرمایا مَیں ایک بیٹی کو بھی ساتھ لے جاؤں گی۔ عرض کی اس کا خرچ بھی ادا کروں گا اور تمام رقم بھی آپ کو پیش کر دی لیکن آپ طبیعت قدرے بہتر ہونے پر سفر موقوف کرتی رہیں پھر آپ نے وہ رقم بھی گھر اور بچوں پر خرچ کر دی۔ آپ کے لیے دوسروں کی ہی اہمیت تھی، اپنی ذات کو آپ نے کبھی کہیں ترجیح نہ دی۔ رشتوں ناتوں میں کسی ضرورت مند کی آپ کو خبر ہوتی تو آپ کی کوشش ہوتی کہ آپ کے ذریعے اسے ضرور کچھ مدد پہنچے۔

دعاؤں کے حوالے سے آپ کسی کو نہ بھولتیں۔ حمید اللّٰہ کارپینٹر جس نے ایک ہی رات میں آپ کی قبر شریف کا تعویذ بنایا۔ اس کے ہاں نرینہ اولاد کے لیے آپ نے اس کی اپنی ماں سے زیادہ دعائیں کی ہوں گی۔ اس کے ہاں بیٹا ہُوا تو مجھے یوں لگا کہ اس سے زیادہ آپ کو خوشی ہوئی

ہے۔ جمعرات 12 مئی کو عصر کے وقت مَیں نے اسے کہا کہ اگلی صبح نمازِ جمعہ سے قبل ماں جی کی قبر کا تعویذ تیار کرنا ہے۔ وہ بتا رہا تھا کہ لیاقت آباد کے جس کارخانے میں لکڑی خرید کر تعویذ تیار کرنے پہنچا وہاں روزانہ شام 7 بجے سے شب ایک بجے تک بجلی نہیں ہوتی لیکن اس شب اطراف میں تو بجلی غائب ہوئی مگر اس کارخانے میں ایک لمحے بھی بجلی نہ گئی۔ آدھی رات کے بعد انہیں کام کرنے کو کچھ سامان اور اوزار اچانک مطلوب تھے اور صبح سے پہلے ان کا دست یاب ہونا مشکل نظر آ رہا تھا کہ اچانک خود ہی کوئی شخص پہنچا اور مطلوبہ اشیاء اسی وقت فراہم کر دیں۔ حمید اللہ کہہ رہا تھا کہ اماں جی کی کرامت ہی تھی کہ تین چار دن میں ہونے والا کام چند گھنٹوں میں نہایت آسانی سے خود بخود ہوتا چلا گیا۔

ماں جی! آپ کے خواب بھی بعینہٖ ظاہر ہوتے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ آپ جو فرماتیں ویسا ہی ظہور پذیر ہوتا۔ اور آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے جلوے تو ہم روز دیکھا کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات میں آپ کی دریا دلی پر کبھی مَیں کہہ دیا کرتا کہ ماں جی ذرا احتیاط رکھا کریں۔ آپ کی علالت کے بعد گھر کے کام کرنے کے لیے دن میں چند گھنٹوں کے لیے خادمہ رکھی گئی۔ آپ اس خادمہ کی دل جوئی کے لیے اس کے گھر بھی تشریف لے گئیں اور اولاد کی طرح ہی اس کا خیال رکھا کرتیں۔ گھر میں میلاد شریف یا کسی کھانے کا اہتمام ہوتا تو آپ اس خادمہ کے لیے کھانا ضرور رکھواتیں۔

بھائی مختار احمد رمضان کی والدہ نیک خاتون تھیں اور ابا جان قبلہ کی بہت عقیدت مند تھیں۔ وہ کبھی کبھی آپ کی خدمت کے لیے آیا کرتیں۔ آپ انہیں گھر کے فرد ہی کی طرح سمجھتیں۔ موٹی مائی، مائی حلیمہ، ماسی رقیہ اور جانے کون کون آپ کے پاس آیا کرتیں، ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کی وجہ سے وہ آپ سے بہت عقیدت و محبت رکھتیں اور آپ کی خدمت کرنا چاہتیں مگر ہم نے یہی دیکھا کہ آپ ہی انہیں نوازتی رہتیں۔ موٹی مائی کو تو آپ پنجاب بھی اپنے ساتھ لے گئی تھیں، وہ خاتون اچانک وفات پا گئی تو آپ یوں غم زدہ ہوئیں جیسے کوئی آپ کا اپنا چلا گیا ہے۔

ہم بہن بھائیوں میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ پوری توجہ سے تیمارداری کرتیں، الگ

سے پرہیزی کھانے پکا کے کھلاتیں اور خود آپ کو بخار ہوتا، بدن دکھ رہا ہوتا تو بھی آپ آرام کی بجائے کام ہی کرتی نظر آتیں۔ باورچی خانے میں ہم چند لمحے بھی مشکل سے ٹھہرتے اور آپ سخت گرمی کے موسم میں بھی گھنٹوں وہاں کام کرتیں۔ رات میں آپ کو صحن میں آسمان تلے کھلی فضا میں چارپائی پر آرام کرنا پسند تھا۔ موجودہ رہائش گاہ میں صحن نہیں تھا، آپ برسوں برآمدے ہی میں اپنا بستر بچھایا کرتیں۔ میرا کمرہ کتابوں کاغذوں کی بھرمار کی وجہ سے کچھ زیادہ گرم رہتا اور نیند بمشکل آتی۔ آپ مجھے بار بار فرماتیں کہ ایئر کنڈیشنر لگالوں۔ مجھے اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنا گوارا نہیں تھا کہ کہیں آپ آواز دیں اور میں سن نہ سکوں۔ مجھے بہت کم یہ سعادت ملی کہ آپ کی ٹانگیں اور پاؤں دابتا۔ ذیابیطس کے مرض کی وجہ سے آپ کو کثرتِ بول کی شکایت رہنے لگی مگر آپ نے کبھی ناپاک رہنا گوارا نہ کیا۔ رات کو جب بھی آپ واش روم جاتیں اپنی ٹانگیں دھو کر پھر لباس ضرور بدلتیں۔ کئی مرتبہ عرض کی کہ کسی مستقل خادمہ کا آپ کے لیے انتظام کر دیتا ہوں مگر آپ کو تو خدمت کرنے ہی سے شغف تھا، کوئی آپ کی خدمت کرے یہ آپ کو گوارا نہیں تھا۔ آپ کو پہیے والی کرسی یا آسانی وسہولت کے لیے جو کچھ بھی لا کر دیا آپ نے اسے کبھی استعمال نہ کیا، آپ کو محتاجی کسی طور گوارا نہیں تھی۔ آپ یہی دعا کیا کرتیں تھیں کہ اللہ کریم کسی کا محتاج نہ کرے۔ اور آپ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ آپ نے ناتوانی کے باوجود خود کو کاموں ہی میں لگائے رکھا۔ اور ایک دن بھی اپنے گھر میں ایسا نہیں گزارا کہ آپ کسی کی محتاج ہوئیں، آپ نے ہسپتال جاتے ہوئے بھی اپنے قدموں پر چلنا پسند فرمایا۔

ماں جی! آج یہ سطور لکھتے ہوئے ایک بات یاد آئی اور مَیں مزید شرمندہ ہوا۔ حضرت کہمش بن حسن ایک بزرگ تھے اور اپنی والدہ محترمہ کی بہت خدمت کیا کرتے۔ بتایا جاتا ہے کہ سلیمان نامی ایک صاحبِ ثروت نے انہیں سونے کے سکّوں سے بھری تھیلی بھیجی کہ اپنی ماں کی خدمت کے لیے کوئی خادمہ یا غلام خرید لو۔ حضرت کہمش نے وہ تھیلی سلیمان کو واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مجھے خدمت اور نگہداشت کی ضرورت تھی یعنی جب مَیں بچہ تھا تو میری والدہ نے میرے لیے

کوئی خادم یا خادمہ نہیں رکھی تھی بلکہ خود میرا خیال رکھا تھا، اب میری ماں کو خدمت اور توجہ کی ضرورت ہے تو یہ سعادت مَیں خود حاصل کرنا چاہتا ہوں اور ماں کی خود خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

ماں جی! مَیں نے بولنا اور لکھنا ہی سیکھا، کاش خود بھی کچھ عمل کیا ہوتا تو آج اتنی ندامت تو نہ ہوتی۔ بھائی حامد ربانی آپ کو جانے کتنے ڈاکٹرز کے پاس لے گئے لیکن آپ بھی کتنی دوائیں کھاتیں؟ غذا تو آپ کی چکھنے کی حد تک رہ گئی تھی۔ نیند آپ کر نہیں پاتی تھیں حالاں کہ آپ کو میری نیند کا بہت خیال رہتا۔ میری شب بے داری سے احباب واقف تھے۔ کبھی مَیں کراچی نہیں ہوتا اور رات کو فون بجتے تو آپ کو اور بے آرام کرتے۔ آپ نے کسی شب مجھے مصلّے پر دیر تک بیٹھا دیکھ لیا تھا، اگلی صبح آپ نے مجھے ایک عمدہ نرم مصلّٰی تیار کر کے دیا تا کہ مجھے دیر تک بیٹھنے میں نرمی اور آسانی رہے۔ آپ کو ہر طرح میرے آرام کا خیال رہتا۔ مجھے میری ضرورت کی ہر چیز بروقت مل جایا کرتی تھی، آپ کو میرے مزاج اور طبیعت کا مجھ سے زیادہ پتا تھا۔ ماں جی! مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں آپ کی وجہ سے مزے سے بسر کر رہا تھا، آپ نے مجھے آرام ہی پہنچانے کے جتن کیے۔ آج رہ رہ کر ایسی ہر بات کچھ زیادہ ستا رہی ہے کہ خود مَیں نے بھی آپ کو کوئی آرام کہاں دیا؟ ماں جی! آپ کتنا برداشت کرتی رہیں۔ مجھے میری ہر بات شرمندہ کر رہی ہے۔ آپ سے اپنی کس کس بات کی معافی چاہوں! ایک ماں کا دل کتنا کشادہ ہوتا ہے، اس کا اندازہ بہت مشکل ہے۔

بھائی حامد ربانی ہر سال گھر میں محفل نعت شریف سجاتے۔ جناب پروفیسر عبدالرؤف روفی کو بھائی الحاج محمد افضل صاحب، فیصل آباد سے ایک سال لے آئے۔ محفل میں انہوں نے اپنی زندگی میں ایمانی و روحانی انقلاب کی مختصر سرگزشت سنائی۔ وہ بتا رہے تھے کہ اپنی والدہ محترمہ کے پاؤں دبانے لگے اور دنیا بدل گئی۔ پنجابی میں فخری شاعر کے کہے ہوئے یہ دو شعر انہی سے محفل میں سُنے تھے، آپ بھی اشک بار ہو گئی تھیں۔

جنہاں گھراں وچ ماں نئیں ہُندی — اونہاں دے وے ڑے چھاں نئیں ہندی
پُتر بھاں ویں جان وی منگن — ماواں کولوں ناں نئیں ہندی

(جن گھروں میں ماں نہیں ہوتی ان کے آنگن میں چھاؤں نہیں ہوتی۔ بیٹے اگر ماں کی جان بھی مانگیں، ماؤں سے انکار نہیں ہوتا)۔

ماں جی! میرے ایک بزرگ دوست تھے جنرل شفیق الرحمٰن۔ اردو طنز و مزاح کے حوالے سے ان کا نام بہت مشہور ہے۔ ہارون آباد کے رہنے والے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ کی وفات ہوئی۔ مجھے انہوں نے ایک بات سنائی۔ مَیں ماں کی ممتا اور شان سوچتا رہ گیا۔ وہ کہنے لگے کہ وہ اپنی عمر رسیدہ ماں کو ملنے گئے تو اُن کی ماں نے کہا: "جب تم چھوٹے تھے ایک دن کسی بات پر تمہیں ذرا سا دھکیلا تھا، مَیں نے کلائی میں کنگھن پہنا ہُوا تھا، شاید وہ تمہیں لگ گیا تھا، بیٹا، تمہیں تکلیف ہوئی ہوگی............"

ماں جی! ہم ایک ماں کی عظمت اور شانِ رحمت کی کُنہ (حد) نہیں پا سکے تو رحمۃ اللعالمین رسولِ کریم ﷺ اور ارحم الراحمین رب تعالی کی شانِ رحمت کا کہاں پورا اندازہ کر سکتے ہیں۔ احادیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے صرف ایک رحمت کا ظہور اس دنیا میں ہوا ہے۔ تمام رحمتوں کا ظہور بروز قیامت ہوگا۔ اس ایک رحمت کے ظہور میں مَاں کی مہربانی بھی داخل ہے، ہم اسے ہی شمار نہیں کر پاتے۔ بلاشبہ ماں بہت بڑی نعمت ہے۔ بے بدل نعمت ہے۔ آج روتا ہوں ماں جی کہ آپ کی کوئی قدر کوئی خدمت نہ کر سکا۔ ہائے میری نالائقی...... ہائے میری محرومی!

ماں کے لئے تو میرے پیارے نبی پاک ﷺ بھی روئے اور ایسا روئے کہ سب رونے لگ گئے۔ صحیح مسلم شریف میں درج حدیث شریف کے الفاظ ہیں: "زار النبی ﷺ قبر امه، فبکی، وابکی من حوله......" (حدیث نمبر 498، ابنِ ماجہ 1572)

خلیفۂ رابع حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالی عنہا وصال فرما گئیں، وہ میرے نبی پاک ﷺ کی چچی صاحبہ تھیں۔ نبی کریم ﷺ ان کے لیے بھی روئے اور فرمایا: "یہ میری ماں کے بعد میری ماں تھی۔ مَیں جب تک کھاتا نہیں تھا یہ کھاتی نہیں تھی، مَیں جب تک سوتا نہیں یہ سوتی نہیں تھی۔"

ماں جی! ایک جلسے میں ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ سے ''ماں'' کے بارے میں یہ گفتگو سُنی تھی کہ: ''ماں، ماں ہی ہوتی ہے۔ بیٹا کسی دوسرے شہر چلا جائے تو ماں اس پورے شہر کی خیر مانگتی ہے کیوں کہ اس کا بیٹا وہاں گیا ہوتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے، بستر پر پیشاب وغیرہ کر دیتا ہے، ماں خود بھیگی جگہ پر لیٹ جاتی ہے اور بچے کو خشک جگہ پر لٹاتی سلاتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ بچے کے تحفظ کے لیے ہر احتیاط اور ہر تکلیف گوارا کرتی ہے۔ موت زندگی کی کشمکش کی سی کیفیت میں بچہ جنتی ہے، کتنے دُکھ سہتی ہے، بچہ نہ سوئے تو ساری رات جاگ کر اسے گود میں بہلاتی ہے، بچہ گندگی کرے تو ماں کراہت محسوس نہیں کرتی۔ بچے کی پرورش میں جان لگا دیتی ہے، اس کی ہر ضد پوری کرتی ہے۔ وہی بچہ بڑا ہو کر ماں کے کپڑوں سے بدبو محسوس کرے یا ماں کھانسے تو اپنی نیند نہ ہونے کا شکوہ کرے بلکہ اپنی بیوی کی خاطر اپنی ماں کو ساتھ نہ رکھے یا اسے اپنی ماں اَن پڑھ یا گنوار لگے تو کتنی بدبختی اور شقاوت کی بات ہے۔

ماں کی خدمت کتنی اہم ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللّٰہ عنہ نے میرے نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری زمانہ پایا مگر اپنی والدہ محترمہ کی خدمت کی وجہ سے میرے نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل نہ کر سکے اور صحابیت کے درجے مرتبے سے محرومی گوارا کر لی، ان کو اتنا شرف ملا کہ خود نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کو ملو تو میری اُمت کی بخشش کے لیے ان سے دعا کروانا۔ اور ابنِ عسا کر نے نقل کیا ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی شفاعت سے ہزاروں مسلمانوں کی بخشش ہوگی۔''

مجھے حضرت ام ہانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا بھی یاد آ رہی ہیں کہ نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کا پیام بھیجا تو حضرت ام ہانی نے اپنے بچوں کی خاطر اس شرف سے محرومی گوارا کر لی اور میرے نبی پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ان کے جواب کو پسند فرمایا۔

ماں جی! ماں کا ادب کتنا ہونا چاہیے اس کا اندازہ کچھ ہی برس پہلے اس وقت ہوا جب حضرت شیخ الاسلام والمسلمین مولانا غلام علی صاحب اشرفی اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے حضرت

سیدہ شہر بانو زوجۂ امام عالی مقام سیدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنھم کے بارے میں میری تحقیق دریافت فرمائی۔ کتابوں میں ان کے بارے میں یہ تذکرہ بھی دیکھا کہ حضرت سیدنا امام زین العابدین علی اوسط رضی اللہ عنہ اپنی والدہ حضرت سیدہ شہر بانو سے بہت محبت کرتے اور ان کا بہت خیال رکھتے۔ تمام اہلِ مدینہ اس بات سے باخبر تھے اور لوگ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ ایک دسترخوان، ایک برتن میں کھانا نہیں کھاتے تھے۔ کسی نے ان سے پوچھ ہی لیا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ امام پاک نے فرمایا کہ مَیں ادب کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ پوچھا گیا کہ اس میں ادب کی کیا بات ہے؟ فرمایا کہ ایک دسترخوان اور ایک برتن سے کھاتے ہوئے مجھے یہ خوف رہے گا کہ کسی چیز پر والدہ محترمہ کی نظر ہو اور وہ مَیں کھا لوں، مَیں اسے بے ادبی سمجھتا ہوں۔ (ربیع الابرار، وفیات الاعیان)

ماں جی! اللہ کریم ہمیں معاف فرمائے، ہم نالائق ضرور تھے مگر ہم تو آپ کو دیکھ کر جیتے تھے۔ آپ کا دیدار ہمارا حج تھا۔ آپ کا سایہ ہمارا سرمایہ اور آپ کی دید ہی ہماری عید تھی۔ آپ کی معمولی سی خدمت کرنا بھی ہمارے لیے بہت عزت کی بات تھی۔ ہماری بہاریں، ہماری رونقیں آپ سے تھیں۔ آپ کا وجود ہمارے لیے برکت و رحمت اور راحت و نعمت تھا۔ عمرہ و زیارت کے ہر سفر میں مدینہ منورہ، حرم نبوی شریف میں آپ کی طرف سے پورا قرآن کریم پڑھا کرتا تھا۔ آپ کی طرف سے ریاض الجنۃ میں نوافل روز ادا کرتا تھا۔ روزانہ آپ کی طرف سے صلوۃ التسبیح پڑھا کرتا تھا۔ ہر صدقہ و خیرات آپ کی طرف سے کرتا تھا۔ یہ سب کچھ کر کے بہت اچھا محسوس کرتا تھا۔ مجھے ان سب نیکیوں کی سعادت کہاں ملتی اگر آپ نے مجھے جنا نہ ہوتا، میرے ایسے مبارک اور پیارے والدین کریمین نہ ہوتے تو یہ سعادتیں مجھے کہاں ملتیں؟ دنیا بھر میں تمام دینی خدمات کہاں انجام دے پاتا۔ آپ ہی سے ہمارے لیے ہر خیر تھی۔ ہم پہلی دعا آپ کی صحت اور درازی عمر کی کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کے لیے دعائیہ کلمے کہتا ہمیں وہ بھی اچھا لگتا تھا۔ ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے بعد ہم آپ ہی کے دم قدم کی برکت سے یوں بسر کر سکے۔ ماں جی! ایک لمحے کو بھی

آپ کے بغیر جینے کا نہ سوچا تھا۔ کسی کتاب میں حضرت سیدنا محمد نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ جملہ پڑھا تھا کہ جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت زلیخا بی بی رحمۃ اللہ علیہا نے انہیں اپنے سفرِ آخرت کی خبر دی تو وہ بے ساختہ کہہ اُٹھے۔ ''ماں جی! آپ کے بغیر ہم کیسے جئیں گے؟''

ماں جی! بھائی حامد ربانی ہی آپ کے علاج معالجے میں زیادہ مستعد رہتے ،انہوں نے جانے کتنے ڈاکٹروں سے مشورے کیے، سبھی نے آپریشن ہی تجویز کیا۔ آپ مجھے فرماتی رہیں کہ مَیں استخارہ کروں۔ مَیں گھبراتا رہا۔ استخارہ کرتا اور جواب نفی میں ملتا تو......؟ مجھے تو دعاؤں ہی سے، گریہ وزاری ہی سے شغف رہا۔ اللہ کریم سے یہی عرض کی کہ میری ماں کا سایہ مجھ پر تادیر سلامت رہے۔ آپ فرماتی تھیں کہ آپریشن کے بعد کہیں آپ چلنے پھرنے سے روک نہ دی جائیں۔ آپ فرماتی تھیں کہ اب جیسے کیسے تھوڑی بہت چل پھر تو لیتی ہوں۔ میز پر سہی مگر سجدہ تو کر لیتی ہوں۔ آپ فرماتی تھیں آپ کو محتاجی ہرگز گوارا نہیں۔ کثرتِ بَول، کھانسی اور ذیابیطس کی تینوں شکایتوں نے آپ کو ہلکان کر رکھا تھا۔ جس تکلیف کے لیے آپریشن تجویز ہوا تھا وہ آپ کو ہرگز پریشان نہیں کر رہی تھی لیکن اس کا خطرہ بہت بتایا جا رہا تھا۔ آپ کے پیٹ میں کوئی رسولی بن گئی تھی جو بڑھتی جا رہی تھی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ اندر ہی پھٹ گئی یا پھیل گئی تو پھر کوئی چارہ نہ ہو سکے گا۔ بھائی محمد سبحانی روز فون کرتے تھے۔ آپریشن ہی پر بات ٹھہری تو وہ فوراً چلے آئے۔ انہیں عطا ہونے والا فرزند آپ دیکھنے کو بے تاب تھیں۔ وہ تین ہفتے کی چھٹی پر آئے تھے اور دو ہفتے تو اس ڈاکٹر خاتون کا انتظار کرنے ہی میں گزر گئے جس نے آپریشن کرنا تھا۔ ڈاکٹر صاحبہ کو کسی کانفرنس میں شرکت کی خواہش تھی، پھر ان کے دوسرے وعدے تھے۔ 18 اپریل کو آپ کو ہسپتال داخل کیا گیا کہ شوگر کنٹرول کی جائے۔ پیر 25 اپریل کو پیٹ کا آپریشن کیا گیا۔ دس روز بعد اسی ڈاکٹر نے دوبارہ آپریشن کر دیا۔ ہم شاید سراپا احتجاج ہو جاتے لیکن آپ کی تکلیف میں ڈاکٹروں سے الجھنا ہمیں آپ کے لیے زیادہ نقصان دہ لگا۔ آپ کے لیے کھانے پینے کی مکمل ممانعت کر دی

گئی پھر آخری تین دن آپ کو چمچ سے صرف زم زم پلاتے رہے۔ ڈاکٹروں نے آپ کی ناک میں ایک نالی لگا دی تھی جو آپ سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ آپ نے ڈرپ کی سوئیوں سے بھرے ہاتھ میرے سامنے جوڑ کر مجھے اللہ کریم کا واسطہ دیا کہ یہ نالی نکلوا دوں۔ ماں جی! میرا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ کم از کم تین دن یہ نالی ناک میں لگے رہنا ضروری ہے، ورنہ بہت خطرہ رہے گا۔ وہ نالی آپ کے حلق تک اتری ہوئی تھی اور آپ کو تکلیف دے رہی تھی اور ہم ڈاکٹروں سے ''بہت خطرے'' کے لفظ سن کر آپ کی بات ماننے کی بجائے آپ سے التجا کر رہے تھے کہ ماں جی! یہ آپ کے تحفظ اور آپ ہی کی جلد صحت یابی کے لیے ہے، اسے برداشت کر لیجئے۔ ماں جی! کتنا بے بس تھا مَیں! آپ کو تکلیف میں دیکھ کر میرا دل رو رہا تھا لیکن مَیں ڈاکٹروں ہی کی بات ماننے پر مجبور تھا۔ ہم نے آپریشن کے حوالے سے بھی آپ کی بات نہیں مانی اور اب اس نالی کے لیے بھی آپ کی بات نہیں مان رہے تھے۔ اس رات مَیں نے اپنے ربّ کریم سے عرض کی: میرے معبود! جو تیرے پیارے ہیں، کیا تُو صرف انہی کی سنتا ہے؟ مانا کہ مَیں تیرا اطاعت گزار اور شکر گزار بندہ نہیں بن سکا لیکن مَیں جیسا بھی ہوں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے سوا کوئی حقیقی مددگار نہیں۔ میرے مولا! میری ماں تیری بہت نیک اور عبادت گزار بندی ہے، مولا! میری والدہ محترمہ کو صحت و عافیت دے دے۔ میری آواز گم ہوئی تو میرے آنسو فریاد کرتے رہے۔ بھائیوں، بہنوں، بچیوں کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے والی مالا تھی۔ سب میرے رب ہی کو پکارتے رہے۔ مَیں نے سمتوں میں لوگوں سے بھی دعاؤں کی التماس کی۔ ماں جی! آپ اپنی معالجہ سے بات کرنا چاہتی تھیں مگر اگلی دوپہر تک ڈاکٹرز نہ آئے۔ آپریشن کرنے والے ڈاکٹرز لمحوں کے لیے ہی مریض کے پاس آتے ہیں، مریض کی پوری بات سننا بھی انہیں دشوار ہوتا ہے۔ ان کے ایک ایک لمحے کی بھاری قیمت ہوتی ہے۔ انہیں مریض کی تسلّی سے زیادہ اپنے لمحوں کی قیمت عزیز ہوتی ہے۔ خدمت کا وعدہ و جذبہ ان سے جاتا رہا، اب یہ شعبہ بھی کمرشیل ہو گیا ہے۔ انتہائی نگہداشت

کی بجائے ماں جی کو ضروری توجہ بھی نہیں دی جا رہی تھی۔ ہسپتال کی انتظامیہ کی اس لاپرواہی پر میں خاموش نہ رہ سکا۔

ماں جی! اتنی تکلیف میں بھی آپ کے لبوں پر شکایت نہیں تھی اور آپ کے پختہ ایمان ویقین اور آپ کی نیکی و پاکیزگی ہی کا جلوہ تھا کہ آپ کے چہرے سے کوئی کرب بھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔ یا پھر آپ اپنے بچوں کی خاطر صبر و ضبط کیے ہوئے تھیں۔ آپ ہسپتال میں مزید قیام نہیں چاہتیں تھیں۔ آپ یہ بھی کہتی تھیں کہ ہسپتال کے بستر کی بجائے آپ کو زمین پر لیٹنے کی اجازت دے دی جائے۔ ہمیں امید تھی کہ ایک دو دن میں زخم بھر جائے گا اور ٹانکے سوکھ جائیں گے، مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ لگتا ہے کہ آپ نے مرتبۂ شہادت بھی حاصل کرنے کی تمنا کی ہوگی۔ پیٹ کی تکلیف میں رحلت پر شہادت پانے کا ذکر احادیثِ مبارکہ میں جا بجا موجود ہے۔ ماں جی! آپ کی یہ تمنا بھی پوری ہوگئی۔ آپ کو شہادتِ حکمی بھی نصیب ہوگئی۔

ماں جی! اُدھر ڈاکٹروں کا آپ کو لگایا ہوا زخم نہیں بھرا، اِدھر ہمارے دل میں آپ سے محرومی کا زخم لگ گیا ہے اور وہ رِس رہا ہے، جانے کب تک رِستا رہے گا۔ ماں جی! آپ ہی کہا کرتی تھیں ناں: ''ملک ماہی داوَسّے، کوئی رووے تے کوئی ہسّے۔''

ماں جی! آپ تو اس جہانِ فانی سے مسکراتی ہوئی چلی گئیں اور ہم یہاں آپ کے بغیر رو رہے ہیں۔ ایمان کی سلامتی رہے، اب اس دنیا اور زندگی سے آپ کے بغیر کوئی نباہ میرے لیے آسان نہیں رہا......

زندگانی تھی تری مہ تاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

مجھے یہ بات بہت ستا رہی تھی کہ ان ڈاکٹروں نے ہمیں اعتماد میں لیے بغیر دوبارہ آپریشن کیوں کر دیا؟ ضرور ان سے آپریشن میں کوئی خطا ہوئی ہے اور یہ دوسرا آپریشن خطرے کو بڑھا گیا ہے۔ اس سہ پہر سے چمچ کے ذریعے تھوڑا سا پانی پینے کی اجازت دی گئی۔ ماں جی کو ہسپتال میں ہم

زَم زَم ہی پلاتے رہے تھے۔ تیسرے دن ناک سے نالی تو نکال لی گئی لیکن گلے کے قریب غذا کی نالی لگادی گئی۔ ایک دن اس کے ساتھ بھی گزر گیا۔ ہم دعائیں کر کے امیدیں ہی باندھتے رہے اور ماں جی کے قدموں میں کھڑے ان کے دیدار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہے۔ ۹ مئی کی شام یہ بھی دیکھنے کو ملا کہ ان کے پیشاب میں خون آرہا تھا۔ اس رات فجر تک ڈاکٹرز مجھے یہی بتاتے رہے کہ اینٹی بایوٹک دوائیں دی جارہی ہیں، یہ خطرناک انفیکشن نہیں، انہی دواؤں سے دُور ہوجائے گا۔ یکم ربیع الآخر، ۱۰ مئی کی دوپہر زخم کی ڈریسنگ ہوئی ہی تھی کہ ماں جی کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) کم ہونے لگا۔ ہسپتال میں ڈیوٹی ڈاکٹر کے سوا کوئی خاص طبیب موجود نہیں تھا۔ ظہر کی اذانیں ہوچکی تھیں، ماں جی کے لب درود شریف کے وِرد میں مشغول تھے۔ بھائی محمد سبحانی کے کال کرنے پر ماں جی کو انتہائی نگہ داشت کے کمرے میں لے جایا گیا تو ان کی نبض کی رفتار صرف چالیس شمار کی گئی۔ آپریشن کرنے والی ڈاکٹر موجود نہیں تھی۔ انتہائی طبی نگہ داشت کے کمرے کا احوال بھی ناگفتہ بہ تھا۔ ڈیوٹی ڈاکٹر کو نرسوں نے بتایا تو وہ کمرے سے نکلا، اپنی روزمرہ زندگی کے چلن کے مطابق اس نے بلاتکلف کہا: ''شی اِز ایکس پائرڈ۔'' اور راہ داری میں اپنی چال چلتا چلا گیا۔ تین بیٹوں کے سامنے ان کی عزیز ترین ہستی پیاری ماں کی وفات کی خبر اس نے یوں سنادی جیسے کوئی عام معمولی بات ہو۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون) اسٹاف نے مجھے کمرے میں جانے کی اجازت دے دی۔ مَیں نے ماں جی کے قدم چومے۔ ان کے چہرے پر مُسکان تھی۔ وہ بہت پُرسکون نیند میں تھیں۔ ایسا تو وہ کبھی نہیں سوئی تھیں۔ ماں جی جنہیں میری نیند کی فکر رہتی تھی اب خود بے فکری سے سوگئی تھیں۔ اب انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی۔ میرے ربّ کریم نے میری ماں جی کی تکلیف ختم کردی تھی۔ برسوں کے صدموں اور دنیا بھر کے غموں نے انہیں بہت پریشان رکھا تھا۔ رب تعالیٰ نے انہیں ابدی راحتوں کی طرف بلالیا تھا۔ اب کوئی ڈاکٹر انہیں سوئیاں نہیں چبھو رہا تھا، وہ زم زم پیتی اب بہشتی جاموں سے سیراب ہونے چل دی تھیں۔ مَیں اپنی ماں جی کے دمکتے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ایسا نور اور ایسی مسکراہٹ صادق الیقین اور راسخ العقیدہ مغفور اہلِ

ایمان ہی کا حصّہ ہوتی ہے۔مَیں انہیں اسی کمرے میں لے آیا جہاں وہ اتنے دنوں زیرِ علاج رہی تھیں۔انہوں نے ساری زندگی پردہ وحجاب کا ہر طرح اہتمام رکھا تھا۔اب مجھے ہر دَم یہ خیال رکھنا تھا کہ کوئی غیر محرم انہیں نہ دیکھے۔ڈاکٹر صاحبہ آئیں اور صرف اتنا کہہ کر چل دیں کہ مجھے ابھی پتا چلا یعنی انہیں خبر ہی دیر سے کی گئی تھی۔وہ کہنے لگیں Sorry اور چلتی بنیں۔رہ رہ کے یہ خیال آ رہا تھا کہ ماں جی بار بار آپریشن کروانے سے منع کرتی رہی تھیں۔ہم نے ماں جی کی بات نہیں مانی تھی۔انہیں یہاں اتنے دن کتنی تکلیف کے گزارنے پڑے تھے۔ماں جی کی تکلیف میں یہاں ہر نئے دن اضافہ ہی ہو رہا تھا۔ماں جی نے دیکھ لیا تھا کہ ہم ان کی نہیں مان رہے۔انہوں نے اپنے ربّ تعالیٰ سے کہا ہوگا کہ وہی انہیں ان تکالیف سے بچالے۔وہ رب تعالیٰ کی پیاری تھیں،ان کے ربِّ کریم نے ان کی سن لی اور ہمیں ماں جی کی رضا کے خلاف کرنے پر یہ سزا ملی کہ ہم اس عظیم اور پیاری ماں سے محروم ہوگئے۔مَیں کیسی تپتی دھوپ میں آ گیا تھا۔کیسا گھنا سایہ تھا جو دیکھتے دیکھتے اٹھ گیا تھا۔

ماں جی! سلام آپ کی عظمت کو۔ماں جی! سلام آپ کی مرتبت کو۔

....

بہنیں بھائی گریہ کرنے لگے۔اسی کمرے میں ماں جی کے سرہانے مَیں نے روتے بلکتے انہیں سورۂ یاسین شریف سنائی۔

مجھے اپنے آپ کو سنبھالنا پڑا،خود سے کہا کہ اگر اس وقت ہمت نہ کی تو ماں جی کو رخصت کرتے وقت کسی خدمت میں کہیں کمی نہ رہ جائے۔

بھائی محمد نعیم صاحب اسی وقت ماں جی کی مزاج پرسی کو آئے تھے،انہی کے فون سے گھر میں خبر دی۔جناب سید آفتاب عظیم اور جناب سید قاسم جلالی سے رابطہ کر کے ٹیلے وژن سے خبر دینے کی درخواست کی۔

ماں جی نے بہت پہلے فرمایا تھا کہ ان کے لیے مَیں اپنے ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کے پہلو ہی

میں قبر کی جگہ رکھوں۔ جامع مسجد گل زار حبیب میں تعمیری کام جاری ہے، اسی وقت ان کام کرنے والوں کو قبر تیار کرنے کے لیے کہا۔

بھائیوں نے کہا کہ ہم ماں جی کے پاس ہیں، آپ باقی انتظامات کریں۔ مَیں مسجد پہنچا۔ جناب اظہر اقبال کامران کو کہا کہ وہ حاجی عبدالغفور صاحب کو لائیں۔ انہوں نے ہی میرے والدِ گرامی علیہ الرحمہ کی لحد تیار کی تھی۔ قبر کی تیاری کے لیے اگلی دوپہر تک کا وقت درکار تھا۔ انجمن نوجوانانِ اسلام کے سربراہ طارق محبوب نے مجھ سے رابطہ کیا اور اس وقت مجھ غم زدہ سے بہت تعاون کیا۔ ذرائع ابلاغ اور جنازہ گاہ وغیرہ کے انتظام کے سارے امور انہوں نے اپنے ذمے لے لیے۔ ادھر مسجد کے پڑوس میں مقیم حاجی جاوید مارفانی، شاہد ایوب قریشی اور دوسرے نوجوانوں نے تمام خدمات خود ہی انجام دینی شروع کر دیں۔

سنگِ مرمر پر تیمّم کیا جاتا ہے، سنگِ مرمر کے بغیر پالش کے تختے منگوا کر ان تمام تختوں پر قرآن کریم پڑھوانے کا اہتمام کیا۔ ماں جی کی رحلت کی جیو ٹی وی سے سب سے پہلے خبر نشر ہوئی۔ نشر پارک میں نماز جنازہ کا اعلان ہوا۔ قبر کی جگہ کھدائی کروا کے گھر آیا تو یہاں سبھی پر غم و اندوہ کا غلبہ تھا۔ بہنیں بچیاں مجھ سے لپٹنے لگیں، ان سے کہا، مجھے میری ماں کو رخصت کرنا ہے، مَیں ضبط کھو بیٹھا تو مشکل ہو جائے گی۔ ضبط کرتے کرتے بھی مَیں اندر ہی اندر گھُلا جا رہا تھا۔ اب رونا کوئی لمحے کا نہیں عمر بھر کا ہے۔ ماں جیسی نعمت سے محرومی کا داغ کہاں بھرتا ہے، چند لمحوں ہی میں مَیں خود کو کھوکھلا محسوس کر رہا تھا۔ لگتا تھا مجھ میں زندگی کی توانائی نہیں رہی۔ گھر میں ہجوم ہو گیا تھا۔ ہم ہر نماز باجماعت بروقت ادا کرتے رہے۔ مَیں بار بار مسجد جاتا رہا اور قبر کی تیاری دیکھتا رہا۔ لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل آ گئے تھے، وہ جب کراچی میں تھے تو مسجد کے تعمیری کام کی نگرانی کرتے تھے۔ انہوں نے قبر کی تیاری کی بھی پوری نگرانی کی۔

کفن کے لیے کپڑا منگوا کر اسے زم زم میں بھگو کر خشک کیا گیا۔ فتاوٰی رضویہ میں درج کفنی پر لکھنے کی عبارت مَیں نے لکھی۔ کعبۃ اللّٰہ کے مبارک غلاف کا وہ ٹکڑا جو والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

کے پاس محفوظ تھا اور ان کے سینہ اقدس پر بچھا دیا گیا تھا اس کا بچا ہوا باقی ٹکڑا جس پر اللہ کریم کا اِسم مبارک واضح موجود تھا وہ مَیں نے ماں جی کے کفن میں شامل کروا دیا۔ حجرۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خاک اور دیگر تبرکات بھی رکھ دیئے۔ ماں جی کا پُر نور چہرہ ان کے ایمان وتقویٰ کا گواہ تھا۔ ان کی پیشانی پر انگشت شہادت سے کلمہ طیبہ لکھا۔ بچیاں قصیدہ بردہ شریف اور صلوۃ وسلام کا وِرد کرتی رہیں۔

ماں جی کے قدم ایک بار پھر چوم کے عرض کی کہ: ہم نے آپ کو بہت تکلیف پہنچائی، آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکے، ہم سب اپنی ہر کوتاہی بے ادبی اور غلطی کی معافی چاہتے ہیں۔ ہمیں معاف فرما دیں۔ آپ کو قبر میں جاتے ہی ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوگی۔ انہیں ہمارا سلام فرمائیے گا۔

اور ماں جی! میرے نبی پاک ﷺ سے ہماری کوئی شکایت نہ کیجئے گا۔ اللہ کریم آپ کو بے پناہ اور بہترین راحتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ فِي اَمَانِ اللّٰهِ وَحِفْظِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِه۔

سات بجے شام ہم بڑے اعزاز سے ماں جی قبلہ کو ایمبولینس میں نشتر پارک کی طرف لے چلے۔ ٹریفک پولیس کو ہدایات مل چکی تھیں اور انہوں نے مناسب انتظام کیے ہوئے تھے۔ جنازہ کا جلوس نشتر پارک پہنچا۔ شرکاء نے مولانا سید محمد عبدالوہاب قادری کی اقتداء میں مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد انور ابراہیم، جاوید ابراہیم اور اشفاق ابراہیم برادران نے نعت شریف پڑھی۔ دریں اثناء مساجد میں مغرب کی نماز ادا کر کے لوگ آ رہے تھے، علمائے کرام ہی کی تعداد خاصی تھی اور نمائندہ شخصیات کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں اہلِ ایمان جمع ہو گئے تھے۔ بھائی حامد ربانی نے امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری کو نماز جنازہ کی امامت کے لیے کہا، انہوں نے جنازہ کے آداب تعلیم فرما کر نماز جنازہ پڑھائی اور نماز کے بعد خصوصی دعا فرمائی۔ جنازہ اٹھایا گیا۔ شرکاء نے بلند آواز سے کلمہ شریف کا ذکر کرتے ہوئے نشتر پارک سے جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے تک جنازہ پہنچایا۔ اللہ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا

فرمائے، آمین۔

احباب نے اہتمام کیا ہوا تھا کہ تدفین کے وقت کوئی غیر محرم موجود نہ رہے۔ شرکائے جنازہ مسجد میں چلے گئے۔ آداب کی پاس داری کی کوشش کرتے ہوئے ماں جی قبلہ کو لحد میں اتارا گیا۔ مسجد میں جمع ہجوم اس لمحے صلوۃ وسلام پڑھ رہا تھا۔ ۲۲ رجب ۱۴۰۴ھ کی سہ پہر ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ کو جب لحد میں اتارا گیا تھا اس وقت بھی ہجوم صلوۃ وسلام پڑھ رہا تھا۔ ۲ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ کی شام کو درود و سلام ہی کی مبارک صدا میں ماں جی بھی وداع ہو رہی تھیں۔ لحد بند کی جانے لگی تو مجھے ضبط کا یارا نہ رہا۔ بچہ تو اپنا کھلونا چھن جانے پر رو پڑتا ہے، مجھ سے تو میری ماں جی کو اوجھل کیا جا رہا تھا...... لَنْ يُّصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا.

ماں جی نے ڈاکٹروں سے ہسپتال میں یہی کہا تھا کہ انھیں زمین پر لیٹنے دیا جائے۔ ان کی یہ بات بھی ڈاکٹروں نے نہیں مانی تھی، رب تعالیٰ نے میری ماں جی کی یہ خواہش بھی آج پوری کر دی تھی۔ جی چاہا کہ ماں جی سے پوچھوں کہ مائیں تو بچوں کو مٹی سے کھیلنے سے بھی روکتی ہیں، آج آپ خود مٹی ہی اوڑھ کر سو گئی ہیں......

میری ماں جی کو میرے رب تعالیٰ ہی نے میری ماں جی بنایا تھا، ان کی اتنی محبت بھی میرے دل میں میرے رب تعالیٰ ہی نے رکھی تھی۔ آج میرے رب تعالیٰ ہی نے میری ماں جی کو فردوسِ بریں کی طرف بلا لیا تھا...... رضينا بقضاء الله

سدا نہ باغیں بلبل بولے، سدا نہ باغ بہاراں

سدا نہ ماں پے حُسن جوانی، سدا نہ صحبت یاراں

والدہ مرحومہ کی یاد میں

اے پیکرِ مہر و وفا اے مخزنِ صدق و صفا
تیرا طریق بے ریا تیرا دِل درد آشنا
ہر سانس میں نامِ خُدا ہر گام پر صلِّ علیٰ
وہ صبح گاہی کی دُعا اشکوں میں بھیگی مامتا
وہ آنسوؤں کا قافلہ وہ دھڑکنوں کا سلسلہ

میرے چراغِ رہ نُما

مَیں جو بھی ہوں جو کچھ بھی تھا
تُو ابتدا تُو انتہا میری متاعِ دو جہاں

اے میری ماں

☆

تُجھ سے مرے آبا کا گھر

اِک حجلۂ مسرور تھا اِک قریۂ پُرنُور تھا
اِک آسمانی چاندنی اِک مطمئن آسودگی
اِک خوب صورت سادگی اِک بے کدورت زندگی
پھولوں سے بڑھ کر تازگی کرنوں سے خوش تر روشنی
جیسے بھرے ساون سمے برکھا کی برسی شام کو
ست رنگ پاکیزہ دھنک اپنے چراغوں کو لیے
مَیداں سے اُٹھ کر دُور تک اُونچے پہاڑوں پر جلے
اور وقت ستانے لگے برگد کی محرابوں تلے

یہ نعمتیں یہ راحتیں
یہ عزّتیں یہ شہرتیں

دُنیا میں جو کچھ بھی مِلا　　تیری دُعاؤں سے ملا
تُو چاہتوں کا آستاں　　تُو برکتوں کی کہکشاں
تسکینِ دل ، تنویرِ جاں　　میری متاعِ دوجہاں

اے میری ماں

☆

کانٹے کئی جذبات میں　　سو تیر محسوسات میں
افکار کا مارا ہُوا　　دن کا تھکا ہارا ہوا
آتا تھا تیرے پاس جب　　اِک طفل بن جاتا تھا مَیں

اور ماممتا کے لمس سے

تیری قبا کے سائے میں　　تیری ردا کی چھاؤں میں
تیرے مقدس پاؤں میں　　جو نیند آتی تھی مجھے
پھولوں کے بستر میں نہیں　　ریشم کی چادر میں نہیں
پریوں کے گیتوں میں نہیں　　دُنیا کی رِیتوں میں نہیں
سر رکھ کے تیری گود میں　　بے فکر سوجاتا تھا مَیں

معصوم بچے کی طرح

جو کھیلتا ہو صحن میں　　جو دوڑتا ہو کھیت میں
جو لوٹتا ہو ریت پر　　ننّھے گھروندوں میں لیے
وہ خواب جو دیکھے نہ تھے　　وہ چاند جو نکلے نہ تھے
احساس میں رمتی ہوئی　　خورشید کی پہلی کِرن
اطراف میں اُڑتا ہوا　　خوش تتلیوں کا بھوربن
لمحے سہانے رُوپ میں　　جوں دوپہر کو نہر پر
دھوئیں پرندے چونچ سے　　اپنے پَروں کو دھوپ میں

لیکن اچانک ایک دن

جب تیری آنکھیں مُند گئیں　　جب تیری دھڑکن سوگئی

جب تو میری آواز پر　　بولی نہیں، دھڑکی نہیں

کرنوں کا دریا رُک گیا　　لمحوں کا پرچم جھک گیا

اور ساتھ تیرے مرگیا

وہ تیرا طفلِ شادماں

اے میری ماں............اے میری ماں

(سید ضمیر جعفری)

☆☆☆

از

سی پند

کلام، حضرت شیخ العارفین پیر سید محمد شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (کھنیارہ شریف)

بھلیاں نال تے کردے آئے، سب لوکی بھلیائی

چنگا اوہ جو اُڑیاں تھڑیاں نال کرے چنگیائی

درداں باہجھ نہ دردی مل دے، یاراں باہجھ نہ یاری

مینہ وھردا تاں نہراں وگن، پھل کھڑدے پھلواڑی

رحمت منگ رحیماں اکنوں، آدر، کرم ، کریماں

موتی لبھ صرافاں کولوں، دارو پاس حکیماں

بِن بھائیاں کی بہناں رہناں، بہناں مان بھراں واں
ماں واں ٹھنڈیاں چھاں واں ہوون، واہ ماں واں دیاں چھاں واں

چار دناں دا اٹی ٹاپا، دو دن کھانا پیناں
ماں موئی تے مک گئے پیکے، کی کُڑیاں دا جیناں

وھپ دنیا دی رھن نہ دیندی سوہے ساوے چولے
شکر دوپہراں آ گئے گاھک، کڑیئے سانبھ پٹولے

وِیراں دے دکھ وِیر ونڈاں دے، بھانویں پیڑ سوائی
پگ پیؤ دی اچی رکھیو، بھائی رِفروی بھائی

وڈا اوہو جو کسراں کھاوے، کبر نہ کردا کائی
خالی داڑھی نال نہ ہوندی مرداں دی وڈیائی

جے کرسچی ڈیک سجن دی، اک دن پھیرا پاسی
جیہڑا کاگ بنیرے بہندا، ویڑے وی لہہ آسی

دل کالا نئیں چِٹا ہوندا، کپڑے بھانویں چِٹے
جامنوآں دے بوٹے اتے، انب کسے کد ڈِٹھے ؟

جس ککھ اتے رکھ سائیں دی، لکھ اتے ککھ بھاری
جو بی بی بابل من بھاوے، گٹکے بن پھلکاری

پینڈا جو کجھ جھولی اندر، ڈھینڈا ات سرکاروں
کوڑا مان تڑان بندے دا، ٹٹدی پینگ الاروں

کل جیہاں ، ادھ جنیاں کولوں فیض کدن کس پانا
جس آڑی تھوراں پلیاراں، اس آڑی کی جانا

ہوسی اوہ جو آپ کرے سیں ایہ دنیا دے چالے
کون پرائیاں کندھاں لنبے، کیہڑا دیوا بالے

میں وَل سچیا، سچیا سائیاں رکھیں نظر سولی
گن نئیں رتی ماشا پلے، کلی، جھل بلّی

محل منارے، چرخ چبارے، مسجد، کلس ، شوالے
پتھر چونے توں بہوں پہلاں، سوچے سوچاں والے

بدل جاں پونچھے توں اُٹھے، وا پرے دی جھلے
نیلا، پیلا ، ساوا ، رتا، جو رنگو اوہ کھلے

در مرداں دا مل ، جے توں ہیں ماندا یا درماندا
لکڑی نال محمد شاہ جی ، لوہا وی تر جاندا

☆☆☆

مادہ ہائے سنِ وصال

۱۴۲۶ھ

☆ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ
☆ اَللّٰھُمَّ یاعزیز أدخِلُھَا فِی الْجَنَّۃ
☆ یَاوَاحِدُ اَدْخِلھَا فِی الخُلد
☆ دعائی : رَحمۃُ اللّٰہِ تَعالٰی عَلَیھَا
☆ مقبولِ یزدان ، زوجۂ خطیبِ پاکستان
☆ پاک طبع مادرِ کوکب رفع اللّٰہ درجتھا
☆ رفتید ، مقام را فردوس
☆ لوح : غفراللّٰہ لھا

2005ء

☆ اللھم یا متکبر ادخلھاالجنۃ ،آمین
☆ یامنعم یارحیم ارُحَمَھا بِرحمتِکَ یَا اَرحَم الرَّاحِمین
☆ اللھم یا شاھد اغفرلھا وارحمھا
☆ اللھم یا مالک یا ستار ادخلھا الجنۃ
☆ یاسلام یارحمٰن اغفرلامی بحق نبیک (ﷺ)
☆ ندا آمد: مومنہ، صالحہ، مرحومہ، مغفورہ
☆ عالی مقام ، رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا
☆ قال اللّٰہ عزّوجلّ : ان اللّٰہ غفور الرحیم
☆ قال : ان المتقین فی ظلٰل وعیون
☆ عالی مناقب حضرت مادرِ کوکب
☆ بفرمود : انہ ھوالغفور الرحیم
☆ تاریخ وفات : ایمان دار
☆ بآرزو دارم غفور رحیم
☆ پاک باز، رحمۃ اللّٰہ علیھا ورضی عنھا
☆ لوح مزار: رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا

حروف کے اعداد شمار کرنے میں کوئی خطا ہوئی ہوتو اللّٰہ کریم سے طالبِ عفوومغفرت ہوں۔
کوکب غفرلہ

☆ حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی رحلت پر نماز جنازہ سے فاتحہ سوئم اور اس کتاب کی تیاری تک اظہارِ تعزیت اور دعائے مغفرت و فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لانے اور ٹیلے فون کرنے والے حضرات و خواتین معززین و محبین کی تعداد کا شمار مشکل ہے۔ دوستوں اور اہلِ خانہ نے جنھیں بآسانی پہچان لیا ان میں سے کچھ کے نام یاد کر کے لکھ لیے۔ یقیناً یہ فہرست نامکمل ہے اور جانے کتنے نمایاں نام اس میں شامل نہیں۔ آسان صورت یہی تھی کہ یہ ادھوری فہرست اس کتاب میں درج نہ کی جاتی لیکن اپنے ان کرم فرما بزرگوں دوستوں اور ماؤں بہنوں سے جن کے نام شامل نہیں ہو سکے، یہی عرض ہے کہ وہ ہماری کوتاہی سے درگزر فرمائیں، ہم ان سب سے شرمندہ ہیں اور معذرت خواہ بھی۔ اللہ کریم جلَّ شانہٗ ان سب کی نیک دعائیں ہماری والدہ محترمہ مرحومہ کے حق میں قبول فرمائے اور ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ ٹی وی چینلز اور وہ تمام اخبارات و جرائد جنھوں نے حضرت ماں جی قبلہ کی رحلت پر لوگوں کی آگہی کے لیے خبریں نشر اور شائع کیں، ان سب کے تعاون پر بھی ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

قرابت دار و احباب جو ملک بھر سے تشریف لائے

الحاج صوفی محمد لطیف نقش بندی	اوکاڑا	الحاج شیخ محمد عظیم و جملہ اہل خانہ	راول پنڈی
الحاج شیخ محمد حنیف نقش بندی و اہلیہ	اوکاڑا	الحاج شیخ محمد افضل و جملہ اہل خانہ	فیصل آباد
الحاج شیخ محمد اکرم مع اہلیہ	اوکاڑا	شیخ جاوید اقبال و جملہ اہل خانہ	
شیخ شیر محمد	اوکاڑا	شیخ محمد آفتاب و اہلِ خانہ	
حاجی محمد ظفر علی	اوکاڑا	الحاج شیخ ارشد جاوید و اہل خانہ، راول پنڈی	
شیخ محمد شفیق	اوکاڑا	حاجی شیخ سجاد طاہر	راول پنڈی
اہلیہ مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم	پتوکی	شیخ محمد افضال	فیصل آباد
اہلیہ شیخ محمد شکیل	پتوکی	شیخ بشیر احمد	فیصل آباد
اہلیہ شیخ محمد ایوب	لاہور	شیخ حفیظ الرحمٰن	فیصل آباد
الحاج شیخ محمد اشرف و اہلیہ	لاہور	محمد عثمان شیخ و اہلیہ	راول پنڈی
حاجی شیخ محمد عمر علی	لاہور	رانا محمد عالم	سیال کوٹ

حاجی شیخ محمد اشرف مع اہلیہ پیر محل مرزا محمد ارشاد مغل لاہور

اہلیہ محترمہ شیخ محمد طفیل پیر محل

اہلیہ شیخ اصغر علی مرحوم چشتیاں شریف

شیخ محمد یعقوب چشتیاں شریف

شیخ محمد یونس مع اہلیہ چشتیاں شریف

شیخ محمد احمد مع ہمشیرہ چشتیاں شریف

شیخ ریاض احمد چشتیاں شریف

شیخ محمد یوسف پاک پتن شریف

شیخ لیاقت علی پاک پتن شریف

اہلیہ شیخ ظفر علی مرحوم چشتیاں شریف

شیخ محمد افضل چشتیاں شریف

شیخ محبوب الٰہی مع برادر ملتان

حاجی شیخ غلام شبیر پاک پتن شریف

دختر الحاج محمد اکرام مدنی فیصل آباد

الحاج شیخ محمد ایوب راول پنڈی

شیخ فرخ جاوید راول پنڈی

ڈاکٹر محمد یوسف قمر راول پنڈی

شیخ محمد ریاض لاہور

شیخ حافظ محمد جمیل لاہور

دختر حضرت شیخ القرآن علیہ الرحمہ لاہور

حضرت مولانا حافظ محمد اشرف جلالی کاموں کی

حضرت مولانا مفتی غلام یاسین اشرفی اوکاڑا

الحاج حافظ محمد اکرم اوکاڑا

شرکائے جنازہ میں نمایاں شخصیات

حضرت الحاج پیر شوکت حسین خاں نوری

حضرت پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی

حضرت مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری

پیر محمد مختار جان سرہندی

مولانا مفتی منیب الرحمٰن

مولانا مفتی محمد اسمٰعیل

مولانا سید وجاہت رسول قادری

مولانا محمد مختار خان

پروفیسر محمد مجید اللہ قادری

مولانا سید مظفر حسین شاہ

مخدوم زادہ سید محمد اشرف الجیلانی

مخدوم زادہ سید حامد اشرف جیلانی

الحاج محمد اویس رضا قادری

صاحب زادہ حفیظ البرکات شاہ

پروفیسر محمد عبد الباری

مولانا مفتی جان محمد نعیمی

مولانا شبیر احمد اظہری

صاحب زادہ سید شاہ سراج الحق

مولانا عبد الحلیم ہزاروی

جناب محمد عباس قادری

مولانا ابرار احمد رحمانی

مولانا قاضی احمد نورانی

جناب مرزا محمد نوید

جناب مدد علی مدن

جناب صاحب زادہ آصف ضیائی

مولانا نسیم احمد صدیقی

الحاج پیر صوفی علی حسن موہڑوی

پیر سید محمد جہان شاہ قادری

مولانا قاری عبد اللطیف امجد

جناب سید عبد القادر شاہ باپو

مولانا اسلام الدین دہلوی

مولانا غلام یاسین گولڑوی

مولانا مفتی محمد اسلم نعیمی

مولانا سید محمد عبد الوہاب قادری

جناب سید رفیق شاہ

صاحب زادہ میجر ابراہیم شاہ

جناب صوفی محمد حسین لاکھانی

جناب سید محمد انعام الحق

جناب سید آفتاب عظیم

جناب نقاش کاظمی

جناب ارشد عقیل

جناب طارق محبوب

پیر محمد راشد ایوب قریشی

سید رضا حسنین شاہ

حاجی محمد عمران عطاری	جناب حافظ محمد تقی
صاحب زادہ پیر محمد ناصر رحمانی	جناب شعیب مولوی
مولانا تاج بہادر خان	مولانا ریاض الدین قادری
مولانا غلام نورانی صدیقی	جناب وزیر رہبر
مولانا قاری گل جہان صدیقی	جناب وقار مہدی
الحاج سید صبیح الدین صبیح رحمانی	جناب ڈاکٹر عبداللہ قادری
الحاج سعید ہاشمی	جناب راشد حسین ربانی
صاحب زادہ تسلیم احمد صابری	جناب سلیمان موتی والا
صاحب زادہ محمد ریحان نعمانی	مولانا محمد شہزاد ترابی
مولانا غلام قمر الدین سیالوی	جناب اعجاز العارفین
جناب محمد بلال صابر (ناظم)	جناب عبدالکریم میگانی
ڈاکٹر محمد فرید الدین قادری	

تعزیتی فون از بیرون ملک

حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی،	جنوبی افریقا	حضرت صاحب زادہ رضوان فضل الرحمٰن مدنی	
الحاج محمد ابراہیم کریم،	(سربراہ پری ٹوریا مسلم ٹرسٹ)	الحاج محمد اکرام واہلیہ،	(مدینہ منورہ)
الحاج ہاشم یوسف منصور	(پیٹ رٹیف)	جناب اقبال مغل	(مدینہ منورہ)
الحاج عبدالحق منصور	(جوہانس برگ)	پیر صوفی محمد انور	(مدینہ منورہ)
حاجی محمد نعیم منصور،	(سوازی لینڈ)	ابوسلمان محمد اکمل واہل خانہ	(مدینہ منورہ)
ابراہیم یوسف اسمال	(ڈربن)	الحاج احمد مدنی واہلیہ	(مدینہ منورہ)
الحاج مولانا محمد بانا شفیعی قادری	(ڈربن)	شیخ محمد نعیم اکرام	(مدینہ منورہ)
اہلیہ مولانا قاسم یوسف منصور	(ڈربن)	الحاج محمد علی عزوز	(مدینہ منورہ)
اہلیہ محترمہ حاجی عبدالخالق اسمٰعیل منصور	(سوازی لینڈ)	الحاج صوفی سردار محمد اشرفی	(مدینہ منورہ)
سعید احمد خان	(نیوزی لینڈ)	اہلیہ جناب معین اسلام	(ریاض)

اہلیہ ہاشم منصور	(پیٹ رٹیف)	حضرت مولانا غفران علی صدیقی	(امریکا)
اہلیہ ابراہیم اسمال	(ڈربن)	الحاج محمد عثمان علی	(امریکا)
اہلیہ حاجی ابراہیم کریم	(پری ٹوریا)	الحاج اے لئیق بیگ	(امریکا)
ڈاکٹر عبداللہ منصور	(جوہانس برگ)	الحاج یوسف احمد تار	(امریکا)
اہلیہ حاجی یعقوب اسمٰعیل منصور	(جوہانس برگ)	الحاج فاروق احمد تار	(امریکا)
الحاج موسیٰ ابراہیم واز رو اہلیہ	(اسٹینڈرٹن)	ایس ایس قادری	(امریکا)
اہلیہ حاجی عبدالقادر منصور	(پیٹ رٹیف)	الحاج صوفی محمد اقبال	(شیفیلڈ برطانیا)
اہلیہ محترمہ حاجی احمد منصور	(پیٹ رٹیف)	الحاج شیخ محمد سرور	(مانچسٹر)
حضرت پیر محمد قاسم اشرفی	(کیپ ٹاؤن)	الحاج شیخ محمد عرفان	(مانچسٹر)
محترمہ حلیمہ جمعہ	(زی رسٹ)	حافظ محمد سعید	(برمنگھم)
فیصل محمد منصور واہلیہ	(پیٹ رٹیف)	محترمہ این کوثر	(برمنگھم)
اہلیہ حاجی محمد احمد منصور	(پیٹ رٹیف)	صاحب زادہ مطلوب الرحمٰن	(برمنگھم)
ڈاکٹر محمد دیدات واہلیہ	(پیٹ رٹیف)	صاحب زادہ حاجی محبوب الرحمٰن	(برمنگھم)
اہلیہ محترمہ اسمٰعیل منصور	(پیٹ رٹیف)	حضرت صاحب زادہ سید حامد سعید کاظمی	(مانچسٹر)
محمد رضوان،	(جوہانس برگ)	حضرت صاحب زادہ محمد فضل الرحمٰن اشرفی	(مانچسٹر)
الحاج منصور رضا	(زمبابوے)	حضرت امین ملت ڈاکٹر سید محمد امین مارہروی	(علی گڑھ)
اہلیہ حضرت مولانا محمد ایوب رضوی	(ماریشس)	محمد زبیر علی خان قادری،	(ممبئی)
حافظ محمد اظفر رضوی	(ماریشس)	الحاج محمد فاروق سوداگر درویش	(ممبئی)
مولانا قاری احمد رضا	(پری ٹوریا)	مولانا قاری ذاکر علی	(لکھنؤ)
محترمہ سیدہ سامیہ گیلانی	(بغداد شریف)	مولانا عبدالمصطفیٰ رضوی	(ردولی شریف)
اویس علی خان	(دبئی)	محمد اخلاق	(دبئی)
عرفان اللہ شیخ	(کینیڈا)		

تعزیت بذریعہ فون اندرونِ ملک

حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ	راول پنڈی	اہلیہ محترمہ مولانا حافظ اشرف جلالی	کاموں کی
حضرت الحاج پروفیسر سید مظہر سعید شاہ کاظمی		جناب محمد خلیل	گوجراں والا
حضرت صاحب زادہ پیر سید میر طیب علی شاہ بخاری (کرماں والا شریف)		مولانا قاری مظہر عباس	کوٹ نجیب اللہ
		شیخ محمد خلیل	پتوکی
حضرت پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	لاہور	جناب عارف قریشی (بینکار)	لاہور
حضرت صاحب زادہ مفتی محمد محبّ اللہ نوری	بصیر پور	جناب چودھری ناصر احمد	اسلام آباد
پیر سید شوکت حسین شاہ گیلانی	کرماں والا شریف	جناب شیخ نیک محمد واہلیہ	شرق پور شریف
صاحب زادہ حامد رضا (وزیر حکومت آزاد کشمیر)	سیال کوٹ	حکیم شیخ محمد سعید	ساہی وال
صاحب زادہ سید مختار اشرف رضوی	لاہور	شیخ محمد سجاد واہلیہ	لاہور
پیر صوفی محمد اقبال شفیعی	پشاور	مسٹر و مسز چوہان	اوکاڑا
پیر سید صابر حسین شاہ	اٹک	شیخ عبد الشکور	لاہور
پروفیسر محمد اکرم رضا	گوجراں والا	اہلیہ محترمہ الحاج شیخ سردار محمد	چشتیاں شریف
حاجی شیخ محمد اقبال	ساہی وال	اہلیہ محترمہ الحاج شیخ محمد امین	چشتیاں شریف
میاں محمد امجد	پشاور	پروفیسر پیر سید محمد جمیل الرحمٰن	کاموں کی
شیخ خالد فاروق	پشاور	محترمہ شفقت صاحبہ	لاہور
مولانا محمد فاروق سعیدی	ملتان	آغا سید اسد علی شاہ	پشاور
شیخ کامران ایوب	راول پنڈی	پروفیسر عبد الرؤف روفی	فیصل آباد
شیخ محمد عتیق الرحمٰن انجینئر واہلیہ	لاہور	محمد صوبہ خان قادری	اٹک
بریگیڈ ڈاکٹر محمد فاروق	اسلام آباد	حضرت صاحب زادہ پیر محمد ابوبکر شرق پوری	
میجر سیف الاسلام	نوشہرہ	جناب امان اللہ خاں نیازی واہلِ خانہ	میاں والی
ملک محمد جاوید	راول پنڈی	اہلیہ میجر وسیم	پشاور
محمد اسلام عارف	لاہور	جناب شیخ نور احمد	جڑاں والا

جناب سردار ذوالفقار کھوسہ (سابق گورنر) لاہور

جناب نوشاد ظفر راول پنڈی

مولانا سید شہاب الدین شاہ راول پنڈی

الحاج شیخ نور محمد حیدری چشتیاں شریف

الحاج حافظ ظہور احمد ڈی آئی خان

الحاج شیخ منظور احمد چشتیاں شریف

پروفیسر شیخ عقیل احمد لاہور

جنید رضا واہل خانہ بہاول پور

شیخ محمد شہزاد راول پنڈی

ڈاکٹر شیخ محمد زبیر راول پنڈی

شیخ جاوید منیر واہلیہ لاہور

جناب خالد جاوید یوسفی اسلام آباد

☆☆☆

تعزیت کنندگان جو تشریف لائے

مولانا قاری رضاء المصطفی اعظمی
جناب الحاج میاں محمود
جناب اقبال ماکڈا

مولانا نسیم احمد صدیقی
جناب امین بیگ
جناب مبین ماکڈا

سید وجاہت رسول قادری
جناب حفیظ الرحمٰن
جناب شکیل احمد سروانہ

حضرت پیر شوکت حسین خان نوری
جناب محمد یاسین
جناب عبدالخالق

جناب شکیل عادل زادہ
جناب سید شکیل الرحمٰن
جناب حاجی عظیم حسین

جناب سید محمد حسن ہاشمی
جناب حاجی شیخ عبدالرشید
جناب اے باطن قاضی

جناب سید آفتاب عظیم
جناب حاجی شیخ خالد رشید
جناب سید عبدالماجد وارثی

جناب سید محمود ہاشمی
جناب حاجی شیخ جاوید رشید
جناب مولانا محمد ایوب الرحمٰن

جناب سید محمد حسنین شاہ
جناب امجد عزیز خان
جناب سید حسام اشرف سبزواری
جناب سید ساجد علی ایڈووکیٹ
جناب سید منور ہدیٰ
جناب ندیم احمد خان
جناب جاوید علوی
جناب وجیہ اللہ نظامی
جناب سید صہیب احمد نقوی
جناب نصیر ارائیں
جناب تنظیم الحق حقی
جناب ایس ایم طیب
جناب صاحب زادہ تسلیم احمد صابری
جناب حاجی محمد سعید
جناب مولانا خضر الاسلام نقش بندی
جناب راشد کمال صدیقی
جناب حبیب احمد
جناب ذکی احمد شمسی
جناب اسلام احمد خان
جناب کرنل پرویز انور
جناب قیوم حسین خان
جناب ناصر حسین خان
جناب محمد محی الدین عمر آخوند

جناب چودھری خالد احمد
جناب امتیاز ہارون
جناب اسد اللہ شیخ
جناب الحاج خالد رحمانی
جناب صوفی محمد فہیم رحمانی
جناب صاحب زادہ محمد نہیم رحمانی
جناب مسعود احمد
جناب صابر داؤد
جناب واحد بن ہاشم
جناب منیر لاکھانی
جناب میجر بدر احمد
جناب نذر احمد
جناب سید شوکت علی
جناب عادل صابری
جناب غلام دستگیر رنگ
جناب حاجی غلام احمد رنگ
جناب محمد اسلم رنگ
جناب اقبال خان
جناب حاجی محمد شفیق نقش بندی
جناب عقیل احمد
جناب محمد ایوب
جناب محمد عالم عباسی
جناب محمد اکبر نقش بندی

جناب فیصل حسن نقش بندی
جناب محبوب بھائی
جناب شاہد ایوب قریشی
جناب حاجی محمد اکرام الدین
جناب رفاقت علی
جناب غنی شیخ
جناب میاں عبد السلام
جناب محفوظ احمد زبیری
جناب جاوید ایوب
جناب محمد عارف میمن
جناب یوسف کپور والا
جناب حاجی ساجد
جناب عبد الرؤف بھٹی
جناب الحاج سعید ہاشمی
جناب سید محمد انعام الحق
جناب قاضی سلیم اختر
مولانا محمد صحبت خان کوہاٹی
مولانا قاری محمد سلیمان اعوان
پیرزادہ خالد سلطان القادری
مولانا عبد النصر غلام فرید چشتی
جناب محمد عامر نور والا
مولانا محمد آصف مدنی
جناب سید لائق علی

جناب سردار منظور پنہور (صوبائی وزیر) | جناب اسلم قادری (کاروانِ اسلامی) | حضرت علامہ سید ارشد سعید کاظمی
جناب الحاج صدیق اسمٰعیل | جناب چودھری اکبر علی | صاحبزادہ سید طاہر سعید کاظمی
میر ندیم علاء الدین | جناب عدنان احمد | جناب محمد سلیم خواجہ
جناب خواجہ محمد خلیل | جناب ڈاکٹر حسنین | جناب ڈاکٹر زین خواجہ
حاجی محمد حنیف نقش بندی | مفتی محمد ابراہیم قادری آف سکھر

☆☆☆

خواتین

محترمہ شاہ زادی صاحبہ ابنِ قطبِ مدینہ (اہلیہ مولانا شاہ احمد نورانی)
خواہر جناب محمد مبین چمن
محترمہ دختر صاحبہ حضرت محبوب رحمانی
محترمہ شمیم اختر (ڈان اخبار)
والدہ محترمہ جناب تسلیم احمد صابری
محترمہ غزالہ یاسمین (پی ٹی وی)
اہلیہ جناب محمد سلیم قادری شہید
محترمہ زرتاج رضوی (پی ٹی وی)
اہلیہ محترمہ جناب الحاج محمد زبیر مکی
اہلیہ جناب اسلام احمد خاں مع دختر
اہلیہ الحاج خواجہ محمد شفیع ملتانی و اہلِ خانہ
اہلیہ جناب رحمت اللہ شیخ
محترمہ سیدہ یاسمین زیدی
محترمہ نگہت جیلانی و ہمشیرگان
محترمہ فرحین قیصر
اہلیہ جناب محمد ابراہیم شیخ و اہلِ خانہ
اہلیہ جناب صوفی محمد اشرف معصومی
اہلیہ جناب شیخ محمد صابر
اہلیہ مولانا غلام حیدر سعیدی
اہلیہ جناب شیخ حامد حسین
اہلیہ جناب شیخ محمد نعیم نقش بندی
اہلیہ و دختر جناب ضمیر احمد
اہلیہ محترمہ شیخ محمد یعقوب مع دختر
اہلیہ جناب اسلم قاضی
والدہ جناب محمد مبین ماکڈا
اہلیہ جناب قیوم حسین
والدہ محترمہ محمد شکیل
دختران جناب رئیس احمد
اہلِ خانہ جناب میجر بدر
اہلِ خانہ جناب محمد حنیف نقش بندی

اہلیہ شیخ محمد پرویز

اہلیہ الحاج پیر محمد ناصر رحمانی

اہلیہ الحاج صوفی رحمۃ اللہ رحمانی مع دختران

اہلیہ الحاج صوفی عبدالغفور رحمانی

اہلیہ جناب عبدالرحمٰن پاشا

اہلیہ الحاج شیخ فقیر محمد

اہلیہ الحاج میر علاء الدین

اہلیہ الحاج پیر خواجہ منیر سہروردی

اہلیہ جناب شکیل عادل زادہ

اہلیہ مولانا محمد اشرف جلالی

اہلیہ جناب فاروق حسین مفتی

اہلیہ جناب سید محمد حسن ہاشمی

اہلیہ و دختر جناب سردار محمد (اوکاڑا۔ایک چک)

اہلیہ سید محمود حسن ہاشمی

اہلیہ جناب خرم مفتی

اہلیہ الحاج محمد انور توکل

محترمہ شہزادی آپا (مغل ہاؤس)

ڈاکٹر نسرین مغل و ہمشیرہ

اہلیہ الحاج شیخ محمد شریف

اہلیہ شیخ خالد رشید

اہلیہ جناب سید نسیم احمد زیدی

دختران جناب حاجی شیخ محمد بشیر (پیر کالونی)

دختران جناب الحاج مشتاق حسین چغتائی

اہلیہ جناب مختار احمد

خواہر جناب شیخ منظور احمد

اہلیہ محترمہ حاجی اکرام الدین قریشی

محترمہ ڈاکٹر شمسہ عمر

دختر جناب سید خادم علی شاہ بخاری

خواہر جناب عظیم حسین

محترمہ ثمرہ رشید

اہلیہ جناب سعید بھٹی

اہلیہ محترمہ جناب سلیم قاضی

اہلیہ جناب خورشید شیخ

والدہ محترمہ جناب حمید اللہ مع اہلِ خانہ

اہلیہ و دختر جناب عارف خواجہ

اہلِ خانہ جناب محمد بابر

اہلیہ محترمہ جناب عمر آخوند

اہلیہ محترمہ جناب نذر احمد

اہلِ خانہ جناب اقبال جاوید

محترمہ مقبولہ بیگم

اہلیہ محترمہ جناب قاری عبداللطیف

اہلیہ جناب پروفیسر نظام الحسن

☆☆☆

جمعرات، 12 مئی کو سوئم کی فاتحہ میں شریک نمایاں شخصیات

حضرت پیر شوکت حسن خان نوری
حضرت مفتی محمد اطہر نعیمی
حضرت مفتی جمیل احمد نعیمی
صاحبزادہ مسرور احمد
جناب دوست محمد فیضی
مولانا شبیر احمد اظہری
جناب بوستان علی ہوتی
جناب مظفر شجرہ
جناب دیوان یوسف فاروقی
جناب حبیب الدین جنیدی
جناب شکیل عادل زادہ
جناب فیصل حسن نقش بندی
جناب سید انعام الحق
جناب پیر جی محمد شفیع
جناب سید اعزاز الدین شاہ
مولانا سید مظفر حسین شاہ
جناب طارق محبوب
جناب الحاج محمد رفیع

حضرت سید عظمت شاہ ہمدانی
مولانا قاری عبداللطیف امجد
مولانا قاری تاج بہادر
مولانا قاری عبدالقیوم
جناب اسلام احمد خاں
انور ابراہیم برادران
جناب ملک محمد حسین سلطانی
جناب سید رضا حسنین شاہ
جناب مفتی محمد اسلم نعیمی
قاری مولانا شمس الرحمٰن
پیر صوفی علی حسن موہڑوی
مولانا سید حمزہ علی قادری
جناب سید آفتاب عظیم
جناب انور شعور
جناب محمد فہیم رحمانی
مولانا محمد قاسم نواب شاہ
مولانا محمد شریف
جناب صلاح الدین مغل

حضرت پروفیسر محمد مسعود احمد
جناب حمزہ داؤد
صاحبزادہ آصف حسین
مفتی عطاء اللہ نعیمی
جناب محمد حسن ضیائی
جناب محمد ریحان صدیقی
جناب معید قریشی
جناب محمد نواز
جناب نور الحق
جناب محمد حنیف جاپان والا
جناب اقبال حیدر PTV
مولانا محمد ایوب الرحمٰن
جناب میاں محمود
جناب الحاج شیخ محمد نعیم
جناب غلام حسین پیرزادہ
جناب سید مکرم بخاری
جناب رشید شاہد
جناب سید عبدالماجد وارثی

☆☆☆

تعزیتی خطوط

شیخ الجامعہ کراچی یونیورسٹی، کراچی

۱۲، مئی ۲۰۰۵ء

محبی و محترمی علامہ کوکب نورانی صاحب...... السلام علیکم

مجھے آپ کی والدہ محترمہ کی وفات کا سن کر دلی صدمہ ہوا، حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کی ذاتِ والا صفات کے حوالے سے بھی وہ ہمارے لیے نہایت محترم اور متبرک شخصیت تھیں، بلاشبہ ان کی وفات آپ کے لیے نا قابلِ تلافی صدمہ ہے، میری دُعا ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو صبر جمیل اور والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دُعا گو

پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی

☆☆☆

پاکستان ٹیلی وژن (PTV)

محترم کوکب نورانی صاحب...... السلام علیکم

آپ کی والدہ ماجدہ اور پاکستان کے ممتاز عالمِ دین مولانا محمد شفیع اوکاڑوی (مرحوم) کی اہلیہ کی وفات پر مجھے سخت صدمہ اور دلی افسوس ہوا۔

مشیت الٰہی کے آگے کسی کا چارہ نہیں۔ میری جانب سے دلی تعزیت قبول فرمائیے۔

رب غفور و کریم کے ضیغم قلب سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

شریکِ غم

سید قاسم جلالی (جنرل منیجر)

☆☆☆

Consulate Honoraire de la Republique du Cameroumn

Karachi Pakistan.

مشفق ومہربان علامہ کوکب نورانی صاحب......السلام علیکم

اخبارات سے محترمہ والدہ صاحبہ کے انتقال کی خبر ملی اور سوئم کا بھی معلوم ہوا۔

میں علالت کی وجہ سے حاضر نہیں ہوسکا بہت معذرت خواہ ہوں۔

خدا سے دعا ہے کہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام ہو اور آپ اہلِ خانہ کوسکون نصیب ہو۔ کارلائق سے ضروریادفرمائیں۔

احقر: **سید عبدالباری جیلانی**

☆☆☆

عزیز گرامی صاحبزادہ کوکب نورانی حفظکم اللّٰہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

اللّٰہ تعالیٰ آپ کومع برادران وجملہ اہلِ خاندان اپنی مشفق ومہربان ماں کے انتقال پر ملال کا عظیم صدمہ صبروشکیب سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ کی مغفرت کاملہ فرمائے اور ان کی زلّات وسیئات کو اپنی رحمتِ واسعہ سے معاف فرمائے اور ان کی حسنات وصالحات کو اپنے الطاف وعنایات کے شایان شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے اجرِ عظیم عطا فرما کر انہیں جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

آپ نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے سوئم کی تقریب میں کل جمعرات دعوت دی تھی کہ کل بعد نماز جمعہ جامع مسجد گل زار حبیب میں ''ماں'' سے متعلق اظہارِ خیال کیا جائے۔

مَیں ضعیف ونحیف خواہش وکاوش کے باوجود گل زارِ حبیب میں حاضری سے قاصر رہا،

لہٰذا اپنے قلبی جذبات حسب ذیل اشعار کے صورت میں پیش کر رہا ہوں۔

ماں: اللہ کی رحمت کا سائبان

اللہ کی رحمت کا تھا اک سائباں وہ اُٹھ گیا
آہ! کوکب کے بھی سر سے ماں کا سایہ اُٹھ گیا

جس نے کوکب کو جنا اور نازمیں پالا اُسے
جس نے ہر مشکل کٹھن الجھن میں سنبھالا اُسے

جس کو رہتا تھا ہمیشہ اس کی راحت کا خیال
جس کو اس کی نیند کا بھی رہتا تھا ہر دم خیال

جو ہمیشہ رنج سہ کے اس کو خوش رکھتی رہی
رہ کے خود رنجور و غمگیں اس کو خوش رکھتی رہی

وہ جو اس کو دیکھ سکتی تھی نہ دکھ میں اک گھڑی
چھوڑ کر روتا اسے اب سُوئے عقبیٰ چل بسی

ماں کی رافت اور شفقت کے ہیں کیسے کیسے روپ
گرمیوں میں چھاؤں ٹھنڈی، سردیوں میں سونی دھوپ

دن میں ضیا بار و درخشاں، رات میں بھی رافت کی پھوار
ہے وجودِ ماں سے ہی گل زارِ ہستی میں بہار

رب کی رحمت کی وضاحت کی ہے رب کے یار نے
دے کے تشبیہ ماں کی رافت اور ماں کے پیار سے

ماں کی رافت بے نظیر و ماں کی شفقت بے مثال
ماں کی رافت اور شفقت آپ ہی اپنی مثال

ماں ہی جنت کی ہوا ہے ماں ہی دوزخ سے پناہ
ہے رضائے ماں میں مضمر رب تعالیٰ کی رضاء

ماں ہی دنیا کا خزینہ، ماں ہی عقبیٰ کی متاع
”ماں کے قدموں کے تلے جنت“ ہے قولِ مصطفیٰ

جس کو جنت چاہیے بس ماں ہی کی خدمت کرے
مصطفیٰ کا قول ”جنت ماں کے قدموں کے تلے“

ماں کے قدموں میں ہے جنت ماں کے قدموں میں نعیم
ماں ہی عظمت رب تعالیٰ کا ہے انعامِ عظیم

عظمتِ مسکیں کی یارب تجھ سے ہے بس التجاء
از طفیلِ سیّدِ عالم محمد مصطفیٰ (ﷺ)

صبر اور ہمت عطا کر کوکبِ نورانی کو
ہر بلا سے رکھ سلامت کوکبِ نورانی کو

نُور سے معمور فرما اس کی ماں کی قبر کو
باغ جنت کا بنا دے اس کی ماں کی قبر کو

راحت وعظمت عطا کر ان کو قبر و حشر میں
کر نصیب اُن کو شفاعت مصطفیٰ کی حشر میں

مبتلائے غم واندوہ، دعا گوو دعا جو

عظمت علی شاہ ہمدانی

جمعتہ المبارک ۴ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء

الادارۃ القادریہ

ایس ٹی 4A، بلاک 13A۔ گلشن اقبال، کراچی

محترم علامہ ڈاکٹر کوکب اوکاڑوی

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ محترمہ کی وفات سے متعلق خبر پڑھ کر افسوس ہوا۔ اللّٰہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں مقام عطا کرے۔

اللّٰہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا ہے کہ وہ آپ و دیگر بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

نیازمند

۱۲ مئی ۲۰۰۵ء **عبدالعزیز عرفی**

☆☆☆

محترم حضرت مولینا کوکب نورانی صاحب .... السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ'

اخبارات میں آپ کی والدہ مرحومہ مغفورہ کے انتقال پُر ملال کی خبر پڑھ کر دُکھ ہوا، اناللّٰہ وانا الیہ راجعون ہ ڈھیروں رحمتوں کے پھول برستے رہیں اُس عظیم ماں کی قبر پر جس کی آغوشِ رحمت میں پرورش پانے والا ہونہار بچہ آسمانِ سُنّیت کے اُفق پر نورانی کوکب بن کر چمک رہا ہے اور دین کی روشنی بکھیر رہا ہے۔ اللّٰہ کرے کہ تا دیر بکھیرتا ہی رہے۔

والسلام۔ دعا گو

محمد مظفر اقبال قادری مصطفوی

ابن مفتی محمد غلام جان محمد قادری رضوی ہزاروی

خطیب ومتولی مسجد حنیفہ رضویہ المعروف اونچی مسجد، بھاٹی گیٹ، لاہور

برادرم مکرم مولانا

والدہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، یہی ہوتا چلا آیا ہے، پیاروں کے بچھڑنے کا ماتم جی بھر کر کرنا چاہیے، تاہم ایک وعدہ ہم سے ایک بار پھر سے یکجا ہونے کا کیا گیا ہے، یہ جدائی کے دن بھی کٹ جائیں گے۔

خاک سار! **سید انیس شاہ جیلانی**

۱۲/مئی دو ہزار پانچ　　　　محمد آباد تحصیل صادق آباد۔ پاکستان

☆☆☆

15 مئی 2005ء

محترم المقام حضرت مولینٰا علامہ کوکب نورانی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب محترم کی عظیم المرتبت والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات پر میری اور میرے رفقاء کی جانب سے دلی تعزیت قبول فرمایئے۔

اس جانکاہ واقع سے آنجناب محترم پر جو اثرات مرتب ہوئے ہوں گے اس کو ہر درد مند محسوس کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آنجناب کو اس عظیم صدمہ پر صبر و شکر کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو .... اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور آنجناب محترم کو صبر و شکر کی توفیق سے نوازے آمین۔ والسلام

محمد صالح انصر

(صدر ادارہ علم و ادب حیدرآباد) D-8-46 لطیف آباد۔ حیدرآباد

☆☆☆

محترم المقام حضرت علامہ مولینا ڈاکٹر کوکب نورانی صاحب اوکاڑوی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

شادر ہیں، آبادر ہیں اور اپنے والدین کریمین کی دُعاؤں کی برکات سے آپ کا نخلِ حیات سدا سرسبز رہے۔

آپ کی محترمہ والدہ ماجدہ کے انتقال کے پُرسوز و دل دوز سانحے میں آپ کا شریکِ غم ہوں۔ اللّٰہ کریم آپ اور آپ کے دیگر اھلِ خانہ کو یہ صدمۂ عظیم برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیوں کہ ماں انسانی حیاتِ مستعار کا بے عدیل و بے نظیر رشتہ ہے۔ جتنا خلوص اور لطف و کرم اس ہستی سے عطا ہوتا ہے، انسانی زندگی میں اس کی کوئی مثال ہی نہیں۔ اس کے ہاتھ اُٹھ جائیں تو بابِ رحمتِ خداوندی گشا ہو جایا کرتا ہے، اس کے لبوں سے نکلا ہوا ہر لفظ بے لوث ہونے کی وجہ سے بارگاہِ صمدیت میں مقبول ہے، اس کا دل اولاد کی محبت میں سدا دھڑکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے قدومِ پاک میں جنت کی عظمتیں اور رفعتیں پنہاں ہیں، گویا ماں ...... کائنات کا حسین عنوان ہے۔

آپ کی والدہ ماجدہ اس لحاظ سے خوش نصیب تر خاتون تھیں کہ انہیں حضرتِ اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمہ جیسی تاریخ ساز شخصیت کی رفیقہ وشریکۂ حیات ہونے کی عزت نصیب ہوئی اور جن کی پاک آغوش میں آپ جیسا ''کوکبِ نورانی'' اترا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہی کی تربیت کا نتیجہ ہے اور یہ اسی پہلی درس گاہ کی عظیم کاوش ہے کہ آج چار دانگِ عالم میں آپ کی علیمت و فقاہت کا شہرہ ہے۔ یقیناً جیسا کہ وہ آپ کے لیے سرمایۂ حیات تھیں بالکل ویسے ہی آپ بھی ان کے لیے مایۂ افتخار تھے جنھوں نے ان (علیہا الرحمہ) کے شوہر نام دار (علیہ الرحمۃ الغفار) کی فرقت کے بعد مسندِ خطابت و امامت سے لے کر قرطاس و قلم کی یاری تک اور مسلکِ اہلسنت و جماعت کی ہر طرح سے ترجمانی سے لے کر ماں کی خدمت گزاری تک انہیں کسی قسم کا احساسِ کمتری ہونے نہ دیا۔

سائے میں زندگی جو گزاریں دعاؤں کے
بچے اداس ہوتے نہیں ایسی ماؤں کے

دعائیں تو بہت ہیں لیکن صرف ایک دعا دے کر اپنی معروضات بس کرتا ہوں کہ آپ کو تادمِ آخر ان دعاؤں کے ثمرات نصیب ہوتے رہیں جو دعائیں آپ کے والدین کریمین اپنی زندگیوں میں آپ اور آپ کے دیگر اہلِ خانہ کے حق میں فرمایا کرتے تھے اور یہ گلشنِ اوکاڑوی؄ اُن دعاؤں کی بدولت ہمیشہ تروتازہ رہے۔ آمین، بجاہ النبی الکریم الامین

والسلام مع الاکرام

شریکِ غم...... **محمد ایوب جانی**

صدر بزم میلاد مصطفیٰ پشاور، گلبہار نمبر ۳، پشاور شہر ۲۵۰۰۰

☆☆☆

قبلہ محترم علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی......السلام علیکم

بعد از سلام! اُمید ہے خیریت سے ہوں گے، محترم آپ کی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر اخبار میں پڑھی، دلی صدمہ ہوا، اس غم میں ہم آپ کے برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

فقط والسلام

طالبِ دعا و نظرِ کرم

راشد منور خان زادہ ۱۳ مئی ۲۰۰۵ء

جاں نثارانِ مصطفیٰ ﷺ آرگنائزیشن پاکستان

ممتاز سماجی رہنماوکونسلر سراج الدین قریشی نے علامہ مولانا کوکب نورانی صاحب کی والدہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دُعا کی کہ اللّٰہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔ اور لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین

۱۵ دن پہلے میری ہارٹ سرجری ہوئی جس کی وجہ سے مَیں تعزیت کے لیے نہ آسکا۔ اس لیے یہ تعزیت نامہ آپ کی خدمت میں روانہ کررہا ہوں، اللّٰہ تعالیٰ آپ کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

سراج الدین قریشی

جنرل کونسل، چیئرمین پنچائیت کمیٹی

یوسی۔۸ صدر ٹاؤن صدر۔ کراچی ۷۴۴۰۰

☆☆☆

Sindhi Muslim Ca-operative HOusing Saciety Limited

To,

Moulana Kaukab Noorani.

& Other Family Members,

B-53 S.M.C.H.S

Karachi.

INNA-LILLAH-E-WA-INNA-ELAIHE-RAJEOON

Dear Sir,

I myself and on behalf of the Members of the Managing Committee of the Sindhi Muslim Cooperative Housing Society Limited Karachi Experess our Profound Sense of Sorrow at the sad demise of your beloved

mother Mrs. Maulana Okarvi and Loved one for other family members.

May ALLAH the Almighty rest the departed soul in Peace and grant you Sabre-Jameel, (Aameen,)

Naveed Bashir

(Honorary Secretary)

☆☆☆

جناب مولانا کوکب نورانی صاحب پسرِ علامہ شفیع اوکاڑوی مرحوم...... السلام علیکم

بعدہٗ سلام عرض ہے کہ آج کے روزنامہ جنگ ۱۲ مئی بروز جمعرات کے اخبار میں آپ کی والدہ معظّمہ مرحومہ کے انتقال کی اور فاتحہ خوانی کی خبر نگاہ سے گزری۔

اللّٰہ اپنے حبیب سرکار دوجہاں کا وسیلہ سے مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ لوگوں کو اس عظیم اور مرتبہ والی ماں کے سائے سے محرومی اور شفقت مادری اُٹھ جانے کے صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ جانا سب نے ہے کوئی آگے جائے گا کوئی پیچھے، لیکن جانے والے کی یاد اور وہ بھی ماں کی ہستی، دل سے کبھی نہیں بھلائی جاتی۔ قدم قدم پر ہر خوشی وغمی پر یاد ستاتی ضرور ہے۔ مَیں، میرے احباب، اہلِ خانہ آپ کے اور تمام اہلِ خانہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ایک بار پھر مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا گو ہوں کہ خدا اپنے کرم کی رحمت فرمادے۔ آمین

فقط

عامل پیر سید آغا مظہر الحسن رضوی شاہ

سپروائزر ہارٹیکلچر سول ایوی ایشن اتھارٹی ملتان ایرپورٹ کینٹ،

☆☆☆

PRESS CLUB MORO

بخدمت جناب علامہ کوکب نورانی صاحب...... السلام علیکم

آپ کی والدہ کی وفات پر ہمیں دلی صدمہ پہنچا ہے اور اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کی طرح شریک ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

والدہ کی دنیا سے رخصت کے باعث دعا کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں پریس کلب مورو میں ایک تعزیتی پروگرام بھی منعقد ہوا جس میں قل شریف پڑھ کر مرحومہ کے لیے دعا مغفرت کی گئی۔

آپ کا مخلص

بشیر احمد لغاری (صدر پریس کلب مورو، سندھ)

☆☆☆

بخدمت گرامی قدر عزیزم محترم برادرم علامہ صاحبزادہ کوکب نورانی صاحب زیدہ مجدھم

عرض تسلیمات

والدین اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہوتے ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا سانحۂ ارتحال بھی عظیم صدمہ جانکاہ ہے، والد ماجد کے بعد والدہ کی دعاؤں نے بڑا سہارا دیا تھا۔ اور انہی کی دعاؤں کی پاکیزہ چھاؤں میں آپ نے علمی روحانی ترقیاں حاصل کیں تھیں۔ والد ماجد خطیبِ پاکستان کی رحلت کے بعد ۲۱ سال والدہ کی خوب خدمت کی اور سعادتِ خیر حاصل کی۔ والدہ کی خدمت بڑی سعادت ہے۔ جو آپ نے اور بھائی حامد ربانی اور بھائی ڈاکٹر سبحانی اور بہنوں نے خدمات انجام دیں۔ اور ان شاء اللہ ہمیشہ والدین کی دعاؤں میں پھلتے پھولتے رہیں گے۔ اس وقت جو تازہ ترین صدمہ الم درپیش ہے وہ والدہ کی جدائی ہے جو کہ دل ہلا دینے کے مترادف ہے۔ نمازِ جنازہ میں شرکت سے ہمیں اندازہ ہوا کہ وہ

کس قدر مقربہ خاص تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ سمیت جملہ لواحقین ومتعلقین کو صبر و اجر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور والدہ ماجدہ کو جوارِ رحمت میں خاص جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین علیہ التحیہ والتسلیم

شریکِ غم: **مفتی محمد اسلم نعیمی** ایم اے

۱۲/مئی ۲۰۰۵ء — صوبائی ترجمان، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

☆☆☆

EJAZ SHAFFI

Central Vice President

Pakistan Muslim League (N)

بدھ ۱۱ مئی ۲۰۰۵ء

محترم علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب

السلام علیکم، آپ کی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر میرے اور تمام اہلِ خانہ کے لیے دلی رنج کا باعث بنی۔ دکھ کے ان لمحات میں ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یقیناً یہ سانحہ ناقابلِ تلافی نقصان ہے، لیکن رضائے خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہی بہترین راستہ ہے۔

خداوند ارض وسما کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ سمیت تمام پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

والسلام...... **بلال اعجاز شفیع**

☆☆☆

Hilton Pharma (Pvt.) Ltd.

Progressive Plaza, Beaumont Road, Karachi.

مورخہ ۱۲ مئی ۲۰۰۵ء، مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

محترم جناب مولانا کوکب نورانی صاحب...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ کے انتقال کی خبر آج کے اخبارات کے ذریعے سے ملی پڑھ کر انتہائی رنج وملال ہوا۔ اللہ تعالی مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کی بشری کوتاہیوں کو درگزر فرمائے۔ ان کے کبیرہ وصغیرہ گناہوں کو معاف فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ قبر کی تکالیف سے محفوظ رکھے، ان کی قبر کو کشادہ اور منور فرمائے آپ سمیت تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کی تمام اولاد کے نیک اعمال کو ان کے لیے ثواب جاریہ کا سبب بنائے (آمین) میں اس وقت مکّہ میں ہوں انشاءاللّٰہ مرحومہ کے لیے یہاں بھی دعا کروں گا۔

میری جانب سے دیگر لواحقین سے بھی تعزیت فرمائیے گا۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔ (آمین) والسلام

۱۲مئی ۲۰۰۵ء خیراندیش...... **سردار یاسین ملک**

☆☆☆

ZAMIR JEWELLERS

Jinnah Super Market. Islamabad.

محترم المقام جناب کوکب نورانی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

کل بذریعہ ٹیلی ویژن مخدومہ والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے سانحۂ وصال کی غمناک خبر ملی

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ہ

مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ اقدس میں درجات عالیہ عطا فرمائے اور آپ کو معہ تمام متعلقین کو صبر واستقامت کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین۔

وہ یقیناً صالحہ عابدہ تھیں۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ اس کریم نے اپنی بیکراں رحمت سے نوازا ہوگا۔ بے شمار ایصالِ ثواب کیا گیا ہوگا مولیٰ کریم قبول فرمائے اور اس کی برکتوں سے آپ اور جمیع متعلقین کو نوازے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

والسلام پسرانِ

ضمیر احمد

محترم المقام جناب کوکب صاحب......السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لا محدود کے بعد بروز جمعۃ المبارک (۱۳/۵) عزیزم ملک صدیق حسن سے معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ رنج وغم کے جذبات میں بروز ہفتہ فون کیا۔ آپ کے گھر والوں نے بتایا کہ آپ باہر مہمانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اصرار نہ کیا۔ فون بند کردیا۔ انا للّٰہ و انا اِلیہ راجعون

کوکب صاحب، موت کا وقت معیّن ہے، مگر ماں باپ کی ہمیشہ کے لیے جدائی انسان کو دِلی دعاؤں سے محروم کردیتی ہے۔ آپ کی ہردل عزیزی اور دنیا بھر میں نیک نامی اور شہرت والدین کی دِلی دعاؤں کا ہی تو نتیجہ ہے۔

دعا ہے کہ ربِ کریم بحرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہن صاحبہ (آپ کی والدہ ماجدہ) کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل۔

آپ کے غم اور دکھ میں شریک، احقر العباد: **حاجی نور احمد مقبول**

(مکتبہ حضرت کرماں والا، سانده کلاں، لاہور)

☆☆☆

السلام علیکم

مجھے مولانا اوکاڑوی مرحوم صاحب کی بی بی صاحبہ کے انتقال پر افسوس ہے۔ مجھے مولانا مرحوم سے لگاؤ تھا اسی لیے ابھی بھی ان سے محبت ہے اور اُن کے گھر والوں سے بھی۔ میری دلی دُعا ہے کہ اللہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور سب گھر والوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

دعاؤں میں میرا نام بھی شامل فرمایئے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اچھا رکھے۔ آمین

R-854/14، فیڈرل بی ایریا، کراچی **عبدالجلال خان**

بخدمت مولانا صاحبزادہ کوکب نورانی صاحب سلّمہٗ...... السلام علیکم

آپ کی والدہ صاحبہ کے انتقال کے متعلق پڑھ کر افسوس ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے آخرت بہتر فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے ان کے علاج و معالجہ کی بہت کوشش کی، مگر مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

خدا حافظ

ابوداؤد محمد صادق

امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

خطیب مرکزی جامع مسجد زینۃ المساجد گوجرانوالا

☆☆☆

بخدمت اقدس حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی صاحب مدظلہ العالی...... السلام علیکم

خیریت مطلوب و موجود، دیگر احوال یہ ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کے وصال کا سن کر دلی صدمہ ہوا۔ بڑا افسوس ہوا۔ اللّٰہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ دنیا فانی ہے یہاں جو آیا آخر اس کو ایک نہ ایک دن اپنے پروردگار سے جا کر ملنا ہے۔ کُل نفس ذائقۃ الموت۔

اللّٰہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھے آمین۔

مجھ کمینے کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیئے گا اور خاص طور پر خاتمہ بالایمان کی دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے والدِ محترم خطیبِ پاکستان حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللّٰہ علیہ (جن کا میں بڑا معتقد ہوں اور آپ کا بھی بڑا معتقد ہوں) درجات بلند فرمائے۔ والسلام

سگ عطار: **محمد ریحان گوہر قادری عطاری غفرلہ**

185 نیو گارڈن ٹاؤن اوکاڑا

☆☆☆

CH. ALI AKBAR ADVOCATE

Vice President Pakistan Muslim League (N) Sindh.

بدھ ۱۱ مئی ۲۰۰۵ء

محترم علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب ...... السلام علیکم

آپ کی والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر میرے اور تمام اہلِ خانہ کے لیے دلی رنج کا باعث بنی۔ دُکھ کے ان لمحات میں ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ یقیناً یہ سانحہ ناقابلِ تلافی نقصان ہے لیکن رضائے خداوندی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہی بہترین راستہ ہے۔

خداوندارض وسما کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ سمیت تمام پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

والسلام: علی اکبر گجر

☆☆☆

میرے محترم، بھائی کوکب نورانی اوکاڑوی ...... السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ

نہایت دلی رنج اور افسوس سے لکھ رہا ہوں۔ قلم ساتھ نہیں دے رہا۔ کیسے لکھوں کہ ہمارے خاندان کا ایک قیمتی اثاثہ ہم سے چھن گیا ہے۔ ہم ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ نہیں جانتا کہ ہم ان کے لیے کیا تھے مگر وہ ہمارے لیے سب کچھ تھیں۔ ہمارا مان تھیں، ہمارے لیے ہمہ وقت دعا تھیں۔ ہماری ''بڑی ماں'' تھیں۔ صلہ رحمی، قربت داری، رشتوں کا احساس، چھوٹے بڑے کا دھیان، مہمان نوازی، گھرداری، تربیت، نظم وضبط، سادگی وشرافت، شرم وحیا، خوش مزاجی،، بچوں سے الفت وپیار، اپنے ہم عصر اقربا سے خوش گوار تعلقات ...... یہ سب کچھ تو ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ سچ کہتا ہوں کہ اُن جیسا ہمارے خاندان میں نہیں ہے۔ ان کے نام سے، ہمارا نام تھا، ان کے وجود سے ہم زندہ تھے۔ تایا جان کے بعد ان کا اس جہاں سے چلے جانا ہمارے لیے دوسرا بڑا صدمہ ہے...... ہم اس صبر کے متحمل نہیں تھے۔

۱۰ مئی کو ہیڈ آفس بورڈ روم میں میٹنگ تھی۔ سیل (موبائل) فون بند کیا ہوا تھا۔ شام چھ بجے میٹنگ ختم ہوئی تو دو تین مِس کال آئی ہوئی تھیں۔ اوکاڑا سے، صاعقہ سے، لاہور گھر سے...... میرا دل اسی وقت بیٹھ گیا۔ ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ خبر لوں۔ اتنے میں پھر فون کی گھنٹی بجی۔ ماموں اویس اطلاع دے رہے تھے کہ ابا جان اور امی جان کو لاہور کے لیے روانہ کر دیا ہے...... کراچی کے لیے ائیر ٹکٹ کا بندوبست کر لینا۔ صاعقہ سے بات ہوئی تو اس نے اِصرار کیا کہ وہ امی اور ابا جان کے ساتھ جانا چاہ رہی ہے۔ اس نے مجھے پیچھے کر دیا اور خود بے قرار ہو کر آپ سب کے پاس پہنچ گئی۔ دکھ کے ان لمحات میں میرے پاس صرف دعائیں بچیں۔ مَیں اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔ نہ صبر کی تلقین کا یارا تھا، نہ تسلی دینے کا اسلوب آتا ہے۔ اللّٰہ کریم سے دعا ہے کہ اُن کا سایہ، اُن کا فیض، ان کی برکات ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں۔ اور آپ کے وسیلے ہمارے لیے سرمایہ جاں بنے رہیں۔ مَیں تو ابھی بھی اس کو خوش بختی کہوں گا کہ اس دنیا میں شاید کوئی بھی ایسا خوش نصیب نہیں ہے جس کو یہ نعمت میسر ہو کہ وہ اپنی ماں سے اسی طرح ہر روز بات کرے، دعائیں لے، زیارت کرے، جس طرح وہ ان کی دنیوی زندگی میں بات کرتا تھا، دعائیں لیتا تھا...... انہوں نے صرف جگہ بدلی ہے۔ نقصان ہم جیسے گناہ گاروں کا ہوا، جن کی رسائی اس جگہ تک نہیں ہے۔ اللّٰہ جل شانہ سے التجا ہے کہ وہ آپ کے وجود سے ہمیں اپنے فیوض و برکات سے نوازتا رہے۔

مجھ میں اتنی سکت نہیں ہے کہ آپ کے لیے کچھ کر سکوں...... بہت خواہش ہے ارادہ کے ساتھ کوشش بھی کرتا ہوں کہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں، لیکن جب کچھ نہیں ہو پاتا، تو چھپ جاتا ہوں، سامنا کرنے کی ہمت نہیں رہتی، آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ میرے لیے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب نبی اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کی منزلیں آسان کرے، اس مشکل وقت میں آپ کے لیے آسانیاں عطا کرے، اور نئی نعمتوں، خوشیوں سے ہم کنار کرے۔ آپ کے لیے یہ صدمہ ایک بڑا نقصان ہے، لیکن میرا یقین ہے کہ اللّٰہ کریم اپنی رحمت سے آپ کو تنہا نہیں کرے گا۔ وہ ستر ماؤں سے بڑھ کر ہے۔ اللّٰہ سے

آپ نے ''شفا'' مانگی تھی۔ پاکستان بلکہ دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں نے آپ کے ساتھ ان کے لیے دعائیں کی تھیں۔ یہ سب دعائیں مقبولیت کے درجے پر تھیں۔ بے لوث تھیں، رد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ جب دعائیں بڑھ جائیں تو درجے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ منزلیں نزدیک آجاتی ہیں، دنیوی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔ تائی جان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ وہ اعلیٰ درجے پر فائز ہو گئیں۔ ان کے سنگ بدل گئے، ان کی رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ پہلے بھی وہ دعائیں دیتی تھیں لیکن لینے والے کم تھے۔ اب وہ مرجع خلائق ہو گئیں، اب ہر کوئی ان سے دعائیں لے سکتا ہے۔

کوکب بھائی! مجھے شاید اندازہ نہیں، کہ آپ کے لیے یہ کتنا کٹھن مرحلہ ہے کہ دوسروں کو ہمت وحوصلہ دینا، تسلی وتشفی دینا، جب کہ آپ خود اندر سے بُری طرح ٹوٹ چکے ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ دنیا بھر سے آپ کو تسلی بھرے پیغامات مل رہے ہوں گے۔ تائی جان کے لیے بلند مرتبے کے لیے دعائیں ہو رہی ہوں گی۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی حمد وستائش آپ کا مقصدِ حیات ہے، کی تسلی وشفقت آپ کو میسر ہو...... اللہ کرے کہ میری یہ دعا، پہلے ہی بر آ چکی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ صرف یہ حوصلہ ہی آپ کو دوبارہ زندگی میں پلٹ آنے پر آمادہ کر سکتا ہے...... اللہ آپ پر بے پایاں انعامات کی بارش کرے، آپ سے ملنے کو بہت دل چاہتا ہے، اس مرتبہ آپ حضرت صاحب کے عرس پر اوکاڑا اور شرق پور شریف بھی نہیں آ سکے، دونوں مرتبہ آپ کا انتظار رہا...... آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ آپ کی محبتیں چاہتا ہوں۔

والسلام

عتیق الرحمٰن۔ لاہور

☆☆☆

مکرم ومحترم جناب علامہ کوکب نورانی صاحب مدظلہ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی والدہ صاحبہ کے سانحہ ارتحال کی خبر فاروقی صاحب کے علاوہ اخبار کے ذریعہ

بھی معلوم ہوئی۔ مَیں نے ٹیلی فون پر رابطہ بھی کیا آپ گھر پر تشریف فرمانہ تھے۔ ماں کا وجود تو بڑا باعث رحمت ہوتا ہے اور گھنی چھاؤں بلکہ ''ماواں ٹھنڈیاں چھاواں۔'' مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ جو اکثر غیر ملکی دوروں پر جاتے رہتے اور حالات قلم بند کر کے ہمیں بھی اپنے ساتھ شریکِ سفر رکھتے اس کے پیچھے والدہ مرحومہ کا ہی ہاتھ تھا۔ اب ذرا احتیاط کی ضرورت ہے۔ والد مرحوم کے انتقال کے بعد ماں کا دم آپ کے لیے بہت غنیمت تھا مگر یہ سانحہ تو ہر شخص کے مقدر میں ہے جس سے مفر نہیں۔ **کُل من علیھافان ویبقی وجه ربک ذوالجلال والاکرام.** باقی ہے ذاتِ خدا بابا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کو اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور صبر پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

میری طرف سے 70 ہزار کلمہ طیبہ کا ثواب مرحومہ کی روح کو ایصالِ ثواب فرمادیں۔ اب یہی تحائف ان کے کام آئیں گے۔

فقط۔ شریکِ غم: **محمد عالم مختار حق**

20/5/2005 شہاب ٹاؤن اعوان کالونی ملتان روڈ لاہور. 54780

☆☆☆

واجب الاحترام حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی

حامد ربانی اوکاڑوی، محمد سبحانی اوکاڑوی واہلِ خانہ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں جن کے ذریعے آپ کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرسکیں کیوں کہ جس عظیم ماں کے ایسے ہونہار بچے ہوں جنھوں نے دین کے لیے اپنے دن رات وقف کرر کھے ہوں ان کی ماں کتنی عظیم ہوگی جس کی تربیت نے ان کو اس قابلِ کیا۔ بہر حال اس عظیم ہستی کے انتقال پر دلی صدمہ اور رَنج ہوا۔ ہماری جانب سے دلی تعزیت قبول فرمائیں۔

دُعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے اور طفیل مرحومہ کو

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ تمام اہلِ خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

22 مئی 2005ء　　　　سید عبدالماجد و اہلِ خانہ

☆☆☆

جناب محترم علامہ کوکب نورانی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم۔ خیریت طرفین

جناب آپ کی والدہ صاحبہ کا اس دنیا فانی سے انتقال کر جانے کا پتہ چلا تو بڑا دل کو صدمہ ہوا، اللہ پاک ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور باقی ماندہ خیر کرے۔ (آمین)

دُعا گو: سجادہ نشین پیر سید نور علاؤ الدین شاہ قادری چشتی
(سجادہ نشین دربار غوثیہ یوسفیہ)

☆☆☆

۹ ربیع الاخر ۱۴۲۶ھ

حضرت مولانا ڈاکٹر کوکب نورانی صاحب زید مجدہ......سلام مسنون، مزاجِ گرامی!

''نوائے وقت'' کے ذریعے سے آپ کی والدہ محترمہ (رحمۃ اللہ علیہا) کے انتقال کا علم ہوا۔ مولائے کریم بطفیلِ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم غریقِ رحمت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا ہے۔ اور گیارہویں شریف میں مزید ایصالِ ثواب کروں گا۔

یقیناً یہ بہت بڑا سانحہ ہے جس پر مجھے بہت افسوس ہوا۔ لیکن صبر کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں۔ مولائے کریم آپ اور دیگر پس ماندگان کو صبرِ جمیل اور اس پر اجرِ جزیل سے نوازے۔

لِلّٰہ مااعطٰی واخذوَ کُلٌ عِندہ بَاجَل مُّسَمّی ۔ والسلام

محمد عطاء الرحمٰن قادری رضوی غفرلہ

۲۲، الجنت ٹاؤن نزد حسین آباد پی۔ او۔ ٹھوکر نیاز بیگ رائے ونڈ روڈ، لاہور

☆☆☆

محترم جناب علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب......السلام علیکم!

عرض ہے کہ آپ کی والدہ کے اِنتقال پُر ملال کا سُنا انتہائی دِلی دُکھ اور افسوس ہوا۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھے اور جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو اِس غم کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ اِس سے قبل تعزیت کے لیے آپ کو کراچی میں مسجد اور گھر پر بھی دو فون کیے لیکن آپ کے بھائی صاحب سے ملاقات ہوئی، امید ہے اُنہوں نے آپ کو بتادیا ہوگا، آخر میں دُعا گو ہیں کہ آپ کے والد بزرگوار اور والدہ ماجدہ کو اللّٰہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ ہم نے آپ کی والدہ کی مغفرت کے لیے مختلف مساجد میں قرآن خوانی اور نعت خوانی کرائی ہیں اُن کے ایصالِ ثواب کے لیے اور بلندئ درجات کے لیے اللّٰہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ فقط والسلام

ادنیٰ خادم : **حاجی جاوید اقبال**

شنگریلا شوز، خرّم پلازہ، شومارکیٹ راول پنڈی

☆☆☆

اللّٰہ ربّ محمدٍ صلےٰ علیہ وسلما ...... نحن عبادُ محمدٍ صلےٰ علیہ وسلما

۱۳ ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ

مکرم ومحترم حضرت علامہ مولانا کوکب نورانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فقیر امسال حج بیت اللہ شریف اور بریلی شریف عرسِ اعلیٰ حضرت (رضی اللہ عنہ) میں شرکت کرکے پاکستان پہنچا تو پتہ چلا کہ آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔

''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون''

فقیر کو یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ ان کی قبر کو نُور سے منور فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین اللہ تعالیٰ آپکو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

محترمہ والدہ مرحومہ مغفورہ کے لیے یہ حقیر پر تقصیر 12 قرآن پاک ان کے ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے والدِ گرامی حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کو بھی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کی قبر کو نُور سے منور فرمائے آمین۔ فقیر آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ لاہور میں ایک کتاب چھپوانے کے سلسلے میں رکا ہوا ہوں۔ ۱۰ روز تک انشاء اللہ کراچی آؤں گا تو آپ کی خدمت میں فاتحہ شریف کے لیے حاضر ہوں گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

طالبِ دعا: خاکِ پائے علماء وفقراء **محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی غفرلہ**

آر ۔۳، بلاک ۱۷ گلبرگ، کراچی فون: 6369684

☆☆☆

جناب حضرت علامہ کوکب نورانی ...... السلام علیکم

بعد سلام عرض ہے کہ ''عوام'' اخبار سے معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ صاحبہ وفات پاگئیں ہیں۔ انتہائی دلی دُکھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ ہم کم تعلیم یافتہ ہیں، تعزیت کا ٹھیک سے ہم کو طریقہ نہیں آتا نہ ہی آپ کے مرتبے کے مطابق ہم کو الفاظ آتے ہیں۔ بہرحال دل چاہتا تھا کہ تعزیت کریں۔ اخبار میں آپ

کا ایڈریس پڑھ کر آپ سے رابطہ کرنے کی جسارت کی ہے۔ کسی زمانے میں آپ کے والدِ محترم ہمارے دینیات کے اُستاد تھے اوکاڑا اسکول میں ہم نے ٦ کلاس اُن کے زیرِ سایہ پڑھیں۔ ہم اوکاڑا میں پرانی بی لائن ملز کے کواٹر میں رہتے تھے ہمارے والد ملز میں کام کرتے تھے۔ اُس وقت بجلی عام نہ تھی ہم اوکاڑے کے گلی محلے میں لالٹین لے کر میلاد کی محفل کرنے استاد محترم کے ساتھ جاتے تھے۔ کراچی شفٹ ہونے کے بعد ہم حضرت کی ہر محفل میں شرکت کرتے تھے۔ فخر سے کہتے تھے کہ یہ حضرت اوکاڑوی صاحب ہمارے اُستاد تھے۔ آپ کی بھی ہم نے کئی محفل میلاد میں شرکت کی ہیں بڑا سکون ملتا ہے آپ سے کبھی ملاقات نہ ہوسکی دل کرتا رہا لیکن ہمت نہ ہوئی ہم غریب سے ہیں آپ ہمارے اس تعزیت نامے سے بھی کہیں خفا نہ ہو جائیں ڈرتے ہیں کہ کہاں آپ اتنے بڑے عالم مرتبے والے کہاں ہم گناہ گار معمولی سے بندے، برا محسوس کریں تو معاف کر دیجئے گا۔

آپ ہمارے علاقے میں بھی کئی مرتبہ آئے آپ کا انداز بیان بہت عمدہ ہوتا ہے سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ ہم کو آپ کی صورت میں اپنے استاد محترم نظر آتے ہیں۔ اسکول میں وہ کلاس میں نعت شریف بھی سناتے تھے اور میٹھی پیاری ہنسانے والی باتیں سنا کر کلاس کو ہنساتے بھی تھے۔ حالاں کہ بعد میں دینیات کے دوسرے استاد بھی آئے اُن کا نام مولانا احد تھا لیکن حضرت اوکاڑوی صاحب کی بات ہی کچھ اور تھی۔

ہم شاہ فیصل کالونی، کراچی میں رہتے ہیں۔ باقی سلام و دعا۔ اللہ حافظ

واحد علی خاں

جامعہ فیض القرآن ایجوکیشنل ریلیجیس اینڈ ویلفیئر (ٹرسٹ)

سیکٹر 4، ایس ٹی پلاٹ 16۔ نزد تھانہ خواجہ اجمیر نگری، نارتھ کراچی

حضرت العلام الفاضل ذی الاحترام غیور ملت، جسور مشرب مولانا کوکب نورانی زاد مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا دُعا گو گلتر اپنے دورۂ تبلیغ بسلسلۂ محافل میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم پنجاب کے

مختلف مقامات مقررہ پر منہمک تھا کہ خبر وفات حسرت آیات اپنی بہن محترمہ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ مرحومہ سے آگاہی ہوئی۔ انا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون۔

بہت ہی غم ہوا بہت دور افتادہ ہونے کے باعث فوراً حاضری سے قاصر رہا۔

بے شک موت حق ہے لیکن صدمہ جدائی مربیین و محسنین رحمھم اللّٰہ تعالیٰ اپنا اثر رکھتا ہے۔ جس پر مومن کو سوائے صبر جمیل کے چارہ نہیں۔ اور والد و والدہ کا سایہ رحمت ہوتا ہے ظاہری اُٹھ جانے سے دل کو غم ہوتا ہے ؎

تیرے اُٹھ جانے سے اماں غم میں ہیں پالے تیرے

مصروفیت سے وقت ملتے ہی حاضر آؤں گا کار لائقہ ہو تو فوراً تعمیل ہو گی ان شاء اللّٰہ تعالیٰ

جملہ اولاد و اقارب اور پس ماندگان و متعلقان کو صد نیاز وسلام مع الکرام

سوگوار و سوگواروں کا دعا خواں: گلؔ تر چشتی قادری

عرض میری طرف سے خصوصاً والدین آں جناب معلی الالقاب کو برائے ایصالِ ثواب گیارہ قرآن پاک کا ختم شریف قبول فرمائیں۔

☆☆☆

مدینہ منورہ، ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ

برادر محترم صاحبزدہ محمد کوکب نورانی صاحب سلمک الرحمٰن فی الدنیا والآخرۃ

السلام علیکم مزاج بعافیت۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور نبی اکرم ﷺ کی نگاہِ عنایت، والدین اور آپ جیسے محسنوں کی دعا سے آج کل مدینہ منورہ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو بار بار مدینہ پاک، مکہ پاک اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت نصیب فرمائے آمین۔

ماہِ نور شہرِ سرور ربیع الاول شریف میں دو تین بار آپ سے ٹیلی فون پر رابطہ ہونے پر آپ کی والدہ صاحبہ کی علالت کا سنا اور حرمین طیبین روانہ ہونے سے تین چار دن قبل محمد خلیل

صاحب نے آپریشن کے بارے میں مطلع کیا۔ (مکی مدنی رویت ہلال کے مطابق) ربیع الاول شریف کی ۲۹ ویں شب ہماری مکۃ المکرّمہ حاضری ہوئی۔ ویسے تو ہماری رہائش شارع خلیل (علیہ السلام) پر تھی لیکن دو تین مرتبہ مولد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے جو ہر مکہ میں حضرت شیخ القران علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی عزیز محمد مقصود احمد صاحب سے ملاقات میں ایک دو مرتبہ آپ کا ذکر آیا تو آپ کی والدہ محترمہ کی صحت یابی کے لیے دعا بھی ہوئی۔

کرم بالائے کرم ربیع الآخر ٦ ویں شب تقریباً ۱۲ بجے ہماری بارہویں والی سرکار سب سے بڑی سرکار (سرکار دوعالم ﷺ) کی بارگاہِ مقدس میں حاضری ہوئی، یہاں بھی آپ کی والدہ محترمہ کی صحت اور آپ کی صحت وعمر اور علم وعمل میں اضافہ کے لیے دعا مانگی۔ ربیع الآخر کی گیارویں شب حضرت مولانا محمد فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر بڑی گیارہویں شریف کی تقریب میں حاضری ہوئی تو اس تقریب میں آپ کے عمِ محترم بھی موجود تھے۔ لنگر شریف کے دوران مَیں ان کے پاس بیٹھ گیا اور آپ کی والدہ محترمہ کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ "وہ وفات پا گئی ہیں۔" اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت بھی اور گزشتہ رات گنبدِ خضریٰ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر آپ کی والدہ محترمہ کے لیے دعا کی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنی موت اور آخرت کو یاد رکھنے اور اس کے لیے تیاری کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

حضرت ڈاکٹر صاحب! واقعی سچ کہا کسی نے۔ ماواں ٹھنڈیاں چھاواں۔ لیکن ہمارا اعتقاد ہے کہ نیک روحوں کا اپنے پچھلوں کے ساتھ تعلق قائم رہتا ہے۔

بعض دفعہ آپ کے گھر فون کرتا تو آپ کی والدہ محترمہ نے اٹھانا اور مجھے بھی بڑی دعاؤں سے نوازنا۔ ایک دفعہ میری والدہ محترمہ سے آپ کی مرحومہ مغفورہ والدہ محترمہ نے بات چیت کی۔ میرے والدین کی عمر وصحت کے لیے بھی دعا فرمایا کریں۔ اللّٰہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے آپ کی والدہ صاحبہ کی مغفرت فرمائے۔ آپ کو اور دیگر متعلقین کو صبرِ جمیل عطا

فرمائے۔ جتنا بڑا صدمہ پیش آیا ہے اتنا ہی حوصلہ عطا فرمائے۔کل مدینہ منورہ سے واپسی ہے، اس لیے اب بڑی اداسی سی محسوس ہو رہی ہے۔ دعا فرمائیں بار بار حاضری ہوتی رہے۔

پچھلے سفر حرمین میں بھی آپ کی بڑی یاد آئی چوں کہ آپ کی ہمشیرہ محترمہ اور بہنوئی بھی ہمارے شریکِ سفر تھے ان سے بھی اور اپنے چھوٹے بھائی صاحب سے بھی میری طرف سے اظہار افسوس فرمادیں۔ محمد رؤف رضوی کی طرف سے بھی سلام و اظہار افسوس۔ دوران تحریر کوئی غلطی ہوگئی ہوتو پیشگی معذرت قبول فرمائیں، ویسے بھی بڑے بھائی چھوٹوں کو معاف کر ہی دیتے ہیں۔

والسلام۔ آپ کا **ابوالرضا محمد داؤد رضوی**۔ (گوجراں والا۔ حال مقیم مدینہ منورہ)

☆☆☆

۷ ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ

محترم سراپا کرم حضرت علامہ کوکب نورانی صاحب اوکاڑوی مدظلہ...... السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

اللّٰہ اور اُس کے پیارے حبیب ﷺ سے اُمید کہ آپ خیر سے ہوں گے۔ مجھے احساس ہے کہ ان دنوں آپ والدہ ماجدہ کے وصال سے بہت غم گین ورنجیدہ ہوں گے۔ مائیں اولاد کے لیے ایک شجرِ سایہ دار اور سائے بان کی طرح ہوتی ہیں۔ ہم ساری زندگی ان کی خدمت کر کے ان کے احسانات ادا نہیں کر سکتے۔ مَیں آپ کی والدہ کے بارے میں زیادہ تو نہیں جانتا البتہ آپ کو دیکھ کر آپ کی والدہ کی عظمت کے بارے میں قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اللّٰہ رب العزت اپنے حبیب لبیب ﷺ کے صدقہ و طفیل والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے۔ اور آپ کو و دیگر اہلِ خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللھم آمین۔

آپ نے جیسے ہی مجھے اپنی والدہ کے وصال کی خبر دی مَیں نے اسی وقت فون کر کے احباب کو اطلاع پہنچادی۔ اور تمام ہی لوگوں سے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے لیے درخواست کی۔ اب تک ممبئی کے علاوہ بریلی شریف، آگرہ، علی گڑھ، کان پور، اڑیسہ، دہلی، مالی گاؤں وغیرہ میں دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کا انعقاد کیا گیا۔ دیگر احوال سب خیر ہے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ حافظ۔

محمد زبیر قادری
(تحریکِ افکار رضا، ممبئی)

☆☆☆

بریلی شریف ۱۴ مئی ۲۰۰۵ء

محترم المقام حضرت علامہ کوکب نورانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

سلام ورحمۃ ...... مزاج وہاج؟

خان زبیر صاحب قادری ممبئی سے حضرت کی والدہ ماجدہ کے وصال کی خبر ملی، صدمہ ہوا۔انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! مولائے قدیر مخدومہ محترمہ کو بہشت بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے رحمت کی جوار میں جگہ دے اور آپ کو نیز جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

راقم نے حضرت سبحانی میاں قبلہ اور خانوادہ رضویہ کے دیگر صاحب زادگان کو مخدومہ مکرمہ کے انتقال کی خبر دے دی تھی۔فقیر نے رضا اسلامک اکیڈمی کے دفتر میں فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کرادیا نیز مسجد مفتیِ اعظم میں بھی ایصالِ ثواب کرایا۔

فقیر بیمار چل رہا ہے، صحت وشفا کے لیے دعا فرمائیں۔

چند مادہ ہائے تاریخ وفات لکھ رہا ہوں۔

☆ ساجدہ زاہدہ مغفورہ ۱۴۲۶ھ

☆ مخدومہ قدّس سرّ ھاالکریم ۱۴۲۶ھ

☆ آہ! رحلت پیکر عفت ۱۴۲۶ھ

☆ رخصت مادر ملت ۲۰۰۵ء

والسلام، نیاز کیش: عبدالنعیم عزیزی

104,Jasoli-Bareilly(U.P)India (Ph:0581-2476775)

محترم برادرم علامہ کوکب نورانی صاحب مدظلہٗ.....السلام علیکم!

آج ہی برادرم زبیر قادری کی ای میل آئی کہ آپ کی والدہ ماجدہ انتقال فرما گئی ہیں۔ انا اللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ فراق عارضی ہے۔ اس کا انجام وصال ہے، کیوں کہ صالح اولاد کو قیامت کے دن والدین سے ملا دیا جائے گا، والدین کو ایصال ثواب کرنا صالحیت ہی ہے۔

اللّٰہ کریم آپ کو سب متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ نبی الامین صلی اللّٰہ علیہ وسلم

شریک غم آپ کا بھائی۔ **خلیل احمد رانا**۔ (جہانیاں منڈی)

☆☆☆

۱۲ ربیع الآخر

فاضل گرامی حضرت مولانا کوکب نورانی زید علمہ وفضلہٗ ...... ہدیہ سلام مسنون۔

جریدہ جہان رضا میں جناب کی والدہ محترمہ معظّمہ کے لیے دعا کی اپیل اور آج ماہ نامہ مصلح الدین کراچی میں انتقال پُر ملال کی خبر اندوہ اثر سے شدید صدمہ و ملال ہوا بڑا دُکھ ہوا دو سال قبل آپ نے مرحومہ کی علالت کی خبر دے کر دعا کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔ دعا تو بفضلہٖ تعالیٰ دو سال سے مسلسل جاری تھی۔ آج اچانک انتقال پُر ملال کے باعث رنج و ملال ہوئی۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون اُسی کا ہے جو اُس نے دیا اُسی کا ہے جو اُس نے لیا۔ صبر پر بہت اجر ہے کسی کا زور نہیں کسی کا چارہ نہیں۔ اُن کا جو وقت جو دن جس جگہ مقرر تھا پورا ہونا تھا۔

محترم آپ سب کچھ مجھ فقیر گناہ گار عصیاں شعار سے بہتر جانتے ہیں۔ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامنِ رحمت کے صدقہ سے مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ حضور کے دستِ کرم سے حوضِ کوثر نصیب فرمائے۔ آقائے مکرم آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرمائے مولیٰ عزوجل آپ کو آپ کے خانوادہ کو صبر اور صبر پر بہتر اجر عطا فرمائے آمین۔

فقیر خود متعدد عوارض میں مبتلا ہے۔ معدہ کی خرابی، جوڑوں کا درد، ضعف بصارت، فساد خون وغیرہ عوارض لاحق ہیں۔ دعاؤں سے اعانت فرمائیں صحت اجازت دیتی تو ضرور برائے فاتحہ حاضر ہوتا۔ اب یہیں سے فاتحہ نذر کروں گا۔ فقط والسلام والدعا۔

محمد حسن علی رضوی بریلوی

(مقامِ رضا مدینہ ٹاؤن میلسی 61200)

☆☆☆

PASBAN PAKISTAN

محترمی ومکرمی علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ، امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

اخبارات کے ذریعہ اطلاع ملی کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اناللّٰہ وانا علیہ راجعون۔ ہمیں بھی دُکھ اور افسوس ہوا، اللّٰہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ تمام اہلِ خاندان کو صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت وتوفیق عطا فرمائے۔ آمین

اپنی دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھئے گا۔

والسلام

الطاف شکور، صدر پاسبان پاکستان

عثمان معظم، جنرل سیکریٹری پاسبان پاکستان

ڈاکٹر ظفر اقبال، رفیق احمد خاص خیلی، صدر پاسبان صوبہ سندھ

سید اشرف حسین: صدر پاسبان کراچی۔ اعظم منہاس، عبدالحاکم قائد، محمود تا جک

☆☆☆

From : A.B CARRIM ab@carrim.co.za

Sent: Tuesday, May 10, 2005

To : "Kaukab Okarvi" okarvikn@hotmail.com

Subject : OUR CONDOLENCES

HAZRAT,

OUR DEEPEST CONDOLENCES ON THE NEWS OF YOUR MOTHER, SHE WILL BE REMEMBERED IN ALL OUR DUAS & SPECIAL PRAYERS WILL BE HELD IN THE DARUL-ULOOM MOSQUE.....

MY ALLAH GIVE HER JANNAT AND WE WISH YOU & THE FAMILY ALL THE BEST...........

SALAAMS

EBRAHIM CARRIM & FAMILY

ZAHEED CARRIM & FAMILY

A B CARRIM & FAMILY

DARUL-ULOOM MEMBERS

E-MAIL: yahya@bom3.vsnl.net.in

☆☆

From : Sunni Noorie Masjid yahya@bom3.vsnl.net.in

Sent : Tuesday, May 10, 2005

To : "Kaukab Okarvi" okarvikn@hotmail.com

Subject : Janab Allama Kaukab Noorani Okarvi Sahab

Janab Allama Kaukab Noorani Okarvi Sahab,

Assalamu Alaikum Wa Rehmatullahi Wa Barkatuhu.

Deeply regret to hear the news of sad demise of your esteemed mother. INNA LILLAHI WA INNA ILAIHI RAJIOON. May Allah Subhanahu Wa Ta'ala do her Maghfirat & spread Noor in her Qabr and give Jannat.

Kindly accept our Shower of Condolences and extend the same to all family members. May Allah Subhanahu Wa Ta'ala give you Sabr e

Jameel.

Wassalam.

Family Members of Mohammed Farouk Suleman Darvesh

Family Members of Abdul Majid Noori

SUNNI NOORIE MASJID

DARUL ULOOM RAZA E MUSTAFA

15, HILL ROAD, OPP. DAMIAN,

NEAR MEHBOOB STUDIOS,

BANDRA(WEST), MUMBAI - 400 050. INDIA

TEL: (91-22) 2645 6670 / 2645 6664

FAX: (91-22) 2641 1100om3.vsnl.net.in

From : Gauteng Sun nazbro@sagateway.com

Sent: Thursday, May 12, 2005

To: okarvikn@hotmail.com

Subject: Att: Hazrat

Please accept our deepest condolences on mother's departure from this world. Our Duas are for her and the family.

May THE ALMIGHTY ALLAH grant her Jannat.

Salaams

Nazeer Bhidia and family

From: sheikh luqmanvi misbahulquran@hotmail.com

Sent: Wednesday, May 25, 2005

To: okarvikn@hotmail.com

Subject: RE: DEATH OF MOTHER (INNAA LILLAAHI WA INNA ILAYHI RAAJI'OON)

Dear Dr. Allamah kaukab Noorani Okarvi

Assalaamu Alaikum Wa Rahmatullaahi Wa Barakaatuh

My regrets that I was unable to respond to your previous emails because I was away from UK, but, Maulvi Hafeezud Din told me that he had replied to one of your email regarding du'aa for your mother. On three
occassions I tried to contact you but you were not in either at Madrassa or Mizaar.

We have said du'aas in congregation, khataam of Holy Qur'an and in in Ahl ul Sunnah meetings. May Allah Taa'la give you the ability to observe patience Hadhrat and may Allah Taa'la reward you for all the work until to date you have done for islam and also give your deceased mothe rthe full rewards. Aameen Summa Aameen.
Your beloved mother has now departed from this world in to another and world and we must also prepare for death.

Remember me in your du'aas,
Wassalaam,
Karamat Multani
On behalf of Shaikh Al- Luqmanvi

From: Ismail Hazarvi ihazarvi@darululoompretoria.com

Sent: Tue May 10 2005,

To: Kaukab Okarvi OkarviKN@go.com

Subject: [no subject]

Assalaamu Aleiykum

It is certainly with tremendous amount of sadness that we receive the

news of the loss of your mother. May Al Laah Almighty grant her a lofty place in Jannat-ul-Firdous and grant you the patience to bear a loss of this magnitude.

These are certainly difficult times in which we assure you of our duas. The staff and students of the Darul Uloom would recite Qur'aan and

make dua-e-magfirat for your beloved mother. A great avenue of dua for yourself has come to termination with the demise of your mother, and during these sad moments we pray that may Al Laah open for you, your brother, sisters and all family members multiple other avenues of dua.

Do exercise patience and you shall truly be the recipient of rewards from

Al Laah Almighty. Ameen.

Mufti M. A. Hazarvi

Ismail Hazarvi

Members, Staff and students of Darul Uloom Pretoria.

From : Ahmed wilsol@mweb.co.za

Sent: Fri May 13 2005,

To: Mufti Kaukab Noorani Okarvi OkarviKN@go.com

Subject: [no subject]

Respected Hazrat Mufti Maulana Kaukab Noorani Okarvi Saheb

Assalamu-Alaikum Wa Rahmatullahi Wabarakatuhu.

Please accept and convey to the family, mine and my family's heartfelt condolences on you tragig loss.

Our fervent dua to the Almighty Allah is that he grant marhooma a lofty place in Jannatul Firdaus, and He also grant you and the family the

patience and fortitude to bear such a great loss. Ameen Summa Ameen.

Wassalam,
Sa'dullah Khamker.
Pretoria.

Dearest Peerji
Assalam Elekum

it is with a heavy hand and heart felt regrets that i write to express my profound sympathies and deepest condolence to you and your family.....................I was shocked and saddened by the news of your mother passing away................ i am finding myself short of words to express myself..............my words will not be able to erase the pain, sadness, loneliness you must be feeling,.............................but praying and hoping may Allah{s.w.t} ease your sadness and give you strength to cope with this terrible blow.

i hope the great woman we knew as your mother will continue to inspire and endure in the hearts of all who were touched by her piousness lovingness and her goodness.

for truly she is and was one of the greatest and luckiest soul who not only give birth to a son like you..............for whom i have no words to praise {he is only an angel in disguise} and i can never ever thank ALLAH {S.W.T} enough for giving me his love and attention.............there is nothing else to ask for in my list in this world and hereafter but also she was a loving wife to a greatest Ashiq e Rasool of his time............................

the only regret and sadness i have is that i did not spend enough time with her ....or do any khidmat for her...........but like always my

duas love feeling and blessing are with you.............................and specially at this time of your greatest sorrow.................my heart cries for you..............

i did not have the heart to call you today.......................but Inshallah tommorrow i hope i will find enough courage...............your mother may be gone but will never ever be forgotten she will continue to rule our hearts as

a devoted and loving person..........we will continue to remember her as a woman who stood for virtue humanity and a loving heart........her angelic spirit will continue to live with us for ever, may Allah {s.w.t} place her amongst the pious of pious and the blessed one in jannat ul firdous ameem....................

with love and salaam to you

S.S.Qaadiri

Respected Allamah Saahib,

I was deeply grieved on hearing the news of the sudden loss of your beloved mother. This highly respected lady was not only an excellent mother for her children but she was also a very pious and honorable woman who deserves to be remembered as a true symbol of Purity and piousness.

Yes! Truly when I think of her I can undoubtedly say 'Paradise is under the feet of such mothers'. She was loving and caring for everyone. Not only you or your family but many people have been affected by this devastating tragedy. This must be the most difficult time of your life for you to overcome this tremendous loss. Your feelings for your mother have always been very deeply bonded and loved. The love and honor which is exhibited by

your feelings clearly display what kind of person she was and how well she has raised her children.
Her personality truly exhibits the real meaning of someone who was simply the best. Being the wife and mother of two great sons of Islaam, she has blessed everyone by her goodness which will always be treasured through the great work of her blessed husband and son. I wished and hope the mothers and daughters of our present society would learn the values of life from her.
I wish and pray to Rabb-e-Kareem with the grace of His beloved Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* to give you and your whole family the courage and strength to bear and overcome these most grieved moments of your lives. And with the grace of the beloved daughter of the Holy Prophet *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*, and all the Um-mahaatul Mu'mineen *(Radiyal Laahu Ta'aalaa 'Anhunna)* raise her status and rest her amongst the most cherished.
I realize how deeply you must be grieved because the only people whose loss gives us more pain are those whom we love the most. The greives of parents are secrets. Your mother will always be remembered as a beautiful person who shall never be replaced...
My heartiest condolences to the whole family,
S.Y.Z. Qaadiri
Humble Disciple of Hazrat Ghaus-e-A'zam
(Rahmatul-Laahi Ta'aalaa 'Alaieh)

☆☆☆

قرآنِ کریم اور احادیث میں والدین کے فضائل، حقوق اور آداب

☆ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا

(القرآن، سورہ مریم:14)

☆ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْناً وَإِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَاتُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (القرآن، سورہ عنکبوت:8)

☆ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْناً عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيْرُ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، آخری مجھی تک آنا ہے۔ (القرآن، سورہ لقمان:14)

☆ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسٰناً حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهاً وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْراً حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰهُ وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اُٹھائے پھرنا اور اُس کا دودھ چھڑانا تیں مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا۔ اور چالیس برس کا ہوا، عرض کی اے ہمارے

رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی۔ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ۔ میں تیری طرف رجوع لایا، اور میں مسلمان ہوں۔ (القرآن، سورہ الاحقاف: ۱۵)

☆ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَھُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰہَ وَیْلَکَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَاللّٰہِ حَقٌّ فَیَقُوْلُ مَاھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالاں کہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں۔ اور وہ دونوں اللّٰہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بے شک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں۔

(القرآن، سورہ الاحقاف: 17)

☆ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔ (القرآن، سورہ نمل: 19)

☆ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے حقیقی ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (القران، سورہ ابراہیم: 41)

☆ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِناً وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا، مگر تباہی۔

(القرآن، سورہ نوح: 28)

☆ اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَ عَلٰی وَالِدَتِکَ اِذْاَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسٰی یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی۔ (القرآن، سورہ المائدہ:110)

☆ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا

اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا

(القرآن، سورہ مریم:32)

☆ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاس حُسْناً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلاً مِّنْکُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ .

اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ (القرآن، سورہ البقرہ:151)

☆ وَاِذْاَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْالِلنَّاسِ حُسْناً الخ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ (القرآن۔البقرہ:83)

☆ ": وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً. معاملات میں سے یہ پہلا عہد ہے۔ یہاں ایک فعل اَحْسِنُوْتُحْسِنُوْنَ پوشیدہ ہے یعنی ماں باپ کے ساتھ احسان کرو یا کرو گے۔ رب تعالیٰ نے اپنی عبادات کے ساتھ والدین کی اطاعت کا ذکر فرمایا اس کی چند وجہیں ہیں ایک یہ کہ ماں باپ اولاد کی پیدائش اور اس کی پرورش کا سبب ہیں اور حق تعالیٰ کے فیض کا پہلا واسطہ جو نعمت بھی کسی کو ملے گی پیدائش کے بعد ہی ملے گی۔ لہذا خدا کے بعد ماں باپ کا ہی احسان ہے۔ دوسرے یہ کہ ماں باپ کا انعام خدا کے انعام سے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسے حق تعالیٰ بلاطمع بندوں کو پالتا ہے، ایسے ہی ماں باپ بغیر لالچ بچے کو پالتے ہیں اور دوسرے محسن بدلے کی امید پر احسان کرتے

ہیں۔ کفار ماں باپ جو قیامت جنت و دوزخ کے منکر ہیں، انہیں ثواب کی بھی امید نہیں، مگر بچہ پالتے ہیں۔ لڑکیوں اور بے دست و پا لڑکوں کے پالنے میں دنیوی لالچ بھی نہیں ہوتا۔ تیسرے یہ کہ حق تعالیٰ انسان کی پیدائش میں حقیقی موثر ہے اور ماں باپ ظاہری موثر۔ چوتھے یہ کہ حق تعالیٰ اپنے نافرمان بندے پر انعام کرنے سے ملول نہیں ہوتا ایسے ہی ماں باپ ناخلف اولاد کی خیر خواہی اور شفقت سے ملول نہیں ہوتے۔ پانچویں یہ کہ جس طرح مخلوق کے دو خالق نہیں ہو سکتے، اسی طرح بچے کے دو ماں یا دو باپ نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ سوتیلے ماں باپ حقیقت میں ماں باپ ہی نہیں۔ چھٹے یہ کہ ماں باپ کبھی بھی اولاد کی ترقی میں کمی نہیں کرتے اور کبھی ان پر حسد نہیں کرتے، یہ انھیں کی خصوصیت ہے۔ ساتویں یہ کہ ماں باپ کی اطاعت سارے دینوں میں ضروری ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں بلکہ ان سے محبت انسانوں کے علاوہ بے عقل حیوانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ آٹھویں یہ کہ ہمیشہ ماں باپ اولاد کے مال کو بڑھاتے ہیں اور نقصان سے بچاتے ہیں جیسے رب تعالیٰ اپنے بندے کے نیک اعمال کو بڑھاتا ہے۔ (تفسیر کبیر و عزیزی)

خیال رہے کہ رب تعالیٰ کی عبادت شاہ و گدا نبی و امتی سب پر فرض ہے یوں ہی ماں باپ کی خدمت سب پر فرض، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ وَّبَـرًّۢا بِوَالِدَتِی (مریم: ۳۲) نیز رب کی عبادت ہر وقت لازم۔ یونہی ماں باپ کی خدمت ہر وقت فرض، ان کی زندگی تندرستی میں بھی بیماری بڑھاپے میں بھی بعد موت بھی۔ رب کی عبادت ہر طرح کی ضروری، جانی بدنی مالی۔ یوں ہی ماں باپ کی خدمت ہر طرح لازم، جان و جسم، مال غرض کہ ہر شے ان پر صرف کرے۔ صرف نوکروں پر انھیں نہ چھوڑ دے، بادشاہ بھی ہو تو اپنے ہاتھ پاؤں سے ان کی خدمت کرے۔ نیز کوئی شخص دعوٰی نہیں کر سکتا کہ مَیں نے حق عبادت ادا کر دیا۔ غرض یہ کہ والدین کی خدمت کو رب کی عبادت سے بہت طرح مناسبت ہے۔

ماں باپ کی اطاعت میں چند ہدایتوں کا خیال رکھو۔ پہلی ہدایت: اگر چہ ماں اور باپ دونوں کی اطاعت لازم ہے لیکن چوں کہ ماں نے بچے کو اپنا خون پلا کر پالا ہے اور باپ نے زر

پلا کر۔اس لیے ماں کا حق الخدمت باپ سے سات گناہ زیادہ ہے۔حدیث پاک میں ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے دوسری روایت میں ہے کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ دوسری ہدایت: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر ماں باپ کی بھی اطاعت اور تعظیم کرے،اس لیے کہ یہاں والدین میں ایمان کی قید نہیں لگائی گئی۔ نیز ان کی اطاعت حقِ پرورش کی وجہ سے ہے اور یہ حق تو کافر ماں باپ میں بھی ہے۔تیسری ہدایت: ماں باپ کے ساتھ احسان تین قسم کا ہے، ایک یہ کہ اپنے قول و فعل سے ان کو ایذا نہ پہنچائے، دوسرے یہ کہ اپنے بدن و مال سے ان کی خدمت کرے، تیسرے یہ کہ جب وہ بلائیں تو فوراً حاضر ہو جائے۔ پہلی اطاعت بہر حال واجب ہے کہ ماں باپ کو ایذا دینے والا عاق اور نافرمان کہلاتا ہے۔ دوسری اطاعت جب واجب ہے کہ ماں باپ حاجت مند ہوں اور اولاد میں اس خدمت کی قدرت ہو، اگر انہیں حاجت نہیں یا اولاد میں طاقت نہیں تو اس قسم کی اطاعت واجب بھی نہیں۔ تیسری قسم کی خدمت کی یہ شرط ہے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہونے سے کوئی شرعی خرابی پیدا نہ ہو۔اگر نماز کا وقت جا رہا ہے ادھر ماں باپ بلا رہے ہیں تو ان کے پاس نہ جائے پہلے فرض نماز پڑھے۔ چوتھی ہدایت: ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کا جو حدیث میں بیان آیا ہے وہ یہ ہے:

(۱)۔ان سے دلی محبت رکھے۔(۲) بات چیت اور اُٹھنے بیٹھنے میں ان کا ادب کرے کہ راستے میں ان کے آگے نہ چلے اور ان کو نام لے کر نہ پکارے بلکہ ادب سے بلائے۔ (۳)۔جہاں تک ہو سکے اپنا مال و جان ان پر خرچ کرے۔(۴) ہر کام اور ہر بات میں ان کی رضامندی کا خیال رکھے۔(۵)۔ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت پوری کرے۔(۶)۔اور ان کی لیے دعائے مغفرت کرے۔(۷)۔ان کے لیے کبھی کبھی صدقہ و خیرات کرتا رہے۔ (۸)۔ ہر ہفتہ میں ان کی قبر کی زیارت کرے اور اگر ہو سکے تو سورۃ یٰسین پڑھ کر ان کو بخشے۔(۹)۔ ان کے دوستوں اور قرابت داروں سے محبت رکھے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ سعادت مند بچے اپنے ماں باپ کے دوستوں کو ان کے بعد ماں باپ کی جگہ سمجھتے

رہیں۔(تفسیر عزیزی) پانچویں ہدایت: اگر ماں باپ گناہ کرنے کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ چھٹی ہدایت: اگر ماں باپ کافر یا منافق بھی ہوں تب بھی ان کا حق مادری، پدرری ادا کرے اور ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آذر کی (جو سخت کافر تھا) سختی کو برداشت کیا اور اس سے نرم کلام بھی فرمایا۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ ابوعامر سخت کافر تھا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو حضور علیہ السلام نے نہ دی۔(تفسیر کبیر و عزیزی) ساتویں ہدایت: جب ماں باپ کا اللہ اور رسول سے مقابلہ ہو جائے تو اس وقت نہ ماں باپ کا لحاظ ہوگا نہ اور قرابت دار کا۔

خلاصہ یہ ہے کہ کافر ماں باپ کی بھی اطاعت ضروری ہے، مگر جب کہ ان کا حق اللہ ورسول کے حق کے مقابل ہو جائے تو اللہ ورسول کا حق مقدم ہوگا۔ **ذِی الْقُرْبٰی** اس کا والدین پر عطف ہے اور قربیٰ بمعنی قرابت ہے جیسے حسنیٰ یعنی اپنے اہلِ قرابت کے ساتھ احسان کرو چونکہ اہلِ قرابت کا رشتہ ماں باپ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور ان کا احسان بھی ماں باپ کے مقابلہ میں کم ہے اس لیے ان کا حق بھی ماں باپ کے بعد ہے۔"(تفسیر نعیمی، ص 511 تا 513۔ج اول)

☆ **وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا o وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا o**

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔

(القرآن، سورہ بنی اسرائیل: 23 تا 24)

"آیت میں اشارہ ہے کہ سبب حقیقی اللّٰہ تعالیٰ ہے تو تعظیم حقیقی کے لائق بھی صرف وہی ہے اور والدین چوں کہ سبب ظاہری ہیں اسی لیے تعظیم ظاہری کے وہی مستحق ہیں یعنی اللّٰہ تعالےٰ نے اپنی توحید کے ساتھ احسان الوالدین کا ذکر اس لیے فرمایا ہے کہ انسان کے حقیقی وجود کا سبب اللّٰہ تعالیٰ ہے لیکن انسانی تربیت والدین کے ذمہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ انسان کی صغرسنی اور ضعف کے وقت اللّٰہ تعالیٰ کی حقیقی تربیت کے مظہر والدین ہیں کہ اس میں ایجاد و ربوبیّت و رحمت و رأفت کے آثار صفات پائے جاتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ کسی کی خدمت کا محتاج نہیں اور انسان اپنی ضعف و کم زوری کی وجہ سے خدمت کا محتاج ہے۔ اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ والدین کو ان کی خدمت کا صلہ دو۔ یعنی ان کی خدمت گزاری کا حق ادا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ توحید کے بعد اہم الواجبات والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

آیت کا مقصد یہ ہے کہ والدین، ہر دونوں یا ان میں سے کسی کو جھڑکنا تو درکنار اُف تک نہ کہا جائے۔

سوال: والدین کی خدمت گزاری اور ان کی عزت و احترام کو بڑھاپے سے کیوں مقید کیا گیا ہے حالاں کہ ان کی خدمت گزاری وغیرہ ہر وقت فرض ہے خواہ جوان ہوں یا بوڑھے؟

جواب: جب انہیں خدمت گزاری کی شدید ضرورت ہو تو ان کی خدمت بجالانا فرض ہے اور چوں کہ بڑھاپے میں عموماً خدمت کی شدید ضرورت لاحق ہوتی ہے، بنابریں اسے بڑھاپے سے مقید کیا گیا ہے اگر انہیں خدمت گزاری کی شدید ضرورت نہ ہو تو پھر ان کی خدمت بجالانا مندوب ہے۔ (کذا فی الاسئلہ المقحمہ)

قاعدہ: اُفّ میں والدین کی ہر طرح کی ایذا سے روکا گیا ہے۔

مسئلہ: والدین کو نام سے نہ بلائے اس لیے کہ یہ بھی مروت کے خلاف بلکہ کھلی گستاخی ہے، ہاں اگر عام گفتگو میں ان کے اسماء بتانے کی ضرورت پڑے تو نام بتا سکتا ہے۔

مسئلہ: ان کی آواز پر اپنی آواز کو اونچا نہ کرے نہ ہی ان کے سامنے اونچا بولے بلکہ نہایت نرمی اور منکسرانہ لہجہ میں بات کرے، ہاں اگر وہ بہرے ہوں یا افہام و تفہیم صرف اونچی آواز میں ہوسکتی ہے تو بوجہ ضرورت جائز ہے

مسئلہ: کسی کے ماں باپ کو گالی نہ دے کیوں کہ وہ جوابی حملہ کر کے اس کے ماں باپ کو گالی دے گا۔

مسئلہ: ماں باپ کو غیظ و غضب سے نہ دیکھے۔

ف: قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ماں باپ کے ساتھ عجز و نیاز کا حکم فرمایا: یہ استعارہ ترشیحیہ ہے۔

ف: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ ایسے زندگی بسر کرے جیسے ایک ذلیل خطا کار غلام اپنے ترش رُو اور سخت گیر آقا کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے یعنے جیسے غلام مذکور اپنے آقا مذکور کے سامنے چاپلوسی اور خوشامد کر کے وقت بسر کرتا ہے ایسے ہی اولاد کو ماں باپ کے سامنے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

مسئلہ: ماں باپ کی طرف محبت و شفقت اور نہایت ہی مہربانی سے دیکھے۔

مسئلہ: بارادۂ تواضع اپنی ماں کے قدم چومنا جائز ہے۔

حکایت:

حضرت الاستاذ ابو اسحاق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کی داڑھی مبارک میں جو ہر و یاقوت ہیں۔ آپ نے فرمایا، تیرا خواب سچا ہے اس لیے کہ مَیں نے کل اپنی داڑھی والدہ ماجدہ کے قدموں کے تلووں کو لگائی تھی۔

مسئلہ: اپنے ماں باپ کی خدمت خود کرے کسی دوسرے کے سپرد نہ کرے۔

مسئلہ: انسان کو اپنے ماں باپ اور استاد (اور پیر و مرشد) کی خدمت سے عار نہ کرنی چاہیے۔

مسئلہ: باپ کے لیے نماز کا امام بھی نہ بنے اگر چہ اس سے وہ فقیہ تر ہے (اگر وہ حکم دیں یا ان کو مسائل سے چنداں واقفیت نہیں تو جائز ہے۔)

مسئلہ: ماں باپ کے آگے بھی نہ چلے ہاں اگر راستہ صاف کرنے کی ضرورت درپیش ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ: کسی ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جہاں اس کے ماں باپ نیچے بیٹھے ہوں جب کہ اس سے ماں باپ کی اہانت ہوتی ہو۔

مسئلہ: کسی معاملہ میں ماں باپ سے سبقت نہ کرے مثلاً کھانے پینے اور بیٹھنے اور گفتگو میں وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: اگر باپ بدمذہب ہے وہ اسے اپنی عبادت گاہ میں لے جانا چاہتا ہے تو نہ جائے۔ ہاں اگر باپ اسے کسی مذہبی چیز کو اپنے ہاں اٹھالانے کا حکم دے تو اسے بجالائے۔

مسئلہ: باپ شراب لانے کا حکم دے تو نہ لائے اگر شراب پی کر برتن (گلاس۔ بوتل وغیرہ) اٹھانے کا حکم دے تو یہ حکم ماننا جائز ہے۔

مسئلہ: ماں باپ سے عار کر کے اپنے آپ کو کسی دوسرے مشہور و معروف شخصیت کی طرف منسوب نہ کرے اس لیے کہ یہ لعنت کا موجب ہے۔

حدیث شریف: حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے آپ کو دوسری ذات میں منسوب کرنے والے پر اللہ تعالےٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کی نہ کوئی عبادت قبول ہو گی نہ نیکی۔ (عبادت سے مُراد فرائض اور نیکی سے مُراد نوافل ہیں) (کذافی الاسرار المحمد یہ)

مسئلہ: اگر ماں باپ ہر دونوں یا ان میں سے ایک کافر ہو تو ان کے لیے اسلام قبول کرنے کی دعا کیجئے۔

ف: کاشفی نے لکھا ہے کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کے لیے دعا مانگنے کے مختلف طریقے ہیں اگر وہ مسلمان ہیں تو ان کے لیے بہشت کی، اگر کافر ہیں تو ان کے لیے ایمان و اسلام کی دعا مانگے۔

حدیث شریف: حدیث شریف میں ہے جب کوئی شخص اپنے ماں باپ کے لیے دعا و استغفار کرنا چھوڑ دیتا ہے تو دنیا میں اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ تنگی پیدا فرماتا ہے۔

مسئلہ: حضرت ابن عیینہ سے سوال ہوا کہ مرنے کے بعد میت کو صدقہ پہنچتا ہے یا نہ، انہوں نے فرمایا کہ ہر صدقہ پہنچتا ہے لیکن اس کے لیے بہترین صدقہ استغفار ہے اگر اس سے کوئی اور شے نافع ترین ہوتی تو میں ماں باپ کے لیے اس کا حکم فرماتا۔

شیخ سعدی قدس سرہٗ نے فرمایا۔

سال ہا برتو بگزرد کہ گزار — نکنی سوئے تربت پدرت

تو بجائے پدر چہ کردی خیر — تاہماں چشم داری از پسرت

ترجمہ: بہت برس گزرنے پر بھی تُو کبھی اپنے ماں باپ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لیے نہیں گیا۔ بتا جب تُو نے اپنے باپ سے بھلا نہیں کیا تو پھر اپنی اولاد سے کس منھ سے بھلائی کی امید کرتا ہے۔

مسئلہ: امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اکثر علماء کی رائے ہے کہ شبہات میں بھی اطاعت والدین واجب ہے لیکن خالص حرام امر کی اطاعت ضروری نہیں اس لیے کہ ترک شبہات اتقاء ہے اور والدین کو ناراضی کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر والدین میں سے ایک، دوسرے کی فرماں برداری سے راضی نہیں تو والد کی رضا کو ترجیح دے لیکن ان امور جو تعظیم واحترام سے متعلق ہیں اس لیے کہ نسب کا انتساب والد سے ہے اور اگر ان امور کو خدمت واحترام کے لیے پہلے والد کا استقبال کرے، اگر کوئی شے خدمت اور نذرانہ کے طور پر پیش کرنی ہو تو پہلے والدہ کو پیش کرے۔ (کذا فی منبع الادب)

مسئلہ: فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ نفقہ میں والدہ کو ترجیح دے جب والد کے پاس ما بہ الکفایۃ موجود ہو۔ اس لیے کہ بچپن میں پرورش کے لیے والدہ نے بہت زیادہ دکھ اٹھایا اور بہ نسبت والد کے والدہ کو اولاد سے زیادہ شفقت ہوتی ہے اور اولاد کے لیے دکھ درد اٹھانے میں بہ نسبت والد کے والدہ سبقت رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں پیٹ میں بوجھ اٹھایا پھر اسے دودھ پلایا جب تک سمجھ دار نہ ہوا، بچے کی تربیت وخدمت اور علاج ومعالجہ اور اسے نہلانا دھلانا، صاف ستھرا رکھنا اور اس کے کپڑے وغیرہ دھونا حفاظت کرنا وغیرہ (کذافی فتح القریب)۔

جنت سرائے مادر آنست	زیر قدمات مادر آنست
روزے بکن اے خدائے مارا	چیزے کہ رضائے مادر آنست

ترجمہ: مائیں بہشت کی سرائیں ہیں، بہشت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اے اللہ! ہمیں وہ موقعہ عطا فرما جس سے ہم والدہ کو راضی کر سکیں۔

باپ کل جائیداد کا مالک ہے: مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی کہ اس سے اس کا باپ اس کا مال واسباب چھین لیتا ہے، حضور سرورِ عالم ﷺ نے اس کے باپ کو بلایا تو وہ لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے ماجرا پوچھا تو اس نے عرض کی کہ جب یہ کمزور اور مَیں قوی تھا اور مَیں دولت مند اور یہ فقیر تھا تو مَیں اسے اپنے مال واسباب سے نہیں روکتا تھا، اب مَیں ضعیف اور یہ قوی اور یہ دولت مند اور مَیں فقیر ہوں لیکن یہ مجھ سے اپنے مال کے متعلق بخیلی کرتا ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ بوڑھے کی بات سن کر رو پڑے اور فرمایا کہ تیری بات جس پتھر اور ڈھیلے نے سنی سب رو دیئے ہیں۔ اس کے بعد اس شکایت کرنے والے نوجوان کو فرمایا۔

انت وما لک لابیک (تو اور تیرا تمام مال تیرے باپ کا ہے)

حدیث شریف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ فخر الانبیاء ﷺ نے فرمایا کہ اگر مَیں اپنے بعد اپنی امت کے حالات کے تغیر کا خوف نہ کرتا تو میں تمہیں حکم

فرماتا کہ چار شخصوں کے لیے گواہی دو کہ وہ بہشتی ہیں۔

ا۔ وہ عورت جس نے اپنے شوہر کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہر بخش دیا اور اس کا شوہر بھی اس پر راضی ہوا۔

۲۔ کثیر العیال جو حلال کمائی سے اپنے کنبے کا پیٹ پالتا ہے۔

۳۔ وہ تائب جو اپنے گناہوں کی طرف ایسے نہیں لوٹتا جیسے دودھ پستان میں سے واپس نہیں لوٹ سکتا۔

۴۔ والدین کے ساتھ احسان و مروت سے پیش آنے والا۔

والدین کو نصیحت: ماں باپ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ ایسا غلط برتاؤ نہ کریں کہ جس سے اولاد نافرمانی پر مجبور ہو جائے بلکہ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جو فرماں برداری میں مدد دے سکے۔

حکایات: ایک بزرگ عارف کامل نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے بیٹے کو تیس (۳۰) سال سے کوئی کام نہیں کہا، اس خطرہ سے کہ شاید وہ میری نافرمانی کرے اور اس نحوست سے اس پر عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔'' (فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ رُوح البیان، ص119 تا125)

☆ اَنُ اشۡکُرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیۡکَ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ

یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے (القرآن، سورہ لقمان: 14)

'': ہم نے لوگوں کو ان کے ماں باپ کے حقوق کی پاس داری کا حکم فرمایا۔ اس کے بعد ماں کے حقوق کو ترجیح دی اس لیے کہ ماں کا بیٹے پر بہت بڑا احسان ہے۔

اے انسان! میرا شکر کر، اس لیے کہ مَیں نے تجھے عدم سے موجود فرمایا اور اسلام کی ہدایت بخشی اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر کہ اُنہوں نے تیری تربیت کی جب کہ تو چھوٹا تھا۔ والدین کے شکر کا معنی یہ ہے کہ ان کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ان پر شفقت و رحمت کی جائے۔

ف: شرح الحکم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو اس لیے ملایا کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی وجود بخشا تو والدین نے تربیت کر کے وجود مجازی بخشا۔ اس معنی پر اللہ

تعالیٰ کا فضل وکرم حقیقی ہوگا اور والدین ودیگر لوگوں کا احسان وکرم مجازی ہوگا۔

مسئلہ : استاد کا شکریہ والدین کے شکریہ پر فوقیت رکھتا ہے۔

مسئلہ : حضرت سفیان بن عُیینہ رحمہ اللّٰہ نے فرمایا: جو پانچ نمازیں پابندی سے پڑھتا ہے تو یقین کرلو کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کے احسانات کا شکرادا کر چکا۔ اور پانچوں نمازوں کے بعد والدین کے لیے جو دعائے مغفرت کرتا ہے اس نے اپنے والدین کے احسان کا شکریہ ادا کرلیا۔

مسئلہ : جو چاہتا ہے کہ میں اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ احسان کروں تو اسے چاہیے کہ ان کے دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں اور متعلقین پر احسان وکرم کرے۔

مسئلہ : (۱) زندگی میں جس سے ماں باپ ناراض رہے اور اسی حالت میں وہ فوت ہو گئے پھر وہ چاہتا ہے کہ وہ ان کے ساتھ احسان کنندگان اور شکر گزاروں میں شمار ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے لیے بہت زیادہ استغفار کرے اور ان کے لیے زیادہ صدقہ وخیرات بطورِ ایصال ثواب کرے تو اسے والدین کے فرماں برداروں میں لکھا جائے گا۔

(۲) جو شخص ہر جمعہ اپنے والدین کے مزارات کی زیارت کرتا ہے وہ بھی فرماں برداروں میں شمار ہوگا۔

حدیث شریف: ''من صلی لیلة الخمیس مابین المغرب والعشاء رکعتین یقرأفی رکعة فاتحة الکتاب مرة واٰیة الکرسی خمس مرات وقل ھو اللّٰہ احد خمس مرات والمعوذتین خمسا خمسا فاذا فرغ من صلاته استغفر اللّٰہ خمس عشر ة مر ة وجعل ثوابه لوالدیه فقد ادی حق والدیه علیه وان کان عاقالھما واعطاہ اللّٰہ تعالیٰ ما یعطی الصدیقین والشھداء'' کذافی الاحیاء وقوت القلوب.

(جو شخص جمعرات کی شب کو مغرب وعشاء کے درمیان دو رکعتیں پڑھے اور فاتحہ کے بعد پانچ بار آیۃ الکرسی، پانچ بار سورۂ اخلاص اور پانچ پانچ بار معوّذتین (سورۃ فلق وسورۃ ناس) پڑھے اور ان کا ثواب ماں باپ کی رُوح کو بخشے تو اس نے اپنے ماں باپ کا حق ادا کرلیا اگرچہ وہ دنیا میں ان کا

نافرمان رہا۔اللہ تعالیٰ اسے اس دوگانہ کے صدقے صدیقین وشہداء کا ثواب عطا فرمائے گا)

وَاِنْ جَاهَدٰكَ. المجاهد : بمعنے اللہ کے دشمن سے بچنے کے لیے اپنی تمام طاقت صرف کرنا اب معنیٰ یہ ہوا کہ ہم نے انسان سے فرمایا کہ اگر تیرے ماں باپ تیرے لیے جدوجہد کر کے تجھے اکسائیں۔**عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ** : کہ تم عبادت میں میرے ساتھ انہیں شریک ٹھہراؤ جن کا تمہیں علم نہیں۔**فَلَا تُطِعْهُمَا** تو تم شرک کرنے میں ان کی اطاعت مت کرنا یعنی اگرچہ والدین کی خدمت ایک عظیم امر ہے لیکن اولاد کو جائز نہیں کہ شرک کرے یا کسی اور گناہ میں ان کی اطاعت کرے۔

چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ
قطع رحم بہتر ازمودت قربیٰ

ترجمہ: جب رشتہ دار میں دیانت وتقویٰ نہ ہو تو ایسے رشتہ سے محبت کرنے کے بعد قطع رحمی ضروری ہے۔

مسئلہ :انسان پر والدین کا نان نفقہ اور لباس واجب ہے اگرچہ وہ کافر ہوں۔اسی طرح ان کے ساتھ احسان ومروّت،ان کی خدمت اوران کی زیارت ضروری ہے بشرطیکہ وہ کفرومعصیت پر مجبور نہ کریں۔اگر کسی کو والدین کفر کے ارتکاب پر مجبور کریں تو ایسے والدین کی زیارت اور ملاقات ضروری نہیں۔

اگر کسی کے والدین کافر ہوں اور وہ اسے کفر کی عبادت گاہ میں جانے کا حکم دیں تو ان کا ایسا حکم ہرگز نہ ماننا چاہیے اس لیے کہ کفر کی اعانت میں خدمت کرنا بھی گناہ ہے ہاں عبادت گاہِ کفر سے گھر کی طرف لانا جائز ہے۔

مسئلہ :توحید کے بعد اہم الواجبات سے والدین کی خدمت گزاری ہے۔

حکایت وروایت: مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ !(ﷺ) میری والدہ بوڑھی ہوگئی یہاں تک کہ مَیں اسے کھلاتا پلاتا ہوں،اور وہ چل

پھر بھی نہیں سکتی اس لیے اسے اٹھاتا بٹھاتا ہوں۔ کیا اس طرح سے مَیں نے اپنی والدہ حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ صرف ایک سو میں سے ایک حق بھی ادا ہو تو تیری سعادت، عرض کی: اس کی کیا وجہ؟ آپ نے فرمایا: تیری والدہ نے تیری خدمت اس لیے کی کہ تیری عمر دراز ہو اور تو اس کی اس لیے خدمت کرتا ہے کہ وہ کب مرے گی؟ لیکن چوں کہ تُو نے اس کی خدمت کی ہے اس لیے اللّٰہ تعالیٰ تمہیں اس کا ثواب عطا فرمائے گا۔

حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ نے فرمایا:

جوانی سراز راے مادر بتافت	دل دردمندش بآذر بتافت
چو بے چارہ شد پیشش آورد مہد	کہ اے ست مہروفراموش عہد
نہ گریان ودر ماندہ بودے وخرد	کہ شب ہاز دست تو خوابم نبرد
نہ در مہد نیروے حالت نبود	مگس راندن از خود مجالت نبود
توانی کہ ازیک مگس رنجہ ای	کہ امروز سالا سرپنجہ ای
بحالی شوی باز درقعر گور	کہ نتوانی از خویشتن دفع مور
دگر دیدہ چوں برفروزد چراغ	چوکرم لحد خورد پیہ دماغ
چو پوشیدہ چشمے نہ بینی کہ راہ	نداندہمی وقت رفتن ز چاہ
تو گر شکر کردی کہ بادیدہ ای	وگرنہ توھم چشم پوشیدہ ای

(بوستان)

ترجمہ: (۱) ایک نوجوان نے ماں سے مونھ موڑا تو ماں کا دردمند دل آگ سے جل گیا۔

(۲) بے چاری سے اور تو کچھ نہ ہوسکا گھوارہ لائی اور کہا کہ بے رحم اور عہد فراموش

(۳) تو روتا رہتا، عاجز اور چھوٹا تھا، تیری وجہ سے میں نے کئی راتوں کی نیند حرام کر دی تھی۔

(۴) گھوارے میں تجھے اپنے حال درست کرنے کی طاقت نہ تھی بلکہ تُو اپنے سے مکھیاں بھی نہ ہٹا سکتا تھا۔

(۵)۔تُو وہی تو ہے کہ ایک مکھی سے چیخ پڑتا تھا لیکن اب تو بڑی طاقت کا مالک ہے۔

(٦)۔ابھی وقت آنے والا ہے کہ تُو قبر کے گڑھے میں جائے گا اس وقت بھی تجھے چیونٹی ہٹانے کی طاقت نہ ہوگی۔

(۷)۔پھر تیری آنکھیں کہاں سے چمکیں گی جب تیرے دماغ کی چربی کیڑے کھا جائیں گے۔

(۸)۔تو اندھے کی طرح راستہ نہیں دیکھ رہا جب کہ وہ کنویں میں گر پڑے تو اسے کہیں سے راستہ نہیں دکھائی دیتا۔

(۹)اگر تُو شکر بجالائے گا تو سمجھ کہ تُو آنکھ والا ہے ورنہ تُو بھی اندھا ہی ہے۔

ماں کے گستاخ کی سزا

حضرت عطا بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بعض لوگ سفر کو گئے۔جنگل میں ایک جھونپڑے میں قیام کیا۔رات کو جھونپڑے میں گدھے کی ڈِھچوں ڈھچوں کی آواز سنتے رہے۔یہاں تک کہ صبح ہوئی۔انہوں نے جھونپڑے والی بی بی سے پوچھا کہ تمہارے ہاں گدھا تو ہے نہیں لیکن ہم ساری رات ڈھچوں ڈھچوں کی آواز سنتے رہے۔اس کی وجہ کیا ہے؟ بڑھیا نے کہا: یہ میرا لڑکا ڈھچوں ڈھچوں کرتا ہے۔اس لیے کہ ایک دن اس نے مجھے گدھا کہا۔میں نے اللہ تعالیٰ سے بددُعا کی کہ اسے گدھا بنا دیا جائے۔پھر جب سے وہ مرا ہے اس وقت سے اس کی قبر سے ہر رات ایسے ہی گدھے کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور صبح تک ایسے ہی آواز آتی رہتی ہے۔“

(تفسیر فیوض الرحمٰن، اردو ترجمہ روح البیان۔ص283 تا 289)

☆ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا

اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا زبردست و نافرمان نہ تھا

(القرآن، سورہ مریم:14)

☆ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَاتُطِعْهُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتا دوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔ (القرآن، سورہ عنکبوت:8)

☆ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، آخری مجھی تک آنا ہے۔ (القرآن، سورہ لقمان:14)

☆ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ کُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اُسے اُٹھائے پھرنا اور اُس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہونچا۔ اور چالیس برس کا ہوا، عرض کی اے ہمارے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی۔ اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ۔ میں تیری طرف رجوع لایا، اور میں مسلمان ہوں۔ (القرآن، سورہ الاحقاف:۱۵)

☆ وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّکُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَکَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا کیا مجھے وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالاں کہ مجھ سے پہلے سنگتیں گزر چکیں۔ اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں

تیری خرابی ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں ۔

(القرآن، سورہ الاحقاف:17)

☆ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے قرب خاص کے سزاوار ہیں۔ (القرآن، سورہ نمل:19)

☆ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔ (القران، سورہ ابراہیم:41)

☆ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِناً وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا، مگر تباہی۔

(القرآن، سورہ نوح:28)

☆ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ اِذْ اَیَّدْتُّکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

جب اللہ فرمائے گا اے مریم کے بیٹے عیسٰی یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تیری مدد کی۔ (القرآن، سورہ المائدہ:110)

☆ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا

اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا

(القرآن، سورہ مریم:32)

احادیث مبارکہ

1- وعن ابی هريرة ، قال : قال رسولُ الله ﷺ : رَغِمَ أنفه ، رغم أنفه ، رغم أنفُه. قيل : من يارسول الله ؟ قال : من أدركَ والديه عندَ الكبرِ ، أحدهما أو كلاهما ، ثم لم يدخل الجنة. رواه مسلم (مسلم:6510۔ بیہقی :7884۔ مشکاۃ المصابیح :4912۔ کنز العمال:45470)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، عرض کیا گیا یارسول اللہ (ﷺ) کس کی، فرمایا ''جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو۔''

2- وعن عبدالله بن عمرٍو ، قال : قال رسول الله ﷺ : من الكبائرِ شتمُ الرجلِ والديه . قالوا : يارسول الله ! وهل يشتمُ الرجلُ والديه ؟ قال : نعم ، يسبُّ أبا الرجل ، فيسبُّ أباه ، ويسبُّ أُمَّه ، فيسبُّ أُمَّه . متفق عليه

(بخاری:5973۔ ترمذی:1902۔ مشکاۃ المصابیح:4916۔ کنز العمال:45515)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ مرد کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ''کیا مرد اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے فرمایا: ہاں! کہ وہ کسی کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے باپ کو گالی اور یہ کسی ماں کو گالی دے تو وہ اِس کی ماں کو گالی ہوئی۔

3- وعن ابن عُمر ، قال : قال رسول الله ﷺ : إِنَّ من أبرِّ البرِّ صِلَةَ الرجلِ أهلَ وُدِّ أبيهِ بعد أن يُولّي .

(مسلم:6513۔ ترمذی:1903۔ ابوداود :5143۔ مشکاۃ المصابیح:4917۔ کنز العمال:45454)

بے شک نیکیوں میں بہترین نیکی یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کے

دوستوں سے نیک سلوک کرے۔

4- وعن عبداللّٰہ بن عمرو، قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : "رضی الربَّ فیی رضی الوالدِ، وسخطُ الربَّ فیی سخط الوالد"

(رواہ الترمذی:1899۔مشکاۃ المصابیح:4927)

رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔

5- وعن أبیی الدرداء، أنَّ رجلاً أتاهُ ، فقال :إنَّ لی اُمرأةَ وإِنَّ أمی تأمرنی بطلا قھا فقال له أبوالدرداء : سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول : "الوالد أوسط أبواب الجنة، فإن شئتَ فحافظ علی الباب أوضیِّعُ". (وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ : إنَّ أُمِّی ، ورُبَّمَا قَال : أبِی. وھٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ)

(الترمذی:1900۔ابن ماجہ:3663 ۔بیہقی:7847۔مشکاۃ المصابیح:4928)

حضرت ابوالدرداء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اِن کے پاس ایک شخص آیا بولا: میری بیوی ہے جب کہ میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے تو اس شخص سے ابوالدرداء نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللّٰہ (ﷺ) کو فرماتے سنا کہ والدین جنّت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہیں تو اگر تم چاہو تو دروازہ سنبھال لو یا اسے گرادو۔

6- وعن بَھز بن حکیم، عن أبیه، عن جدّہ، قال : قلت : یارسول اللّٰہ !من أبرُّ ؟ قال : أمَّکَ قُلت : ثَمَّ من؟ قالَ : أمک قلتُ : ثم من ؟ قال : أمَّک قلت : ثم من ؟ قال : أباک، ثم الأقربَ فالأ قرب.

(بخاری:5971۔مسلم:6500۔ابن ماجہ:3658۔الترمذی:1897۔ابوداؤد 5139۔مشکاۃ المصابیح:4929)

حضرت بھز بن حکیم رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں مَیں نے پوچھا "یارسول اللّٰہ ﷺ! بھلائی کا زیادہ حق دار کون ہے۔فرمایا: تیری ماں! مَیں نے پھر پوچھا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔مَیں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔مَیں نے کہا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ پھر جو قریبی ہو اور پھر جو اس سے قریب ہو۔

7- وعن عبدِ الله بن عمرٍو، قال : قال رسول الله ﷺ: لايدخلُ الجنَّة مَنَّانٌ ، ولا عاقٌ ، ولا مدمنُ خمرٍ۔ (النسائی:5675۔الدارمی:2094. بیہقی:7873۔مشکاۃ المصابیح:4933)

عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا''احسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

8- وعن ابن عمر، أن رجلاً أتى النبيَّ ﷺ ، فقال : يارسول الله ! إفنيى أذنبتُ ذنباً عظيماً ، فهل لي من توبةٍ ؟ قال : هل لک من أمٍّ؟ قال: لا قال : وهل لک من خالةٍ؟ قال: نعم. قال : فبرَّها. (الترمذی:1904۔مشکاۃ المصابیح:4935۔بیہقی:7864)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک مرد نبی کریم (ﷺ) کے پاس حاضر ہوا اورعرض کی کہ مَیں نے بہت بڑا گناہ کرلیا ہے کیا میری توبہ قبول ہے۔فرمایا''کیا تیری والدہ ہے'' عرض کیا''نہیں''فرمایا:''کیا تیری خالہ ہے''عرض کی''جی ہاں!''فرمایا''توان کے ساتھ اچھا سلوک کر۔

9- وعن معاويةَ بن جاهِمة، أنَّ جاهمةَ جاءَ إلى النبيَّ ﷺ ، فقال : يا رسول الله !أردتُ أن أغزوَ وقدجئتُ أستشيرُكَ ، فقال: هلُ لکَ مَن أُمّ؟ قال: نعم. قال: فالزمُها، فإنَّ الجنَّةَ عندَ رجلِها.(رجليها). (احمد.النسائی:3106.البیہقی فی شعب الإیمان:7833۔مشکاۃ المصابیح:4939۔ابن ماجہ:2781)

حضرت معاویہ بن جاھمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جاھمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے عرض کی یارسول اللہ مَیں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے حاضر ہوا ہوں۔فرمایا: کیا تیری ماں ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: اسے لازم کرلو کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے۔

10- وعن ابنِ عمَر، قال : كانتُ تحتى امرأةٌ أُحبها، وكانَ عمرُ يكرهُما، فقال لى: طلِّقها، فأبيتُ، فأتى عمرُ رسول الله ﷺ، فذكرَ ذلكَ له، فقال لى رسولُ الله ﷺ طلِّقها. (الترمذی:1189۔ابوداود:5138۔مشکاۃ المصابیح: 4940 بیہقی:7849)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پاس ایک بیوی تھی جو مجھے محبوب تھی جب کہ حضرت عمر اسے ناپسند کرتے تھے۔انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیوی کو طلاق دے دے میں نے انکار کیا تو حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوکر یہ واقعہ عرض کیا تو رسول اللہ نے مجھے بیوی کو طلاق دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔

11- وعن أبيى أُمامةَ، أنَّ رجلاً قال: يارسولَ الله !ماحقُّ الوالدّين على ولدِهما؟ قال :هُما جنَّتُكَ ونارُكَ. (ابن ماجہ:3662 ۔مشکاۃ المصابیح:4941)

ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یارسول اللہ !والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے فرمایا: وہ دونوں تیری جنت ودوزخ ہیں۔

12- وعن أنسٍ، قال : قال رسول الله ﷺ : إنَّ العبدَ ليموتُ والداهُ أو أحدُهما وإنَّه لهما لعاقٌّ، فلا يزالُ يدعو لهُما ويستغفرُ لهُما حتى يكتبه اللّهُ بارّاً (مشکاۃ المصابیح:4942۔بیہقی:7902)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کوئی بندہ جس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے اور وہ ان کا نافرمان ہو پھر وہ ان کے لیے دعا کرتا رہے بخشش مانگتا رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ اسے نیک لکھ دیتا ہے۔

☆ عن محمد بن سيرين قال: قال رسول الله ﷺ: إن الرجل ليموت والداه وهو عاق لهمافيدعو لهما من بعد مماتهما فيكتبه الله من البارين. (بيهقى : 7901)

13- عن ابن عبَّاسِ، قال : قال رسولُ الله ﷺ :مَن أصبحَ مُطيعاً للّهِ فى

والدَيهِ أصبحَ له بابانِ مفتوحانِ مَن الجنَّةِ، وإن كانَ واحداً فواحداً، وَمن أمسى عاصياً للّٰه فيي والدَيه أصبحَ له بابانِ مفتوحان من النَّارِ، وَإِن كانَ واحداً فواحداً قال رجلٌ : وإِن ظلماهُ؟ قال : وإِن ظلماهُ، وإِن ظلماهُ ، وإِن ظلماهُ.

(کنز العمال:45474۔مشکاۃ المصابیح:4943۔بیہقی:7916۔مسند الفردوس:5942)

حضرت ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللّٰہ ﷺ نے جو اللّٰہ کے لیے اپنے والدین کے بارے میں فرماں بردار ہو تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اگر ان میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ۔اور جو اپنے والدین کے متعلق اللّٰہ تعالیٰ کا نافرمان ہو اس کے لیے آگ کے دروازے کھل جاتے ہیں اگر ایک ہو تو ایک دروازہ،ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ وہ ظلم کریں فرمایا: اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ وہ اس پر ظلم کریں۔

14- أنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال : ما من ولَدٍ بارَّ ينظر إلى والدَيه نظرةَ رحمةٍ إلا كتبَ اللّٰهُ له بكلِّ نظرةٍ حجَّةً مبرورةً قالوا: وإِن نظرَ كلَّ يومٍ مائةَ مرَّةٍ؟ قال : نعمْ ، اللّٰهُ أكبرُ وأطيبُ. (مشکاۃ المصابیح:4944۔بیہقی:7856۔کنز العمال:45488)

فرمایا رسول اللّٰہ ﷺ نے جو لڑکا اپنے والدین کو ایک بار نظرِ رحمت سے دیکھے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے اس نظر کے عوض ایک مقبول حج لکھتا ہے،عرض کیا گیا اگرچہ ہر دن سو بار دیکھے، فرمایا: ہاں اللّٰہ بہت بڑا اور پاک ہے۔

15- عن أبى بكرةَ (رضى اللّٰه عنه) ، قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : كلُّ الذنوبِ يغفرُ اللّٰهُ مِنها ماشاءَ إِلاَّ عقوقَ الولدَين فإِنَّهُ يُعجِّلُ لصاحبِه فى الحياةِ قبلَ المماتِ. (مشکاۃ المصابیح:4945۔بیہقی:7890۔کنز العمال:45537)

حضرت ابو بکرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا۔فرمایا رسول اللّٰہ ﷺ نے تمام گناہوں میں سے اللّٰہ تعالیٰ جو چاہے گا بخش دے گا سوائے والدین کی نافرمانی کے کیوں کہ اللّٰہ

تعالیٰ اس شخص کو موت سے پہلے زندگی ہی میں سزا دینے میں جلدی فرماتا ہے۔

16- الجنة تحت أقدامِ الاُمّهات. (کنز العمال:45431۔مسند الفردوس:2611)

جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

17 لو كان جريجٌ الراهبُ فقيهًا عالمًا لعلم أن إجابته دعاء أُمّه أولى من عبادةِ ربه. (کنز العمال:45433۔بیہقی:7880)

اگر جریج راہب سمجھ دار عالم ہوتا تو اسے یہ بات معلوم ہوتی کہ ماں کے بلاوے کا جواب ربّ کی (نفل) عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

18- مَن قبّل بين عيني أمّه كان له سترًا من النار.

(کنز العمال:45434۔بیہقی:7861۔مسند الفردوس:5650۔فیض القدیر:8906)

جس نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا تو یہ اس کے لیے دوزخ سے آڑ ہے۔

19- الزم رجلها ، فإن الجنة تحت أقدامها. يعني الوالدة. (کنز العمال: 45435)

ماں کے قدموں کو لازم کرے، کیوں کہ جنّت اس کے قدموں تلے ہے۔

20- الزم رجلها فثَمَّ الجنةُ. (کنز العمال:45436)

تو ماں کے قدموں سے چمٹا رہ کہ وہاں جنّت ہے۔

21- الأبُ والأمُ ! آمرُک بالوالدين خيرًا. (کنز العمال:45437)

ماں اور باپ! مَیں تجھے والدین سے بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

22- أوصى الرجل بأمِه ! أوصى الرجل بأمه أوصى الرجل بأمه ! أوصى الرجل بأبيه ! أوصى الرجل بمولاء الذى يليه وإن كان عليه منه ادنىٰ يؤديه .

(کنز العمال:45438۔بیہقی:7841۔مسند الفردوس:1750)

فرمایا: مَیں مرد کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، میں مرد کو اس کی ماں

کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، مَیں مرد کو اس کی ماں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، مَیں مرد کو ان کے باپ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، جو ان کے قریبی ہیں۔ اگرچہ اس پر بہت کم لازم ہو، ادا کرے۔

23- إن اللّٰه تعالی يُوصيكم بأُمهاتِكم. ثلاثًا ، إن اللّٰه تعالی يوصيكم بآبائِكم. مرتين ، إن اللّٰه تعالی يوصيكم بالأقرب فالأقرب. (ابن ماجہ:3661۔ بیہقی 7845۔ کنز العمال:45439)

تحقیق اللّٰہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں تاکید فرماتا ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا۔ بے شک اللّٰہ تعالیٰ تمہارے باپوں کے بارے میں تمہیں تاکید فرماتا ہے۔ یہ دو مرتبہ فرمایا، پھر اللّٰہ تمہیں تاکید فرماتا ہے اُن کے بارے میں جو قریب ہوں، پھر ان کے بعد جو قریب ہوں۔

24- أتاني جبريلُ فقال : يا محمد ﷺ ! مَن أدرك أحدَ والديه فمات فدخل النار فأبعده الله قُل : آمين ، فقلتُ : آمين ، قال : يا محمد ﷺ ! مَن أدرك شهر رمضان فمات فلم يغفر له فأدخل النار فأبعد الله قل : آمين ، فقلت: آمين ، قال : مَن ذُكرت عنده فلم يُصلِّ عليك فمات فدخل النار فأبعده الله قل : آمين ، فقلت : آمين. (کنز العمال:45440)

فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبریل میرے پاس آئے اور فرمایا کہ: یارسول اللّٰہ ﷺ جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے پھر وہ ان کو راضی نہ کرے اور مرجائے تو جہنم میں داخل ہو، پس اللّٰہ تعالیٰ اسے دور کردے گا۔ فرمایئے آمین! مَیں نے کہا امین! کہا: یارسول اللّٰہ ﷺ جو ماہِ رمضان کو پائے اور بغیر مغفرت کے مرجائے تو اللّٰہ تعالیٰ اسے دور کردے۔ فرمایئے، امین! مَیں نے کہا: آمین! کہا جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا پھر مرا تو داخلِ جہنم ہوا، تو اللّٰہ اسے دَور کردے، فرمایئے آمین! مَیں نے کہا۔ آمین۔

25- أما علمت أنک ومالک من کسب أبیک. (کنز العمال:45442)

کیا تو جانتا ہے کہ تو اور تیرا مال تیرے والد کی کمائی ہے۔

26- أنت ومالُک لوالدِک إن أولادکم من أطیبِ کسبِکم فکلوا مما کسبَ أولادکم. (کنز العمال:45443)

تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے بے شک تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ۔

27- هما جنتُکَ ونارکَ. یعني الوالدین. (کنز العمال:45445)

وہ والدین تیری جنّت و دوزخ ہیں۔

28- إن من أکبر الکبائر أن یَلعنَ الرجلُ والدیه، یلعنُ أبا الرجل فیلعنُ أباهُ، ویلعنُ أمهُ فیلعنُ أمهُ. (کنز العمال:45448۔ابوداود:5141)

کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ ہے کہ مرد اپنے والدین پر لعنت کرے وہ کسی کے والد کو لعنت کرتا ہے تو وہ اس کے والد کو لعنت کرتا ہے اور وہ کسی کی ماں کو لعنت کرتا ہے تو وہ اس کی ماں کو لعنت کرتا ہے۔

29- اثنتان یعجِّلهما اللّٰه فی الدنیا : البغیُ وعقوقُ الوالدین. (کنز العمال: 45450)

دو کام ایسے ہیں جس کی سزا اللّٰہ تعالیٰ دنیا ہی میں جلد دے دیتا ہے۔ بغاوت اور والدین کی نافرمانی۔

30- احفظ وُدَّ أبیک، لا تقطعهُ فیُطفیء اللّٰه نورک. (کنز العمال:45452)

☆ عن ابی ملیکة أن النبی ﷺ قال ودّک ودّأبیک لا یقطع ودأبیک فیطفیء بذلک نورک. (بیهقی :7898)

ابوملیکہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے ماں باپ کے دوستوں اور اپنے دوستوں سے قطع تعلق نہ کر کہ اس سبب سے کہیں تیرا نور بجھ نہ جائے۔

31- إذا نظرَ الوالدُ إلى ولدِه نظرةً كان للولدِ عدلُ عتقِ نسمةٍ. (کنزالعمال: 45453)

جب والد اپنے بچے پر ایک نظرِ رحمت کرتا ہے تو اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

32- مَن أحبَّ أن يَصلَ أباه فی قبره فليصل إخوان أبيه من بعده. (کنزالعمال: 45456)

جسے پسند ہو کہ وہ اپنے ماں باپ سے قبر میں صلہ رحمی کرے تو وہ شخص ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے۔

33- بابان يعجّلانِ عقوبتهما : البغيُ والعقوقُ. (کنزالعمال:45458)

دو دروازے جو سزا میں جلدی کرنے والے ہیں۔ بغاوت اور والدین کی نافرمانی ہے۔

34. ابوهريرة : البار لايموت ميتة السوء. (مسندالفردوس :2207)

نیک شخص (والدین کی فرماں برداری کرنے والا) بری موت نہیں مرتا۔

35. عن يحيٰى بن أبی كثير قال : لما قدم أبوموسى وأبوعامر على رسول الله ﷺ فبايعوه وأسلموا. قال : ما فعلت امرأة منكم تدعى كذا وكذا قالو تركناها فی أهلها قال : فإنه قد غفرلها. قالوا بم يارسول الله؟قال : برها والدتها: قال كانت لها أم عجوز كبيرة فجاء هم النذير أن العدو يريد أن يغيرواعليكم الليلة فارتحلوا ليلحقوا بعظيم قومهم ولم يكن معهاما تحتمل عليه فعمدت إلى أمها فجعلت تحملها على ظهر ها فإذا أعيت وضعتها ثم الصقت بطنها ببطن أمها وجعلت رجليها تحت رجل أمها من الرمضاء حتى نجت. هذا مرسل. (بیہقی:7924)

یحیٰ بن ابو کثیر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ اور ابو عامر نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بیعتِ اسلام کی۔ فرمایا: تمہاری عورتوں نے کیا کیا کہ وہ اس اس

طرح بلاتی ہیں۔عرض کی ہم ان کو ان کے اہل میں چھوڑ کر آئے ہیں۔فرمایا: ان کی بخشش ہوگئی عرض کی: وہ کیسے یارسول اللہ (ﷺ) فرمایا: اس نے اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کی ہے۔فرمایا: اس کی ایک بوڑھی ماں تھی ایک دفعہ ایک ڈرانے والے نے کہا کہ دشمن رات کو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے لہٰذا تم یہاں سے جاؤ اور بڑی قوم کے ساتھ مل جاؤ۔ان کے پاس کوئی سواری نہ تھی کہ جس پر وہ سفر کرتے تو اس نے اپنی ماں کو پیٹھ پر اٹھایا جب تھکتی تو رکھ دیتی پھر اپنے پیٹ کو ماں کے پیٹ سے ملا دیتی اور اپنے پاؤں ماں کے قدموں تلے گرمی سے بچانے کے لیے رکھ دیتی یہاں تک کہ وہ بچ گئی۔

36- عن الأشجعي قال : طلبت أم مسعرليلة من مسعر ماء . قال فقام فجاء بالكوز فصادفها وقد نامت فقام على رجليه بيده الكوز إلى أن أصبحت فسقاها. (بيهقي :7922)

حضرت اشجعی روایت کرتے ہیں کہ ام مسعر نے ایک بار مسعر سے پانی مانگا جب وہ پانی لے کر آئے تو والدہ سو چکی تھیں تو وہ پیالا لے کر کھڑے رہے یہاں تک صبح ہوگئی اور ان کی ماں نے جاگ کر پانی پیا۔

37- إن الله تعالىٰ يزيد في عمر الرجلِ ببره والديه. (کنز العمال:45459)

اللہ تعالیٰ والدین سے بھلائی کرنے کے سبب مرد کی عمر دراز فرماتا ہے۔

38- برُّ الوالدين يجزىءُ من الجهادِ. (کنز العمال: 45466۔مسند الفردوس:2091)

والدین کے ساتھ حسنِ سلوک جہاد سے بڑھ کر نیکی ہے۔

39- برُّ الوالدين يزيد في العمرِ ، والكذبَ ينقصُ الرزق ، والدعاءُ يرد القضاء ، ولله عزّ وجلّ في خلقه قضاء ان نافذ ، وقضاء محدث ، وللأنبياء على العلماء فضلُ درجتين ، وللعلماء على الشهداء فضلُ درجةٍ. (کنز العمال:45467)

والدین سے حسنِ سلوک عمر میں اضافہ کرتا ہے، جھوٹ رزق میں کمی لاتا ہے، دعا تقدیر کو لوٹاتی ہے،

مخلوق میں اللّٰہ کی طرف سے دو قضا ہیں ایک جو ہو چکی اور ایک جو ہونے والی ہے۔ انبیاء علماء سے دو درجے افضل ہیں اور علماء شہداء سے ایک درجہ افضل ہیں۔

40- طاعةُ اللّٰه طاعة الولدِ ، ومعصية اللّٰه معصية الوالدِ.

(کنز العمال: 45471. مسند الفردوس: 3947)

والد کی اطاعت اللّٰہ کی فرماں برداری ہے اور والد کی نافرمانی اللّٰہ کی نافرمانی ہے۔

41- العبدُ المطيعُ لوالديه ولربِّه في أعلى عليينَ. (کنز العمال: 45472)

اپنے رب اور اپنے والدین کا فرماں بردار شخص اعلیٰ علیین میں رہے گا۔

42- مَن برَّ والديه طوبى له ، زاد اللّٰه في عمره.

(کنز العمال: 45475 مسند الفردوس: 5660۔ بیہقی: 7854)

جس نے والدین کے ساتھ نیکی کی اس کے لیے اچھائی ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دیتا ہے۔

43. عن أنس بن مالك قال : قال رسول اللّٰه ﷺ من أحب أن يمد اللّٰه في عمره ويزيد في رزقه فليبر والديه وليصل رحمه. (بیہقی: 7855۔ کنز العمال 45513)

جسے یہ پسند ہو کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کی عمر دراز اور رزق میں وسعت عطا فرمائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرے۔

44- الوالدُ أوسط أبواب الجنة. (کنز العمال: 45481)

والد جنت کے دروازوں کا درمیان ہے۔

45- إنما سماهم اللّٰه تعالى الأبرارَ ، لأنهم برّوا الآباء والأمهات والأبناء ، كما أن لوالديك عليك حقًا كذلك لولدك. (کنز العمال: 45484)

اللّٰہ تعالیٰ نے ان کا نام ''ابرار'' رکھا کیوں کہ انہوں نے اپنے والدین اور اولاد سے اچھا سلوک کیا جس طرح تیرے والدین کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا تجھ پر حق ہے۔

46- تُعرضُ الأعمال يوم الاثنين والخميس على اللّٰه ، وتعرض على

الأنبياء وعلى الأباءِ والأمهات يوم الجمعة ، فيفرحون بحسناتهم ، وتزدادُ وجوههم بياضًا وإشراقًا ، فاتقوا الله ولا تؤذوا موتاكم. (کنز العمال:45485)

اعمال پیر اور جمعرات کے دن اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں انبیاء و والدین پر جمعہ کو، تو وہ نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے خوشی سے چمک اُٹھتے ہیں، پس تم اللّٰہ سے ڈرو اور اپنے مُردوں کو تکلیف نہ دو۔

47- لیس الجهادُ أن يضرب الرجلُ بسيفه في سبيل الله ، إنما الجهاد من عال والديه وعال وُلده فهو في جهاد ، ومَن عال نفسه فكفاها عن الناس فهو في جهاد. (کنز العمال:45486)

جہاد صرف یہی نہیں کہ آدمی اللّٰہ کی راہ میں تلوار چلائے بلکہ اپنے والدین اور اولاد کے لیے کمانے والا بھی جہاد میں ہے۔تُو جو اپنی ذات کے لیے کمائے اور اپنی ذات کو لوگوں سے مانگنے سے روکے تو وہ بھی جہاد میں ہے۔

48- مَن أرضى والديه فقد أرضى الله ، ومَن أسخط والديه فقد أسخط الله. (کنز العمال:45489)

جس نے اپنے والدین کو راضی کیا بے شک اس نے اللّٰہ کو راضی کیا اور جس نے اپنے والدین کو ناراض کیا بلاشبہ اس نے اللّٰہ کو ناراض کیا۔

49- إن دعاكَ أبواكَ وأنت في الصلاة فأجب أُمَّك ولا تجب أباك.
(کنز العمال:45491۔مسند الفردوس:7883)

جب تیرے ماں باپ تجھے (نفل) نماز کی حالت میں بلائیں تو اپنی ماں کی پکار کا جواب دے اور باپ کی پکار کا جواب نہ دے۔

50. لو أدركت والدي أو أحدهما وأنا في صلاة العشاء وقد قرأت فيها بفاتحة الكتاب تنادي يا محمد لأجبتها لبيك. (بیہقی:7881)

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کہ: اگر مَیں والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پاتا اور مَیں عشاء کی نماز شروع کر چکا ہوتا اور مَیں سورۃ فاتحہ پڑھتا کہ میری ماں مجھے بلاتی یا محمد (ﷺ) تو مَیں ان کی پکار پر لبیک کہتا۔

51- إنه كان فيما قبلكم من الأمم رجلٌ متعبدٌ ، صاحب صومعة يقالُ له جُريجٌ وكانت له أُمٌّ فكانت تأتيه فتناديه ويشرف عليها فيكلمها ، فأتته يومًا وهو فى صلاته مقبلٌ عليها ، فنادته فجعلت تناديه رافعةً رأسها إليه واضعةً يدها على جبهتها : أى جُريج ! أى جريج. ثلاث مرات ، كلُّ ذلك يقول جريج : أى ربِّ! أُمِّى أو صلاتى ، فغضبت فقالت : اللهم لا يموتنَّ جريجٌ حتى ينظرَ فى وجوه المومساتِ ، وبلغت بنتُ ملك القرية فحملت ، فولدت غلامًا ، فقالوا لها : مَن فعل هذا بك من صاحبك ؟ قالت : هو صاحبُ الصومعة جريجٌ ، فما شعر حتى سمع بالفؤوس فى أصل صومعته فجعل يسألهم : ويلكم ما لكم ؟ فلم يجيبوه ، فلما رأى ذلك أخذ الحبل فتدلى ، فجعلوا يَجؤون أنفه ويضربونه ، يقولون : مراءٍ تخادعُ الناس بعملك ، قال : ويلكم مالكم ؟ قالوا : بنتُ صاحب القرية بنت الملك التى أحبلتها ! قال : فما فعلتُ ، قالوا : ولدت غلامًا ، قال : الغلامُ حيٌّ هو ؟ قالوا : نعم ، قال : فتولوا عنى ، فتولوا ، فصلّى ركعتين ثم انتهى حتى مشى إلى الشجرة فأخذ منها غصنًا ، ثم أتى الغلامَ وهو فى مهده فضربه بذلك الغصن وقال : يا ابن الطاغية ! مَن أبوك ؟ قال : أبى فلان الراعى. قالوا : إن شئتَ بنينا لكَ صومعتك بذهبٍ وإن شئت بفضةٍ ! قال : أعيدوها كما كانت. (کنز العمال:45493)

تمہارے سے پہلی اُمتوں میں ایک بہت زیادہ عبادت گزار شخص تھا، اس کا نام جریج تھا، کلیسا میں رہتا تھا۔ اس کی ماں تھی جو اس کے پاس آتی اور اسے آواز دے کر بلاتی تو وہ اپنی ماں

کے پاس آ کر بات چیت کرتا۔ایک دن جب اس کی ماں آئی تو وہ حالتِ نماز میں تھا تو اس کی ماں نے اسے پکارا۔اس مرد کی طرف سر اٹھا کر اپنے ہاتھوں کو چہرے پر رکھتے ہوئے اے جریج! تین مرتبہ پکارا، ہر بار جریج کہتا: اے میرے ربّ! میری ماں یا میری نماز، اس کی ماں ناراض ہو کر کہنے لگی: اے اللّٰہ! جریج کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک یہ رنڈیوں کا مونھ نہ دیکھ لے۔ اس علاقے کے سردار کی بیٹی حاملہ ہوگئی اور اس نے ایک بچہ جنا، لوگوں نے اس سے پوچھا تیرے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ تیرا ساتھی کون ہے؟۔تو اس عورت نے کہا: وہ کلیسا والا جریج ہے، اسے معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ اس نے کلیسا پر کلہاڑے چلنے کی آواز سنی، تو وہ جریج ان لوگوں سے پوچھنے لگا: تمہاری بربادی ہو تمہیں کیا ہوا؟ ان لوگوں نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جب اس عبادت گزار نے یہ معاملہ دیکھا تو ان لوگوں کے قریب ہوا، تو وہ لوگ اسے ذلیل کرنے لگے اور اسے مارنا شروع کر دیا اور کہا تو لوگوں کو اپنے عمل سے دھوکا دیتا ہے، اس نے کہا: تمہاری بربادی ہو تمہیں کیا ہوا؟ وہ بولے، تُو نے ایک لڑکا پیدا کیا ہے۔ پوچھا: کیا وہ بچہ زندہ ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! کہا اس کو میرے پاس لاؤ۔ بچہ لایا گیا تو اس راہب نے دو رکعت نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر درخت کی طرف چلا وہاں سے ایک ٹہنی لے کر اس بچے کے پاس آیا جو گود میں تھا تو اس نے یہ اس بچے کو مار کر کہا! اے نافرمان عورت کے لڑکے بتا تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے کہا میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔

لوگوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کا کلیسا سونے سے یا چاندی سے بنا دیں۔ اِس نے کہا: بس جیسا تھا ویسا ہی تعمیر کر دو۔

52- هل بقي أحدٌ من والديك ؟ قال : أمي ، قال : قابل الله في برِّها ، فإذا فعلت فأنت حاجٌ ومعتمرٌ ومجاهدٌ ، فإذا رضيت عليك أُمُّك فاتق الله وبرَّها . (کنز العمال:45494)

فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ عرض کی، جی ہاں، میری ماں!

فرمایا اس کی طرف نیکی کے ساتھ متوجہ ہو۔ جب تو یہ کرے گا تو تو حاجی، عمرہ کرنے والا اور مجاہد ہے۔ جب تیری ماں تجھ سے راضی ہوجائے تو تُو اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کے ساتھ نیک سلوک رکھ۔

53- حيّةٌ والدتک فبرَّها فتكون قريبًا من الجنة. (کنز العمال:45495)

فرمایا: تیری والدہ زندہ ہے تو تُو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر، تو جنت کے قریب ہوجائے گا۔

54- لا تبرح من أُمِّک حتى تأذن لک أو يتوفاها الموتُ لأنه أعظمُ لأجرک. (کنز العمال:45496)

تو اپنی ماں کا ساتھ نہ چھوڑ جب تک وہ تجھے اجازت نہ دے یا اسے موت آ لے کیوں کہ یہ (ماں کے ساتھ رہنا) تیرے لیے بہترین نیکی ہے۔

55- كره لكم عقوق الأُمهات. (کنز العمال:45497)

ماؤں کے ساتھ نافرمانی تمہارے لیے ناپسندیدہ ہے۔

56- من حقِّ الوالد على ولده أن يخشع له عندالغضب، ويُؤثره عنده الشكايةِ والوصبِ، فإن المكافىءِ ليس بالواصل، ولكن الواصلُ الذى إذا قطعت رحمه وصلها، ومن حق الولد على والده أن لا يجحد نسبهُ وأن يحسن أدبه. (کنز العمال:45504)

والد کا لڑکے پر حق ہے کہ غصّے کے وقت اس کے لیے عاجزی کرے اور بیماری و شکایت میں اس کی طرف توجہ دے کیوں کہ بھلائی وصل کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تعلق جوڑنے والا وہ ہے جس کے ساتھ تعلق توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔

57- حقُّ الوالد على ولده أن لا يُسميه إلا بما سمىَّ إبراهيم به أباه: (ياأبت)، ولا يسميه باسمه. (کنز العمال:45505)

والد کا بیٹے پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو نام سے نہ پکارے مگر جس نام سے ابراہیم نے اپنے والد کو پکارا (اے میرے والد) اور اس کو نام لے کر نہ پکارے۔

58- لا تمش أمامَ أبيک ، ولا تستسبَّ له ، ولا تجلس قبله ، ولا تدعُه باسمه. (کنز العمال: 45506)

فرمایا: تو اپنے والد کے آگے نہ چل، نہ ان کو گالی دے، اور نہ ان کے آگے بیٹھ اور نہ ہی ان کو ان کے نام کے ساتھ پکار۔

59- برَّ أُمَّکَ ثم أباک ثم أخاک ثم أُختک. (کنز العمال: 45511)

تو نیک سلوک کر ماں، پھر باپ پھر اپنے بھائی اور پھر اپنی بہن کے ساتھ۔

60- كان فيما أعطى الله تعالى موسى في الألواحِ : اشكر لي ولوالديک أقِکَ المتالف ، وأفسح لک في عمرک ، واحيِکَ حياةً طيبةً ، وأفلتک إلى خيرِ منها. (کنز العمال: 45514)

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جو صحیفے عطا فرمائے ان میں تھا۔ میرا اور اپنے والدین کا شکر گزار رہ۔ تو میں تجھے نقصان سے بچالوں گا اور تیری عمر میں کشادگی کروں گا اور تجھے پاک زندگی بخشوں گا اور تجھے اس سے بہتر کی طرف خلاصی دوں گا۔

61- نومک على السرير برًا بوالديک تُضحكهما يضحكانک أفضل من جلادک (جهادک) بالسيف في سبيل الله عزّوجلّ.

(کنز العمال: 45516۔ بیہقی: 7836)

تیرا بستر پر سوتے رہنا اس حال میں کہ تو والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے تو ان کو خوش کرے جس طرح انہوں نے تجھے خوش کیا، بہتر ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیرے تلوار چلانے سے۔

62- لاتقبلُ صلاة الساخط عليه أبواه غير ظالمين له. (کنز العمال: 45517)

اس شخص کی نماز قبول نہیں جس پر اس کے والدین ناراض ہوں جب کہ وہ اس پر ظلم نہ کریں۔

63- يأكلُ الوالدان من مال ولدهما بالمعروف وليس للولد أن يأكلَ من مال والديه إلا بإذنهما. (کنز العمال:45518)

والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ بہتر طریقے سے اپنی اولاد کا مال کھائیں، لیکن بیٹے کے لیے بغیر اجازت ان کے مال سے کھانا جائز نہیں۔

64- يقالُ للعاق : اعمل ماشئت من الطاعة فإني لا أغفرُ لک ، ويقال للبارِّ: اعمل ماشئت فإني أغفر لک. (کنز العمال:45519)

والدین کے نافرمان کو کہا جاتا ہے تو جو مرضی اطاعت کر، مَیں تیری مغفرت نہیں کروں گا۔اور ماں باپ سے نیکی کرنے والے کو کہا جاتا ہے: تو جو چاہے کر میں تیری مغفرت کر دوں گا۔

65- ليعملِ البارُّ ماشاء أن يَعملَ فلن يدخل النارَ ، وليعمل العاقُّ ماشاء أن يعملَ فلن يدخل الجنة. (کنز العمال:45520)

فرمایا نبی کریم ﷺ نے نیک سلوک کرنے والے کو چاہیے کہ وہ جو چاہے کرے اسے ہرگز جہنم میں داخل نہ کیا جائے گا اور نافرمان جو چاہے کرلے وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔

66- لم يتلُ القرآن مَن لم يعمل به ، ولم يبرَّ والديه من أحدَّ النظر إليهما في حال العقوق ، أولئک براءٌ مني ، وأنا منهم بريءٌ. (کنز العمال:45521)

فرمایا: جو قرآن پر عمل نہیں کرتا وہ قرآن کی تلاوت کرنے والا نہیں، وہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے والا نہیں جو نافرمانی کی حالت میں ان کو گھورے، وہ شخص ہم سے بَری اور ہم ان سے بَری ہیں۔

67- ما من ولد بارٍّ ينظرُ إلى والديه نظرةَ رحمةٍ إلا كتب الله بكل نظرةٍ حجةً مبرورة ، قالوا : وإن نظر كلَّ يومٍ مائة مرةٍ ؟ قال : نعم ، الله أكبر وأطيبُ.

(کنز العمال:45527۔بیہقی:7856۔مسند الفردوس:6057)

کوئی بھی لڑکا جب اپنے والدین کی طرف ایک دفعہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ

تعالیٰ ہر دفعہ دیکھنے کے عوض ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے عرض کیا گیا اگر چہ وہ ایک دن میں سو بار نظر کرے: فرمایا: ہاں: اللہ کی ذات بہت بڑی اور پاک ہے۔

68 عن ابنِ عباس قال : قال رسول الله ﷺ : إذا نظر الوالد إلى ولده. (يعنى فسربه). كان للولد عتق نسمة. قال : قيل يارسول الله وإن نظر ستين وثلثمائة نظره ؟ قال : الله أكبر من ذلک. (بیہقی:7857۔کنزالعمال:45453)

ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب باپ اپنے بیٹے کی طرف نظرِ شفقت کرے یعنی اسے خوش کردے تو بیٹے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے عرض کیا گیا اگر چہ وہ 360 بار نظر کرے۔ فرمایا: اللہ کی ذات اس سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔

69. النظرُ فى ثلاثةِ أشياء عبادةٌ : النظرُ فى وجه الأبوين وفى الصحفِ، وفى البحرِ. (کنزالعمال: 45528 مسند الفردوس:6873)

فرمایا: تین چیزوں کو (محبت سے) دیکھنا عبادت ہے، والدین کی طرف دیکھنا، قرآن دیکھنا اور سمندر دیکھنا۔

70- مَن أحزنَ والديه فقد عَقَّهما. (کنزالعمال:45529)

جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا تو تحقیق اس نے ان کی نافرمانی کی۔

71- مَن أدركَ والديه أو أحدهما ثم دخل النار من بعد ذلک فأبعده الله واسحقه. (کنزالعمال:45530)

فرمایا: جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اس کے بعد بھی وہ جہنم میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردیتا ہے اور اس سے ناراض ہوتا ہے۔

72- مَن قضى دين والديه بعد موتهما وأوفى نذرهما ولم يستسبَ لهما فقد برَّهما وإن عاقًّا بهما ، ومَن لم يقضِ دينهما ولم يُوفِ نذرهما واستسبَّ

لهما فقد عقهما وإن كان بهما بارًا في حياتهما. (کنزالعمال:45533)

فرمایا: والدین کے فرمانے کے بعد جس نے ان کی طرف سے قرض ادا کیا یا اوران کی سنّت پوری کردی اوران کو گالی نہ دی تو بے شک اس نے ان کے ساتھ نیکی کی اگر چہ وہ ان کا نافرمان ہو۔ اور جس نے ان کے قرض کو ادا نہ کیا اوران کی منّت پوری نہ کی اوران کو گالی دی تو اس نے اِن کی نافرمانی کی اگر چہ زندگی میں ان کا فرماں بردار رہا ہو۔

73- البابُ الأوسط مفتوحٌ لبِرِّ الوالدين ، فمن برَّهُما فُتِحَ له ، ومَن عقهما غُلقَ دونه. (کنزالعمال:45534)

فرمایا: بیچ کا دروازہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے کے لیے کھولا جاتا ہے تو جو والدین سے حسنِ سلوک کرے تو اس کے لیے وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جو نافرمانی کرے تو اس کے لیے وہ دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔

74- لعنَ اللّٰه مَن لعن والديه ! ولعن اللّٰه مَن ذبح لغير اللّٰه ! ولعن اللّٰه مَن آوى مُحدِثًا ! ولعن اللّٰه مَن غيَّرَ منار الأرض. (کنزالعمال:45538)

فرمایا: والدین پر لعنت کرنے والے پر اللّٰہ کی لعنت۔ غیر اللّٰہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللّٰہ کی لعنت، بدعت لانے والے پر اللّٰہ کی لعنت، زمین کے نُور کو بدلنے والے پر اللّٰہ کی لعنت۔

75- ما برَّ أباهُ مَن شدَّ إليه الطرفَ باغضبِ. (کنزالعمال:45539)

جس نے اپنے باپ کو غصے سے گھور کے دیکھا اس نے نیکی نہیں کی

76- أسرعُ الخيرِ ثوابًا البرُّ وصلة الرحم ، وأسرع الشرِّ عقوبة البغى وقطيعة الرحم. (کنزالعمال:45541)

خیر کو ثواب کے لحاظ سے جلدی لانے والی شے نیکی اور صلہ رحمی ہے۔ اور شر کو بطورِ سزا جلدی لانے والی شے بغاوت اور قطع رحمی ہے۔

77- رضاءُ الربِّ في رضاءَ الوالدين ، وسخطُه في سخطِهما .

(کنزالعمال:45543۔ بیہقی:7830)

اللّٰہ تعالیٰ کی رضاماں باپ کی رضامیں ہےاوراس کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں

ہے۔

78- أوحى اللّٰه تعالى إلى موسى : لولا مَن يشهدُ أن لا إلٰه إلا اللّٰه لسلطتُ جهنم على أهل الدنيا ، يا موسى ! لولا مَن يعبدني ما أمهلتُ لمن يعصيني طرفة عين ، يا موسى ! إنه مَن آمن بي فهو أكرمُ الخلقِ عليَّ ، يا موسى ! إن كلمةً من العاق تزنُ جميعَ رمالِ جبال الدنيا ، قال موسى : يا ربِّ منّ عليَّ مَنِ العاق ؟ قال: إذا قال لوالديه : لا لبيكَ . (کنزالعمال:45545)

فرمایا: اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ اگر کوئی لا الہ اللّٰہ کی گواہی دینے والا نہ ہوتا تو مَیں جہنم کو دنیا والوں پر کھول دیتا۔ اے موسیٰ اگر میری کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوتا تو مَیں گناہ گار کو پلک جھپکنے کا بھی موقع نہ دیتا۔ اے موسیٰ جو مجھ پر ایمان لایا وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے عزیز ہے۔ اے موسیٰ نافرمانی کا ایک کلمہ تمام دنیا کے پہاڑوں کی ریت کے وزن کے برابر ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے ربّ عزوجل مجھے فرمادے کہ نافرمان کون ہے؟ فرمایا: جب وہ اپنے والدین کو کہے ’’میں حاضر نہیں‘‘

79- مَن ضربَ أباه فاقتلوه . (کنزالعمال:45546)

فرمایا: جس نے اپنے باپ کو مارا تو اسے قتل کردو۔

80- فخذُ عبداللّٰه بن حراش في جهنم مثلُ أُحد ، وضرسه مثلُ البضاءِ قيل: ولِمَ ذاك ؟ قال : كانَ عاقًا لوالديه. (کنزالعمال:45547)

تو عبداللّٰہ بن حراش سے نصیحت پکڑو کہ وہ جہنم میں احد پہاڑ کی مثل ہوگا۔ اوراس کی داڑھ موٹی کھال کی طرح ہوگی، عرض کیا گیا۔ یارسول اللّٰہ ﷺ یہ کس وجہ سے؟ فرمایا، وہ اپنے

والدین کا نافرمان تھا۔

81. أبوهريرة: من سبّ والديه فاضربوه ومن ضربهما فاقتلوه. (مسند الفردوس: 5691۔ کنز العمال 45546۔)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو والدین کو گالی دے اسے مارو اور جو والدین کو مارے اسے قتل کردو۔

82. عبداللّٰه بن عمرو: من سبّ والديه كُسِي يوم القيامة حلة من النار إنما عليه ما حمل وعليكم ما حملتم - (مسند الفردوس: 5692)

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جو اپنے والدین کو گالی دے گا بروز قیامت اسے آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اس پر وہی ہے جو اس نے اٹھایا اور تم پر وہ ہے جو تم نے اُٹھایا۔

83- أبو أيوب: من فرّق بين والدة وولدها فرّق اللّٰه بينه وبين أحبته يوم القيامة. (مسند الفردوس: 5654)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ جو والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالے گا بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

84. عوف بن مالک: من أراد برّ الوالدين فليرضِ الشعراء. (مسند الفردوس: 5861)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ہے۔ فرمایا: جو اپنے والدین سے بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ شعراء (مدح کرنے والے والوں کی) کو راضی کرے۔

85. علىّ بن أبى طالب: بروالديک ولو سافرت فى ذلک سنيناً وصل رحمک ولو سافرت فى ذلک سنة وعد المسلم ولو على ميل ولو على ميلين وزر أخاک فى اللّٰه ولو على ثلاثة أميال وصلّ على الجنائز ولو على أربعة أميال. (مسند الفردوس: 2089)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: تو اپنے والدین سے نیک سلوک کر خواہ اس میں تجھے کئی سال کا سفر کرنا پڑے اور صلہ رحمی کر خواہ اس بارے میں ایک سال کا سفر کرنا پڑے۔ اور مسلمان بھائی کو یاد کر خواہ وہ ایک یا دو میل کے سفر پر ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے بھائی سے ملاقات کر اگرچہ وہ تین میل کے فاصلے پر ہو، اور نمازِ جنازہ پڑھ اگرچہ چار میل کے فاصلے پر ہو۔

86. أنس : البار بوالديه مثل بلدة طيبة تزكى نباتها يفرح حافرها طوبى لمن ضرب له هذا المثل. (مسند الفردوس: 2206)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی مثال اس اچھے شہر کی سی ہے جس کے نباتات ستھرے ہوں، اس کے جانور خوش ہوں۔ خوش خبری ہے اُس کے لیے جس کے لیے یہ مثال بیان کی گئی ہے۔

87. أبو هريرة : ثلاثة لا يريحون رائحة الجنة رجل ادعى ألى غير أبيه ورجل كذب عليّ ورجل كذب عينيه. (مسند الفردوس:2507)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین شخص جنت کی خوشبو نہ پاسکیں گے۔ وہ آدمی جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، وہ آدمی جو مجھ پر جھوٹ باندھے اور وہ شخص جو اپنی آنکھوں کا دیکھا جھٹلائے۔

88. أنس بن مالك : دعاء الوالدلولده كدعاء النبى لأمته. (مسند الفردوس :3037)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: فرمایا! والد کا اپنی اولاد کے لیے دعا کرنا ایسے ہے جیسے نبی کا اپنی اُمّت کے لیے دعا کرنا۔

89. ابن عمر : دعاء الوالد للولد كالماء للزرع بصلاحه ودعاء الولد للوالد كالأخذ باليد. (مسند الفردوس:3038)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ والد کا اولاد کے لیے دعا کرنا کھیتی کی اصلاح کے لیے پانی دینے کی مثل ہے۔ اور اولاد کا والد کے لیے دعا کرنا ہاتھوں ہاتھ لینے کی مثل ہے۔

90. علی بن أبی طالب : رحم اللّٰہ والدین أعانا ولدھما علی برھما. (مسند الفردوس: 3216)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ والدین پر رحم فرمائے جنہوں نے اپنی نیکی میں اپنی اولاد کی مدد کی۔

91. معاذ بن جبل : رُبّ والدین عاقین الولد یبرھما وھما یعقانہ فیکتبان عاقین. (مسند الفردوس:3253)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ والدین پر رحم فرمائے جنہوں نے اپنی نیکی پر اپنی اولاد کی مدد کی۔

92. علی بن أبی طالب : سر سنتین بر والدیک سر سنة صل رحمک سر میلاً عد مریضاً سر میلین شیّع جنازة سر ثلاثة أمیال أجب دعوة سر أربعة أمیال زر فی اللّٰہ سر خمسة أمیال انصر مظلوماً. (مسند الفردوس:3523)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: دو سال کی مسافت طے کر کے والدین کے ساتھ نیک سلوک کر۔ ایک سال کی مسافت طے کر کے صلہ رحمی کر۔ ایک میل کی مسافت طے کر کے مریض کی عیادت کر۔ دو میل کی مسافت طے کر کے جنازے میں شرکت کر۔ تین میل کی مسافت طے کر کے دعوت قبول کر۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ملاقات کر چار میل کی مسافت طے کر کے۔ پانچ میل کی مسافت طے کر کے مظلوم کی مدد کر۔

93. أنس بن مالک : أکرموا أولادکم و أحسنوا أدبھم (مسند الفردوس:196)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: اپنی اولاد کو عزت دو اور

انہیں اچھے اخلاق سکھاؤ۔

94. عمر بن الخطاب : إنّ موسی رأی تحت العرش رجلاً فقال : یارب مَن هذا؟ قال : لا أخبرک باسمه ولکن أُخبرک عنه بثلاث : کان لا یمشی بالنمیمة ولا یحسد الناس علی ما أتاهم اللّٰه من فضله ، وکان باراً بالوالدین.
(مسند الفردوس: 871)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے نیچے ایک مرد کو دیکھا، عرض کی یا اللّٰہ عزّ وجلّ یہ کون ہے؟ فرمایا مَیں تجھے اس کا نام نہیں بتاوں گا۔لیکن اس کی تین صفات سے باخبر کرتا ہوں، وہ چغل خوری نہیں کرتا تھا اور اللّٰہ نے لوگوں کو جو عطا فرمایا ہے اُس پر وہ حسد نہیں کرتا تھا اور وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔

95 عن عطاء بن یسار أنه کان جالساً عند ابن عباس إذأتاه أعرابی فقال : إنی خطبت امرأة فخطبها غیری فتزوجته وترکتنی فغدوت علیه فقتلته فهل لی من توبة ؟ فقال ألک والدان حیان أو أحدهما ؟ قال لا. قال : تقرب إلی اللّٰه عزوجل بما قدرت علیه. فقلنا له بعد ما خرج. فقال لوکان حیین أبواه أوأحدهما رجوت له أنه لیس شیء أحط للذنوب من برالوالدین. (بیہقی:7913)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضرت ابنِ عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھے تھے،اس وقت ایک اعرابی آیا اور کہا میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا اور میرے علاوہ کسی اور نے بھی اُس (عورت) کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے اس شخص سے نکاح کر لیا اور مجھے چھوڑ دیا۔تو مَیں نے اس مرد پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ فرمایا: کیا تیرے والدین یا اُن میں سے کوئی زندہ ہے؟ تو اُس نے کہا نہیں۔فرمایا: تو اللّٰہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر جتنا ممکن ہو۔پس اُس کے جانے کے بعد کہا: اگر اس کے والدین یا ان میں سے کوئی زندہ ہوتا ہے تو مجھے امید تھی کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی نیکی

سے زیادہ کوئی شے گناہوں کو مٹانے والی نہ ہوتی۔

96 أنس بن مالک : المطیع لوالدیہ ہو المطیع لرب العالمین فی أعلاعلیین (مسند الفردوس:6630۔ کنز العمال:45472)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: والدین کا فرماں بردار، اعلیٰ علیین میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار ہے۔

97. عائشة : النظر إلی الکعبة عبادة والنظر إلی وجه الوالدین عبادة والنظر فی کتاب اللّٰه عزوجل عبادة. (مسند الفردوس:6864)

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ کعبے کو دیکھنا عبادت والدین کے چہرے کو دیکھنا عبادت، اور قرآن کو دیکھنا عبادت ہے۔

98. أبو الدرداء : الوالدة أوسط أبواب الجنة (مسند الفردوس :7256)

والدہ جنت کے دروازوں کا وسط ہیں۔

99. علی: یمحو اللّٰه مایشاء ویثبت وعنده أم الکتاب الصدقة واصطناع المعروف وصلة الرحم وبر الوالدین یحول الشقاء سعادة ویزید من العمر ویقی مصارع السوء. (مسند الفردوس: 8130)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ اور اُس کے پاس لوحِ محفوظ ہے۔ صدقہ، نیکی کا حکم دینا، صلہ رحمی کرنا اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا، بدبختی کو نیک بختی میں بدل دیتا ہے۔ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور برائی کے ٹھکانوں سے بچاتا ہے۔

100. أبو هریرة : یا بن آدم أبرر والدیک وصل رحمک ییسر لک یسرک ویمدلک فی عمرک وأطع ربک تسمی عاقلاً ولا تعصه تسمی جاهلاً (مسند الفردوس :8190)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرمایا: اے ابن آدم! تُو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کر اور صلہ رحمی کر اللّٰہ تعالیٰ تیری خوشیوں میں اضافہ کرے گا اور تیری عمر میں اضافہ کرے گا۔اور تو ربّ کی فرماں برداری کر کہ تجھے عقل مند کہا جائے اور اُس کی نافرمانی نہ کر کہ تجھے جاہل کہا جائے۔

101. أبوهريرة : يلزم الوالدين من البر لولدهما مايلزم الولد يؤدبانه ويزوجانه. (مسند الفردوس :8954)

حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: والدین پر اپنی اولاد کو ادب سکھانا اور ان کی شادیاں کرنا لازمی ہے۔

102. عن عائشة قالت : قال رسول الله ﷺ : نمت فرأيتنى فى الجنة فسمعت صوت قارىء يقرأ فقلت من هذا؟ قالو : حارثة بن النعمان. فقال رسول الله ﷺ : كذاک البر كذاک البر كذاک البر وكان أبر الناس بأمه . (بیہقی :7851)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا کہ مَیں نے ایک دفعہ خواب میں اپنے آپ کو جنت میں پایا تو مَیں نے ایک قاری کو پڑھتے ہوئے سنا تو کہا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ حارثہ بن نعمان ہے۔تو رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا یہ نیکی ہے، یہ نیکی ہے، یہ نیکی ہے۔اور وہ اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔

103 عن ابن طاوس عن أبيه قال : إن من السنة أن يووقر أربعة فذكرهم وزاد وقال ويقال : إن من الجفاء أن يدعو الرجل والده باسمه قال : ونا عبدالرزاق عن هشام بن عروة عن رجل أن أبا هريرة رأى رجلاً يمشى بين يدى أبيه قال : ما هذا منک ؟ قال : أبى. قال : فلاتمش بين يديه ولا تجلس حتى يجلس ولا تدعه باسمه ولا تنتسب له. (بیہقی:7894)

حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سنت میں سے ہے کہ چار باتوں کی توقیر کرے تو آپ نے ان کو بیان فرمایا اور کہا ظلم ہے کہ بندہ اپنے باپ کو اس کے نام سے پکارے۔ اور ہمیں عبدالرزاق نے انہوں نے ہشام بن عروہ انہوں نے ایک مرد سے روایت کیا کہ ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو باپ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تیرے ساتھ کون ہے؟ اُس نے کہا میرا باپ ہے۔ تو فرمایا: اپنے باپ کے آگے نہ چل اور ان کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھ اور اُسے نام کے ساتھ نہ پکار اور نہ اُس کی طرف بُری بات منسوب کر۔

104 قال رسول الله ﷺ لأبی :إذا أردت أن تتصدق صدقة فاجعلها عن أبویک فإنه یلحقهما ولا ینتقص من أجرک شیئاً. (بیہقی:7911)

رسول اللہ ﷺ نے میرے والد کو فرمایا: جب تو صدقہ کرنا چاہے اسے اپنے والدین کی طرف سے ادا کر کیوں کہ وہ اُن کی طرف سے بھی ہو جائے گا اور تیرے اجر میں بھی کمی نہ ہوگی۔

105 عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: ای العمل احب الی الله تعالیٰ؟ قال : الصلوة علی وقتها، قلت: ثم ای ؟ قال : بر الوالدین، قلت : ثم ای؟ قال : الجهاد فی سبیل الله. (بخاری:5970۔ مسلم:252۔ ترمذی:1898۔ نسائی 612)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا۔ میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

106 . عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رضی الرب فی رضی الوالدین، وسخط الرب فی سخط الوالدین. (کنز العمال:45544۔ ترمذی:1899)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا ماں باپ کی رضا میں ہے، اور رب کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔

107 .عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال : جاءَ رجلٌ الی النّبیِ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یَستأذِنُہُ فی الجھاد فقالَ : اَحیٌّ وَالِداکَ؟ قالَ : نعم ، قالَ : فَفِیھِمَا فَجَاھِدُ۔

(بخاری 3004۔ مسلم: 6504۔ ترمذی: 1761۔ کنز العمال: 45473۔ بیہقی: 7825)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا تو آپ سے جہاد کی اجازت چاہی، فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ بولا: ہاں، فرمایا: جا اور ان کی خدمت کر کے جہاد کا ثواب حاصل کر۔

108. عن عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنھما قال : اَقبلَ رجلٌ الیٰ رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالَ : اُبَایِعُکَ عَلَی الھِجرۃِ وَالجِھَادِ، اَبْتَغِی الاَجْرَ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ، قَالَ: فَھَل مِنْ وَالِدیکَ اَحَدٌ حَیٌّ ؟ قَالَ : نعم ، بَل کِلاھُما، قال : فَتَبْتَغِی الْاَجْرَ مِنَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : نَعَم ، قَالَ فَارجِع اِلٰی وَالِدَیکَ فَاَحْسِن صُحْبَتَھُمَا۔ (مسلم 6507۔ کنز العمال: 45522۔ بیہقی: 7827)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ کے دستِ مبارک پر ہجرت اور جہاد کی بیعت کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ بولے: ہاں بلکہ دونوں باحیات ہیں۔ فرمایا: تو کیا تو اللہ سے اجر وثواب کا طالب ہے۔ بولا: ہاں، فرمایا: لوٹ جا اور اپنے والدین سے حسن سلوک کر کے ثواب حاصل کر۔

109 .عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : جاءَ رجل اِلیٰ رسول

اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم، فقال : جِئتُ اُبَایِعُکَ عَلَی الھِجرَۃِ وَترکتُ اَبَوی یُبْکِیَان، قَالَ : ارجِعْ اِلَیْھِمَا فَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبکَیتَھُمَا۔

(نسائی4168،ابوداؤد2528۔کنزالعمال:45524۔بیہقی:7828)

حضرت عبداللّٰہ بن عمرو رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر آئے اور بولے: میں آپ کے دستِ اقدس پر ہجرت کی بیعت کرنے آیا ہوں اور ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں۔فرمایا: واپس جا پھر ان کو اسی طرح خوش کر جس طرح تو ان کو روتا چھوڑ آیا ہے۔

110 .عن معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : لا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کی نافرمانی مت کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ تو اپنے گھر بار کو چھوڑ دے۔

111 .عن معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : اطع والدیک وان اخرجاک من مالک ومن کل شئی ھو لک۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کی اطاعت کر خواہ وہ تجھے تیرے مال سے جدا کر دیں۔

112 .عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : اَنَّ رَجُلاً ھَاجر الیٰ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم مِنَ الْیُمَنِ فقالَ : ھَل لَکَ اَحَدٌ بِالْیَمَنِ ؟ قَالَ : اَبوایَ ، فقال : اَذِنَالَکَ ؟ قالَ : لا ۔ قَالَ : اَرْجِعْ اِلَیھِمَا فَاسْتَاذِنْھُمَا، فَاِنْ

اَذِنَالَک فَجَاهِدْ وَاِلّافَبِرھُمَا۔(ابوداؤد2530. کنزالعمال:45525)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یمنی مرد ہجرت کر کے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور نے ارشاد فرمایا: کیا یمن میں کوئی تمہارا ہے؟ بولے: میرے والدین، فرمایا: کیا ان سے اجازت لے آئے ہو؟ بولے، نہیں، فرمایا: جاؤ ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے اجازت چاہو، اگر اجازت دے دیں تو جہاد کرنا ورنہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔

113 - عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم : ثلثة لا یدخلون الجنة ، العاق لوالدیه ، والدیوث ، ورجلة النساء ۔(مسندالفردوس:2506)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، اپنے ماں باپ کو ناحق ایذا دینے والا، دیوث، اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔

114 . عن أبی امامة الباهلی رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال : رسول اللّٰه : ثلثة لایقبل اللّٰه عزوجل منهم صرفا ولا عدلا، عاق، ومنان ومکذب بقدر۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے اور نہ فرض۔ ماں باپ کو ایذا دینے والا، اور صدقہ دے کر فقیر پر احسان رکھنے والا، اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔

115- عن أبی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم: ملعون من عق والدیه، ملعون من عق والدیه، ملعون من عق والدیه.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے ، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے ، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔

116 .عن أبی بکرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم : کل الذنوب یغفر اللّٰہ تعالیٰ منھا ماشاء الی یوم القیامۃ الاعقوق الوالدین ، فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیات قبل الممات۔(کنز العمال:45537)

حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب گناہوں کی سزا اللّٰہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لیے اُٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہونچاتا ہے۔

117. عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : اَنَّ رَجلاً قَالَ: یارَسُولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم، اِنَّ لِی مَالًاوَ وَلَدًا، وَاِنَّ أبِی یُرِیدُ اَنْ یَجْتَاحَ مَالِی، فَقَالَ : اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ۔(ابن ماجہ۔حدیث نمبر:2291۔کنز العمال:45463)

حضرت جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللّٰہ !مال وعیال رکھتا ہوں اور میرے باپ میرا سب مال لینا چاہتے ہیں۔فرمایا: تو اور تیرا سب مال تیرے باپ کا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

مال کے لیے ماں باپ سے مخاصمت کتنی بے حیائی ، بے باکی ، کافر نعمتی ، ناپاکی ہے۔اور ناشکر، خدا ناترس، مال لایا کہاں سے، تیرا گوشت پوست استخواں سب تیرے ماں باپ کا ہے۔تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔تجھے اس سے انکار نہیں پہونچتا۔(فتاویٰ رضویہ ص:7/396)

118 . عن جابر بن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : ان رجلا جاء الی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ان أبیہ یرید ان یاخذ مالی، فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم:ادعہ لی ، قال :فجاء فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ

تعالٰی علیہ وسلم : ان ابنک یزعم انک تاخذ مالہ فقال : سلہ ، ھل ھو الا عماتہ او قراباتہ او ماانفقہ علی نفسی و عیالی ، قال : فھبط جبرئیل الامین علیہ الصلوۃ والسلام ، فقال : یارسول اللہ ان الشیخ قد قال فی نفسہ شیأ لم تسمعہ اذناہ ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم : قلت فی نفسک شیأ لم تسمعہ اذناک قال : لا یزال یزید نا اللہ بک بصیرۃ ویقینا ، نعم ، قلت: قال : ھات فانشأیقول:

غَذَوْتُکَ مَوْلُوْدًا وَعَلْتُکَ یَافِعاً ۔۔۔ تُعَلُّ بِمَا أجْنِی عَلَیْکَ وَتُنْھَل
اِذَا لَیْلَۃٌ ضَاقَتْکَ بِالسُّقْمِ لَمْ أبِتْ ۔۔۔ لِسُقْمِکَ اِلَّا سَاھِرًا أتَمَلْمَل،
تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِی عَلَیْکَ وَاِنَّھَا ۔۔۔ لَتَعْلَمُ أنَّ الْمَوْتَ حَتَمٌ مُؤکَل،
کَأنِّی أنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَکَ بِالَّذِی ۔۔۔ طُرِقْتَ بِہ دُوْنِی فَعَیْنَایَ تَھْمَل،
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَایَۃَ الَّتِی ۔۔۔ اِلَیْکَ مَدٰی مَا کُنْتُ فِیْکَ أوَمِّل،
جَعَلْتَ جَزَائِی غِلْظَۃً وَ فَظَاظَۃً ۔۔۔ کَأنَّکَ أنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّل،
فَلَیْتَکَ اِذَا لَمْ تَرَعْ حَقَّ اُبُوَّتِی ۔۔۔ کَمَا یَفْعَلُ الْجَارُ الْمُجَاوِرُ تَفْعَل

قال : فبکی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واخذبتلبیب ابنہ وقال : انت ومالک لأبیک۔ (دلائل النبوۃ للبیھقی۔ص 6/304،بیروت)

حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ! میرے باپ میرا مال لینا چاہتے ہیں۔حضوراقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انہیں ہمارے حضور میں لاؤ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا۔تمہارا بیٹا کہتا ہے: تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو، عرض کی: حضور اس سے پوچھ دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں ، یہ ہی اس کی پھوپھیوں کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں، یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ۔اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر

ہوئے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ ! صلی اللّٰہ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کیے ہیں جو ابھی اس کے کان نے نہیں سنے ہیں۔ یعنی ہنوز ابھی زبان تک نہ لایا۔ حضور پُر نور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان نے بھی نہیں سنے؟ وہ سناؤ۔ ان صاحب نے عرض کی: واللّٰہ ! ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتی ہے پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

میں نے تجھے غذا پہونچائی جب سے تو پیدا ہوا، اور تیرا بار اٹھایا، جب سے تو ننہا تھا۔ میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالاں کہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے۔ میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہونچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت روئی سے دیا، گویا تیرا ہی مجھ پر فضل و احسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا خیال ولحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس ہمسایہ کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ کا ہی حق تو نے مجھے دیا ہوتا، اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پُر نور رحمتِ عالم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: جا، تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

حکم سعادت تو یہ ہے، مگر بایں ہمہ قضاء باپ بیٹے کی ملک جدا ہے، باپ اگر محتاج ہے تو بقدرِ حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہنے رہنے کے لیے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی، بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی ناج کپڑے یا قابلِ سکونت پدر مکان سے ہو۔ ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انہیں اغراض

ضروریہ کے لیے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم ، یا حاکم نہ ہو تو علی المفتی بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ضرورت ہے یہ ناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے۔ یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے، نہ یہ کہ اس کی جائیداد دہی سرے سے اپنی ٹھہرائے۔

119. عن طلحة بن معاوية السلمی رضی اللّٰہ تعالٰی عنه قال : اتیت النبی صلیاللّٰہ تعالٰی علیه وسلم فقلت : یا رسول اللّٰہ !انی ارید الجهاد فی سبیل اللّٰہ ، قال: امک حیة ؟ قلت : نعم ، قال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم : الزم رِجْلِهَا فَثَمَّ الْجَنَّة. (ابنِ ماجہ حدیث نمبر 2781)

حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وعلیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللّٰہ ! میں اللّٰہ کے راستہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا: تمہاری ماں باحیات ہیں؟ میں نے عرض کی ہاں، ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے قدموں میں رہو جنت وہیں ہے۔

120 . عن ام المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللّٰہ تعالٰی عنها قالت : سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم، ای النابس اعظم حقا علی المرأة ؟ قال : زوجها، قلت : فای الناس حقا علی الرجل قال : امه.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا: عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: شوہر کا، میں نے عرض کی: اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا: اس کی ماں کا۔

121 . عن أبی هریر ة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : جاءَ رجلٌ الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم، فقال : یارسولَ اللّٰہ !مَن احقُّ الناس بحُسن صَحابتی؟ قالَ : اَمکَ ، ثُمَّ مَن؟ قالَ : امّکَ ، ثُمَّ مَن ؟ قالَ : اُمکَ ، ثُم مَن؟

تعالیٰ۔

معصیت خالق میں کسی کی اطاعت نہیں، اگر مثلاً ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار پہونچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے ہونے دے اور ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابلِ لحاظ نہ ہوں گی کہ ان کی نری زیادتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چاہتے ہیں۔ بلکہ ہمارے علمائے کرام نے جو یوں تقسیم فرمائی کہ خدمت میں ماں کو ترجیح ہے۔ جس کی مثالیں ہم لکھ آئے۔ اور تعظیم باپ کی زائد ہے کہ وہ اس کی ماں کا بھی حکم و آقا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

123. عن المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُم عُقُوقَ الْاُمَّهَات ، وَمَنعاًوهاتِ و وَأدَ البَنات ، وَكَرِهَ لَكُم قِيلَ وَقَالَ ، وَكَثرَةَ السُؤَال ، وَاِضَاعَةَ المَال.

(بخاری حدیث نمبر 5975۔ مسلم 4483۔ کنز العمال 43533)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا، اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا، اور یہ کہ آپ نہ دو اور دوسروں سے مانگو۔ اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لیے فضول حکایات اور کثرت سوالات، اور مال کا ضائع کرنا۔

124. عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسُول اللهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِه، وَاِنْ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ. (ابن ماجہ :2137 نسائی 4457)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے عمدہ روزی آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے، اور اس کے لڑکے کی کمائی بھی اس کی کمائی میں شمار ہے۔

125. عن ام المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت ، قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اولادکم ھبۃ لکم، یھب لمن یشاء اناثاویھب لمن یشاء الذکور، واموالھم لکم اذا احتجتم الیھا.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہاری اولاد تمہارے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ہبہ کردہ چیز ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا فرماتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، اور اولاد کے مال تمہارے ہیں اگر تمہیں ان کی ضرورت پیش آئے۔

126. عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَبرُّ البِرُّ صِلَۃُ الْوَلِد اَھْلَ وَدِّ اَبِیْہِ.

(مسلم حدیث نمبر:6513،ترمذی1903ابوداود5143)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب نیکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔

127- عن مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بَیْنَمَا نَحْنُ عِندَ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذْ جَاءَ ہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلَمَۃَ فَقَال : یا رسولَ اللّٰہِ ! اَبَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوِیَّ شَیْئٌ اَبَرُّھُمَا بِہ مِنْ بَعْدِ مَوْتِھِمَا ؟قالَ : نَعم ، اَلصَّلو ۃُ عَلَیْھِمَا، وَالْاِستِغْفَارُ لَھُمَا، وَاِیْفَاءُ بِعُھُودِھِمَا مِنْ بَعدِ مَوْتِھِمَا' وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا، وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِی لَاتُوصَلُ اِلَّا بِھِمَا. (ابن ماجہ حدیث نمبر 3664۔ کنزالعمال:45509)

حضرت بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس درمیان جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ سے ایک صاحب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا؛ یارسول اللہ ! کیا ماں باپ کے انتقال کے بعد اب کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لیے کرتا رہوں؟ فرمایا: ہاں ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لیے دعائے استغفار

کرتے رہنا، ان کے انتقال کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدے پورے کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا، اور وہ صلہ رحمی جو تو انہیں کے وجہ سے کرے۔

128- عن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: من البر ان تصل صدیق أبیک. (کنز العمال 45455)

حضرت انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باپ کے ساتھ نیکوکاری یہ ہے کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ کرے۔

129. عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : ثلثة لا ینظر اللّٰہ تعالیٰ الیهم یوم القیامة العاق لوالدیه، والمرأة المترجلة المتشبهة بالرجال ، والدیوث.

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں پر اللّٰہ تعالیٰ روزِ قیامت نظر نہیں فرمائے گا، اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور مردانہ وضع بنانے والی عورت اور بے غیرت (بھڑوا)

130- عن بریدة الاسلمی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال : ان رجلا قال : یارسول اللّٰہ ! انی حملت امی علی عنقی فرسخین فی رمضاء شدیدة ، لو القیت فیها بضعة من لحم لنضجت ، فهل ادیت شکرها؟ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : لعله ان یکون بطلقة واجدة. (کنز العمال 45498)

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللّٰہ ! ایک راہ میں ایسے پتھر ہیں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، مَیں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر جھٹکے اس نے اُٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو۔

131- عن أبی اسید الساعدی مالک بن ربیعة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :

جاء رجل من الانصار الى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال : یارسول اللہ ! ھل بقی طریق من الاحسان مع الوالدین بعد موتھما ؟ قال : نعم ، اربعة، الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھد ھما من بعد ھما، واکرام صدیقھما وصلة الرحم التی لا رحم لک الامن قبلھما، فبھذالذی بقی من برھما بعد موتھما.

حضرت ابوسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکوئی کا باقی ہے۔ جسے میں بجالاؤں، فرمایا: ہاں چار باتیں ہیں۔ ان پر نماز جنازہ پڑھنا، ان کے لیے دعائے مغفرت ان کی وصیت نافذ کرنا، اوران کے دوستوں کی بزرگداشت، اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ کے ساتھ قائم رکھنا۔ یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

132- عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانه ینقطع عنه الرزق.

(کنز العمال:45548)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب ماں باپ کے لیے دعا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

133- عن أبی اسید مالک بن زراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم : استغفار الولد لأبیه بعد الموت من البر.

(کنز العمال:45441)

حضرت ابوسعید مالک بن زراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرے۔

134- عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اذا تصدق احد کم بصدق تطوعا فلیجعلها عن ابویه فیکون لهما اجرهما، ولا ینقص من اجره شیئا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا، اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

135- قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتک وتصوم لهما مع صیامک.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے مرنے کے بعد نیک سلوک سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے نماز پڑھے، اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے روزے رکھے۔

136- عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه اوعن ابویه اوقضی عنهما مغرما بعث یوم القیامة مع الابرار. (کنزالعمال 12339)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے، یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اُٹھے۔

137- عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذاحج الرجل عن والدیه تقبل منه ومنهما ، تبشربه ارواحهما فی السماء و کتب عنداللہ برا. (دارقطنی 272/2۔ کنزالعمال: 45449)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

138- عن جابر بن عبداللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن أبیه و عن امه فقد قضی عنه حجته ، و کان له فضل عشر حجج. (کنز العمال 45476)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ہے۔

139- عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب اللّٰه له عتقا من النار، و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئی.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

140- عن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرأ عنده یسین غفر له. (کنز العمال 45478)

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس

کے پاس سورۂ یاسین پڑھے بخش دیا جاوے۔

141- عن امیر المؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر والدیه اواحدھما فی کل جمعة فقرأ عنده یسین غفر اللّٰہ له بعدد کل حرف منھا.(کنز العمال 45535)

امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے وہاں یاسین پڑھے۔ یاسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کی برابر اللّٰہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرمائے۔

142- عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : من زار قبر ابویه او احدھما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة من کان زوار الھما زارت الملائکة قبره. (کنز العمال 45536)

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو تو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آویں۔(نوادر الاصول ص:126 / 1 مطبوعہ دار الجیل ، بیروت)

143- عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم : من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان أبیه من بعده. (کنز العمال 25464)

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔

144- عن غبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم: بینما ثلثة نفر یتمشون اخذهم المطر، فأووا الی غارفی جبل فانحطت علی فم غارهم صخرة من الجبل ، فانطبقت علیهم، فقال بعضهم لبعض: انظروا اعمالا عملتموها صالحة للّٰہ ، فادعو اللّٰہ تعالیٰ بها لعله یفرجها عنکم فقال احدهم: اللهم ! انه کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیة صغار ارعی علیهم ، فاذا ارحت علیهم حلبت فبدأت لوالدی فسفیتهما قبل بنی، وانی نأبی ذات یوم الشجر ففلم آت حتی امسیت فوجد تهماقدناما، فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما، واکره ان اسقی الصبیة بالحلاب فقمت عند رؤسهما اکره ان اوقظهما من نومهما، واکره ان اسقی الصبیة قبلهما والصبیة یتضاغون عند قدمی ، فلم یزل ذلک ودأبی وادبهم حتی طلع الفجر، فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجهک فافرج لنا منها فرجة نری منها السماء ، ففرج اللّٰہ منها فرجة فرأو امنها السماء، وقال الآخر: اللهم ! انه کانت لی ابنة عم احببتها کاشد مایحب الرجال النساء وطلبت الیها نفسها فابت حتی آتیها بمأة دینار، فبغیت حتی جمعت مائة دینار، فجئتها بها، فلما وقعت بین رجلیها

قالت: یا عبداللّٰہ ! اتق اللّٰہ ولا تفتح الخاتم الابحقه ، ففرج لهم. وقال الآخر: اللهم !انی کنت استاجرت اجیرا بفرق ارزفلما قضی عمله قال : اعطنی حقی فعرضت علیه فرقه فرغب عنه، فلم ازل ازرعه حتی جمعت منه بقراً و رعائها فجاء نی فقال : اتق اللّٰہ ولاتظلمنی حقی، قلت: اذهب الی تلک البقرور عائها فخدها فقال : اتقِ اللّٰہ ولا تستهزیء بی فقلت : انی لا استهزیء بک خذذلک البقرو رعائها فاخذه فذهب به، فان کنت تعلم انی فعلت ذلک

ابتغاء وجھک خذ ذلک ابتغاء فافرج لنا مابقی ففرج اللہ مابقی.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسافر سفر میں تھے کہ اچانک بارش آ گئی، تینوں نے ایک پہاڑ کی کھائی میں پناہ لی، اسی وقت پہاڑ سے ایک پتھر گرا اور اس گھاٹی کا منہ بند ہو گیا۔ تینوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔؛ اپنے اپنے اعمال صالحہ کو دیکھو جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیے گئے ہوں اور ان کے وسیلہ سے دعا کرو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پتھر کو یہاں سے ہٹا دے گا۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ ! میرے والدین بوڑھے تھے، ساتھ ہی میری بیوی اور بچے بھی تھے، میں ان کے گزارے کے لیے بھیڑ بکریاں چراتا اور شام کو آ کر دودھ دوہتا، پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے بکریوں کے لیے چارہ لانے کے لیے دور جانا پڑا۔ میں جب گھر آیا تو رات ہو چکی تھی اور میرے والدین اس وقت تک سو چکے تھے۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور اس کو لے کر ماں باپ کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا، میں نے نہ چاہا کہ ان کو نیند سے بیدار کروں، اور یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ اپنے بچوں کو پہلے پلا دوں حالانکہ وہ بھوک کی وجہ سے میرے قدموں پر لوٹ رہے تھے، اسی حال میں پوری رات گزر گئی اور صبح نمودار ہو گئی۔ یا اللہ تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ رب کریم نے اپنے فضل اور اس کے نیک عمل کی بدولت روزن کھول دیا اور اب ان کو آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے عرض کیا: یا اللہ ! میرے چچا کی بیٹی تھی جس پر میں فریفتہ ہو گیا تھا میں نے اس سے خواہش ظاہر کی کہ اپنا نفس میرے حوالے کر دے لیکن اس نے سو اشرفیوں کے بغیر رضا مندی ظاہر نہ کی۔ میں نے نہایت کوشش کر کے سو اشرفیاں کمائیں اور لے کر پہنچا۔ جب میں بدکاری کے ارادہ سے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو بولی !: اے خدا کے بندے ! اللہ سے ڈر اور بغیر حق مہر مت توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا، یا اللہ ! تو خوب جانتا ہے، اگر میں نے یہ کام تیری رضا و خوشنودی کے لیے کیا تو ایک روزن کھول دے، اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اور ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے دعا کی: یا اللہ ! میں نے ایک شخص کو مزدور کیا کہ وہ ایک فرق

چاول پر میرا کام کردے، جب وہ کام کر چکا تو میرے پاس مزدوری لینے آیا، میں نے حسب وعدہ وہ چاول اس کو دیئے لیکن اس نے انکار کردیا کہ اس کی نظر میں کم تھے۔ وہ چلا گیا تو میں نے ان چاولوں کو زراعت کے ذریعہ بڑھایا یہاں تک کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت کی کہ ایک جنگل میں گائے بیل اور ان کی حفاظت کے لیے چرواہے سب اسی کے منافع سے جمع ہو گئے۔ وہ مزدور پھر آیا اور بولا: اللّٰہ تعالیٰ سے ڈر اور میرا حق مت مار، میں نے کہا، جا اور بیل گائے نیز چرواہے سب تیرے ہیں وہ بولا خدا سے ڈر اور مجھ سے ہنسی مذاق مت کر، میں نے کہا: نہیں واقعی ان سب کا تو ہی حق دار ہے۔ ان کو لے جا، وہ لے گیا، یا اللّٰہ! تو خوب جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تھا تو پتھر کا جو حصہ غار پر رہ گیا ہے اس کو بھی ہٹا دے۔ تو اللّٰہ تعالیٰ نے اسے بھی ہٹا دیا اور یہ سب آزاد ہو گئے۔

145 عن اسماء بنت الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قالت : قدمت علی امی و ھی مشرکۃ فی عھد قریش ادغا ھدھم، فاستفتیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قلت: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّی وَ ھِیَ رَاغِبَۃٌ اَفَاَصِلُ اُمِّی ؟ قَالَ : نعم ، صَلِیْ اُمَّکِ. (مسلم 2325۔ بخاری: 5979۔ مشکوۃ: 4913)

حضرت اسماء بنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری ماں کہ مشرکہ تھی اس زمانہ میں کہ کافروں سے معاہدہ تھا میرے پاس آئی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا کہ میری ماں طمع لے کر میرے پاس آئی ہے، کیا میں اپنی ماں سے کچھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا: ہاں، اپنی ماں سے نیک سلوک کرو۔

146 - اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ دَارًا یُقَالُ لَھَا دَارُ الْفَرَحِ لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا مَنْ فَرِحَ الصِّبْیَانَ

(کنز العمال: 6006)

جنت میں ایک گھر ہے جسے دار الفرح (خوشیوں کا گھر) کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو اپنے بچوں کو خوش رکھتے ہیں۔

والدین کے نافرمان

مَیں پرائمری اسکول میں تھا، جب یہ کہانی سنی تھی کہ ایک نوجوان نے اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کرنی چاہی، شادی کے لیے لڑکی کو منانے میں اسے بہت جتن کرنے پڑے، شادی ہوگئی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ لڑکی کو پہلے ہی دن گھر میں اپنی ساس کا وجود کھٹکا۔ اس نے پہلی رات ہی یہ مطالبہ کیا کہ تم اپنی ماں کو کہیں بھجوادو، مَیں بھی تو اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئی ہوں۔ اس نوجوان پر اس لڑکی کی چاہت کا نشہ غالب تھا اس نے وعدہ کرلیا کہ صبح ہی ماں کو اس گھر سے بے دخل کردوں گا۔ اس نوجوان نے صبح ہوتے ہی ماں سے کہا کہ ہمارا پرانا مکان خالی ہے تم اس میں چلی جاؤ اور وہیں رہو۔ تمہارے کھانے پینے کا انتظام کردوں گا۔ ماں، ماں تھی۔ اس نے انکار نہیں کیا اور بیٹے کو خوش رہنے کی دعائیں دیتی اسی وقت چلی گئی۔ کچھ دن بعد اس نوجوان کی بیوی نے کہا کہ تم نے ماں کو گھر سے نکالا ہے لیکن لگتا ہے اپنے دل سے نہیں نکالا۔ تم روز اس کے پاس جاتے ہو اور اسے کھانے پینے کی چیزیں خوب فراہم کرتے ہو اور دیر تک اس کے پاس بیٹھتے ہو۔ تمہارے دل میں میرے لیے اتنی جگہ اور تڑپ نہیں ہے۔ نوجوان نے بیوی سے کہا کہ ایسی بات نہیں، جو جگہ میرے دل میں تمہارے لیے ہے وہ کسی اور کے لیے نہیں ہے مَیں تمہارے لیے کچھ بھی کرسکتا ہوں۔ تم چاہو تو آزمالو۔ لڑکی نے کہا ایسی بات ہے تو یہ خنجر لو اور مجھے تحفے میں اپنی ماں کا دل اس کے بدن سے نکال کر لادو۔ اس نوجوان کی عقل پر تو پہلے ہی پردہ پڑ چکا تھا، بدبختی غالب آئی اور کہنے لگا، تم سونا نہیں، مَیں ابھی جاتا ہوں اور آج تمہیں یہ یقین کرواکے سوں گا کہ مَیں تم سے محبت کے دعوے میں بالکل سچا ہوں۔ اس نوجوان نے اندھیری رات میں ماں کے سینے میں خنجر گھونپ دیا اور اپنی بیوی کو تحفے میں دینے کے لیے ماں کا دل نکالا تاکہ بیوی کو اپنی محبت کا یقین دلا سکے اور اسے خوش کرسکے۔ وہ نوجوان اپنی بیوی کے پاس جانے کے لیے ماں کا قتل کرکے دوڑا۔ کہتے ہیں کہ اسے راستے میں کہیں ٹھوکر لگی اور وہ منھ کے بل گر پڑا۔ اس کے ہاتھ میں ماں کا دل تھا، اس سے آواز آئی: ''بیٹا! تجھے چوٹ تو نہیں لگی؟'' ماں کے دل کی آواز اس نوجوان کے دل میں اتر گئی

اور وہ دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ اسے احساس ہُوا کہ وہ بہت سنگین جرم اور شدید ظلم کر بیٹھا ہے اور اس عظیم ہستی کو قتل کر چکا ہے جس کے مردہ ہو جانے کے بعد بھی اس کے دل میں اولاد کے لیے پیار ہی پیار ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نوجوان روتے روتے اپنے گھر پہنچا اور اپنی بیوی کو ماں کا دل تھمایا اور دھاڑیں مارنے لگا۔ جس بیوی کی خاطر وہ ماں کو قتل کرنے کے سے باز نہ آیا وہ اسی وقت اٹھی اور جاتے جاتے کہنے لگی اب تم ساری عمر روتے ہی رہنا۔ جو شخص اپنی ماں کو قتل کر سکتا ہے وہ مجھے بھی قتل کر سکتا ہے۔

ایک عبادت گزار شخص پر اُس کی والدہ کی بد دُعا کا اثر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ مَیں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے خود اور راہب جریج کے علاوہ گھوارے میں بچے سے کسی نے گفتگو نہیں کی۔ عرض کیا گیا:

یا رسول اللہ ﷺ! جریج کون تھا؟ فرمایا جریج ایک راہب تھا جو اپنے گرجے میں عبادت کیا کرتا تھا۔ اس کے پاس گرجے میں ایک چرواہا بھی پناہ گزین تھا ایک دن راہب جریج کی ماں آئیں اور انہوں نے جریج کو بُلایا۔ جریج اس وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ جریج نے دل میں سوچا، ادھر ماں نے آواز دی ہے مگر مَیں نماز میں ہوں، اُس نے نماز کو جاری رکھا اور ماں کی پکار پر جواب نہیں دیا، ماں نے دوسری دفعہ آواز دی۔ جریج نے پھر بھی نماز جاری رکھی، تیسری بار بھی ماں کی پکار پر ایسا ہی کیا، جب کوئی جواب نہ ملا تو ماں نے یہ بد دُعا دی اور چلی گئی۔

لَا اَمَاتک اللّٰہ یاجریج	اے جریج تجھے اللہ اس سے پہلے موت نہ
حتیٰ تنظر وَجہ' مومَسات	دے کہ تو بری (فاحشہ) عورتوں کا سامنا کرے۔

جریج کا بنی اسرائیل میں بڑا چرچا تھا۔ ایک فاحشہ عورت جس کے حُسن کا بہت شہرہ تھا اس نے لوگوں سے کہا اگر تم پسند کرو تو مَیں جریج کو فتنہ میں ڈالتی ہوں۔ اس نے اپنے آپ کو جریج پر پیش کیا مگر جریج نے اُس پر توجہ نہیں کی۔ اس عورت نے گرجے میں پناہ گزین چرواہے سے زنا کا

ارتکاب کیا اور حاملہ ہوگئی۔ جب اس نے بچّہ جنا تو لوگوں نے اُس عورت سے پوچھا یہ بچّہ کس کا ہے؟ تو اس عورت نے کہا یہ جریج کا بچّہ ہے۔ تمام لوگ اکٹھے ہوگئے اور انہوں نے جریج کو بُرا کہنا شروع کر دیا۔ اس کی عبادت گاہ گرادی اور اسے مارنا شروع کر دیا۔

لوگ جریج کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ آپ مسکراتے ہوئے اس فاحشہ عورت کے پاس سے گزرے۔ بادشاہ نے کہا یہ عورت کیا کہتی ہے؟ کہنے لگے۔ بتاؤ، اُس عورت نے کہا یہ بچّہ تیرا ہے۔ جریج نے کہا! بچہ کہاں ہے؟ بتایا یہ گود میں ہے۔

جریج نے اس بچّے کے قریب جا کر کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے؟ گود کا بچّہ بولا میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔

بچے کی گواہی سے معاملہ صاف ہوگیا۔ لوگوں نے جریج سے معافی مانگ کر ہاتھ چومنے شروع کر دیئے۔ بادشاہ نے کہا اگر کہو تو مَیں تمہاری عبادت گاہ سونے چاندی سے بنوا دیتا ہوں۔

جریج نے کہا! میری عبادت گاہ مٹی سے بنوادو، یہی کافی ہے۔ پھر بادشاہ نے پوچھا جب تم آئے تو مسکرا رہے تھے اس میں کیا حکمت تھی؟

جریج نے کہا! مَیں جانتا تھا کہ یہ بچّہ میرا نہیں ہے لیکن یہ میری والدہ کی بدُعا تھی جس کا صِلہ مجھے مل کر رہا۔ (مسلم شریف :6059۔ الادب المفرد:20)

☆☆☆

حضور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک نوجوان تھا جس کا نام علقمہ تھا۔ وہ اللّٰہ کا فرماں بردار، نماز، روزہ اور صدقہ خیرات کرنے اور نیک اعمال کرنے کی بہت کوشش کرتا تھا۔ وہ سخت بیمار پڑ گیا۔ اس نے اپنی عورت کو نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے جا کر کہا کہ یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم میرا خاوند علقمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ کو خبر دینے کے ارادے سے آئی ہوں تا کہ ان کے حال کا آپ کو پتہ چل جائے تو آپ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، حضرت صہیب رومی اور حضرت بلال حبشی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور فرمایا کہ علقمہ (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جاؤ اور ان کو کلمہ شہادت کی تلقین کرو۔ صحابہ ان کے پاس گئے تو ان کو نزعِ (جان کنی) کی حالت میں پایا۔ پس وہ لوگ ان کو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی

تلقین کرنے لگے لیکن کلمہ ان کی زبان پر جاری نہ ہوسکا، تو صحابہ کرام نے حضورﷺ کے پاس خبر بھیجی کہ علقمہ کی زبان سے کلمہ شہادت نہیں نکلتا۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہﷺ! ان کی ماں زندہ ہے (جو بہت بوڑھی ہیں) تو ان کی ماں کے پاس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی بھیجا اور فرمایا کہ اس بڑھیا سے کہنا کہ اگر تو حضورﷺ کے پاس جانے کی طاقت رکھتی ہے تو چل ورنہ تو گھر میں آرام کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود تیرے پاس تشریف لے آئیں گے۔ اس آدمی نے بڑھیا کے پاس آ کر حضورﷺ کا ارشادِ مبارک سُنایا۔

بڑھیا نے کہا میری جان آپﷺ پر قربان ہو جائے میں رسول اللہﷺ کو آنے کی تکلیف دوں، مجھے ہی جانے کا زیادہ حق ہے، میں خود ہی آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوتی ہوں، یہ کہہ کر وہ اپنی لاٹھی ٹیکتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آ کر سلام عرض کیا۔ آپﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں، تیرا لڑکا علقمہ کیسا تھا؟ بڑھیا نے عرض کیا۔ یارسول اللہﷺ میرا لڑکا علقمہ بہت زیادہ نماز پڑھتا تھا، روزے رکھتا تھا اور صدقہ خیرات کرنے کا بہت زیادہ پابند تھا۔ آپﷺ نے فرمایا۔ میں یہ نہیں پوچھتا۔ یہ بتا کہ اس کا تیرے ساتھ کیا سلوک تھا؟

اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کے اوپر سخت ناراض ہوں آپ نے پوچھا تُو اس سے کیوں ناراض ہے؟ کہنے لگی، اے اللہ کے رسولﷺ! وہ میرے اوپر اپنی بیوی کو ترجیح دیا کرتا تھا اور میری نافرمانی کیا کرتا تھا۔ آپﷺ نے فرمایا تُو اسے معاف کر دے۔ کہنے لگی میں اسے معاف نہیں کروں گی۔

آپﷺ نے حضرت بلال حبشی کو حکم دیا کہ بلال جاؤ بہت ساری لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دو۔

بڑھیا نے کہا۔ یارسول اللہﷺ! کیا میرے سامنے میرے بچّے، میرے لختِ جگر کو زندہ آگ میں جلایا جائے گا؟

آپﷺ نے فرمایا: ہاں اور فرمایا کہ اے علقمہ کی ماں! اللہ تعالیٰ کا عذاب اس سے بھی

زیادہ سخت ہے اور باقی رہنے والا ہے۔ اگر تجھے پسند ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے تو اس سے راضی ہو جا اور اس کو معاف کر دے، کیوں کہ اگر تو اس کو معاف نہ کرے گی اور جب تو اس سے ناراض رہے گی تو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے علقمہ کو اس کی نماز، اس کے روزے اور اس کا صدقہ کرنا کچھ بھی نفع نہ دے گا۔

بڑھیا نے کہا کہ یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللّٰہ تعالیٰ کو گواہ بناتی ہوں اور اس کے فرشتوں کو اور جتنے مسلمان یہاں حاضر ہیں سب کو اس بات کا گواہ کرتی ہوں کہ میں اپنے لڑکے علقمہ سے راضی ہو گئی اور میں نے اس کو معاف کر دیا۔

آپ ﷺ نے پھر حضرت بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ اور دیکھو علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہوا ہے یا نہیں؟

حضرت بلال رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ گئے تو انہوں نے سُنا کہ حضرت علقمہ کی زبان پر کلمہ جاری ہے اور کلمہ پڑھتے ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے کفن دفن کا حکم فرمایا اور پھر اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے دفن میں شریک ہوئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔

اے گروہ مہاجرین اور انصار! جو شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر فضیلت دے گا تو اس کے اوپر اللّٰہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

یاد رکھیئے! اللّٰہ تعالیٰ ماں باپ کے نافرمان اور بے ادب کی کسی بھی نیکی و انصاف کو قبول نہ فرمائے گا لیکن اگر وہ توبہ کر لے اللّٰہ سے اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، ہر وقت اس کو راضی اور خوش رکھنے کی جستجو میں رہے تو پھر اللّٰہ پاک معاف فرما دے گا کیوں کہ اللّٰہ پاک کی رضا ماں کی رضا ہے اور اللّٰہ پاک کی ناراضی ماں کی ناراضی میں ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ ہم کو اپنی رضا کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنی ناراضی سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

☆ جار اللّٰہ زمخشری بہت مشہور معتزلی عالم گزرے ہیں انہوں نے ایک تفسیر بھی لکھی ہے۔ ان کے دونوں پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان سے وجہ پوچھی تو فرماتے ہیں میری ماں

کی بددعا مجھے لگ گئی ہے۔ تفصیل یہ بتائی کہ ایک مرتبہ بچپن میں مَیں نے ایک چڑیا پکڑی اور رسی سے اس کے پاؤں باندھ دیئے۔ مگر وہ چڑیا میرے ہاتھ سے نکل کر ایک سوراخ میں گھس گئی اور رسی باہر رہ گئی۔ مَیں نے رسی کو پکڑ کر کھینچا تو چڑیا کے پر ٹوٹ گئے۔ میری ماں نے میری یہ بری حرکت دیکھی تو تڑپ گئی اور غصے میں اس نے مجھے بددعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے پاؤں بھی اسی طرح ہی کاٹے جیسے تو نے اس بے زبان چڑیا کے پر توڑے ہیں۔ کچھ وقت ہی گزرا ہوگا کہ مَیں سفر میں جارہا تھا کہ سواری سے گر پڑا مجھے وہاں چوٹ ایسی لگی کہ ٹانگیں کاٹنی پڑیں اور یوں مَیں ماں کی بددعا کی عبرت ناک مثال بن کر رہ گیا ہوں۔

☆☆☆

☆ حضرت عوام بن شب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مَیں ایک مکان اور قبرستان کے درمیان سے گزرا، مکان کے پاس ایک بڑھیا بیٹھی سوت کات رہی تھی عصر کا وقت تھا، مکان کے بالکل سامنے کی قبر شق ہوئی ایک آدمی نکلا سر اس کا گدھے کا اور دھڑ انسان کا وہ تین مرتبہ گدھی کی طرح بولا پھر قبر بند ہوگئی۔ میں بڑا پریشان ہوا ماجرہ کیا ہے؟ مَیں اسی سوچ میں گم تھا قریب سے ایک عورت گزر رہی تھی۔ میری پریشانی کو سمجھ گئی۔ کہنے لگی یہ جو بڑھیا سوت کات رہی ہے اس قبر والے کی ماں ہے۔ یہ لڑکا آوارہ تھا، شراب پیتا تھا ماں اسے منع کرتی تھی ایک روز ماں سے کہتا ہے تو کیا گدھے کی طرح بولتی رہتی ہے اسی دن یہ عصر کے بعد مر گیا اسے دفنایا گیا اب روزانہ عصر کے وقت قبر شق ہوتی ہے اور یہ گدھے کی طرح آوازیں نکالتا ہے۔ (تفسیر روح البیان)

☆☆☆

حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کی رحلت کا سانحہ غیر معمولی تھا، میرے لیے تو دنیا ہی ویران ہوگئی۔ میرا جی یہی چاہتا تھا کہ ان کے مرقد مبارک کے پاس بیٹھے قرآن کریم ہی پڑھتا رہوں، مگر ذمہ داریوں سے غفلت بھی نہیں ہوسکتی تھی۔ غم واندوہ ہی کی شدت میں یہ کتاب بھی تیار کی۔ جناب محمد ضمیر قادری عطاری اور جناب سید محمد ساجد نے کمپوزنگ میں خاصا تعاون کیا۔ والدین کے فضائل اور ان کے حقوق و آداب کے حوالے سے عجلت میں بھی جس قدر احادیث تلاش کرسکا وہ جمع کیں۔ تقریباً تین سو احادیث جمع ہوئیں، ان احادیث کو شامل نہیں کیا جن کے مضمون میں تکرار تھی۔ ان احادیث و روایات کے ترجمے میں فاضل نوجوان مولانا محمد آصف مدنی نے تعاون کیا۔ وقت کم تھا اور کام زیادہ۔ اگر جمع شدہ تمام مواد شامل کرتا تو کتاب کی ضخامت بہت ہو جاتی۔ مسودہ بینی (پروف ریڈنگ) کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کرسکا۔ اس دوران حضرت والد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی کتاب ''ثواب العبادات الی ارواح الاموات'' کے اردو متن میں شامل حوالوں کے ماخذ کی تخریج وتصحیح بھی کی اور اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی تیار کرا کے اس پر نظر ثانی کروائی۔ ان کتابوں کو حضرت قبلہ ماں جی رحمۃ اللہ علیہا کے چہلم سے قبل شائع کروانے کی ٹھانی تھی۔ تحریر وتدوین میں جو غلطیاں کوتاہیاں ہوئیں ہوں ان کے لیے اللہ کریم جل شانہٗ سے توبہ کرتا ہوں اور احباب سے عرض گزار ہوں کہ وہ ان غلطیوں کی نشان دہی فرمادیں تا کہ آئندہ اشاعت میں ان کی تصحیح کردی جائے۔

حضرت مولانا مفتی محمد اکبر صاحب ہزاروی، پرنسپل دارالعلوم پری ٹوریا، جنوبی افریکا نے حضرت ماں جی قبلہ علیہا الرحمہ کی علالت کی خبر ملتے ہی روزانہ بعد نمازِ فجر حلقۂ ذکر اور دعا کا اہتمام رکھا۔ حضرت ماں جی قبلہ جب ہسپتال میں زیرِ علاج تھیں ان دنوں مفتی صاحب تین دن کے لیے پاکستان آئے تو خاص طور پر میرے پاس ایک دن کے لیے کراچی بھی آئے۔ حضرت ماں جی قبلہ کے وصال پر انھوں نے چہلم تک اپنے دارالعلوم میں روزانہ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب کا سلسلہ

رکھنے کا پروگرام بنایا۔ ان کی اس قدر شفقت و مہربانی پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ کریم انہیں بے پناہ اجر عطا فرمائے اور انھیں ہر مرحلے پر فوز و فلاح سے نوازے۔

پری ٹوریا مسلم ٹرسٹ کے سربراہ الحاج ابراہیم کریم، پیپٹ رٹیف سے الحاج ہاشم منصور اور ان کی اہلیہ نے ٹیلیفون سے بار بار رابطہ کر کے میری دل جوئی کی۔ حضرت الحاج پیر شوکت حسن خاں صاحب نوری، فاضل نوجواں مولانا سید مظفر حسین شاہ، جناب سید حسن ہاشمی اور برطانیا سے جناب صوفی محمد اقبال نے حضرت ماں جی قبلہ کی علالت پر مجھ سے روز ہی رابطہ کر کے ان کی مزاج پرسی کی۔ وہ تمام مہربان احباب جن کا ذکر نہیں ہو سکا، مَیں سبھی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ کریم ان سب کو اپنی رحمتوں اور بے پناہ برکتوں سے نوازے۔

اپنے تمام معاونین کا شکر گزار بھی ہوں اور ان کے لیے دعا گو بھی، اللہ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مجھ آلودۂ عصیاں کی یہ ادنیٰ سی کاوشیں میرے والدین کریمین رحمۃ اللہ علیہما کی فرحت و مسرت اور بلندیِ درجات کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

کراچی　　　　　　کوکبِ نورانی را احمد (ﷺ) شفیع

اوکاڑوی غفرلہ

The Most Dearest Person in the World

1. **Washington Irving:** A mother is the truest friend we have, when trials, heavy and sudden, fall upon us; when adversity takes the place of prosperity; when friends who rejoice with us in our sunshine, desert us when troubles thicken around us, still will she cling to us, and endeavour by her kind precepts and counsels to dissipate the clouds of darkness, and cause peace to return to our hearts.

2. **Abraham Lincoln**: All that I am or ever hope to be, I owe to my angel Mother.

3. **Henry Ward Beecher**: The mother's heart is the child's schoolroom.

4. **George Washington**: My mother was the most beautiful woman I ever saw. All I am I owe to my mother. I attribute all my success in life to the moral, intellectual and physical education I received from her.

5. **Abraham Lincoln**: I remember my mother's prayers and they have always followed me. They have clung to me all my life.

6. **Gregory Nunn**: Anyone who doesn't miss the past never had a mother.

7. **Florida Scott-Maxwell**: No matter how old a mother is,

she watches her middle-aged children for signs of improvement.

8. **Jane Welsh Carlyle:**Time is the only comforter for the lose of a mother.

9. **Kate Douglas Wiggin**: Most of all the other beautiful things in life come by twos and threes by dozens and hundreds. Plenty of roses, stars, sunsets, rainbows, brothers, and sisters, aunts and cousins, but only one mother in the whole world

10. **Marion C. Garretty**: Mother love is the fuel that enables a normal human being to do the impossible.

11. **Jewish Proverb**: A mother understands what a child does not say.

12. **Buck**: Some are kissing mothers and some are scolding mothers, but it is love just the same - and most mothers kiss and scold together.

13. **Amos Bronson Alcott:** Where there is a mother in the home, matters go well.

14. **Honore' de Balzac:** The heart of a mother is a deep abyss at the bottom of which you will always find forgiveness.

15. **Margaret Sanger:** A free race cannot be born of slave mothers.

16. **Theodore Hesburgh**: The most important thing a father can do for his children is to love their mother.

17. **Aristotle:** Mothers are fonder than fathers of their children because they are more certain they are their own.

18. **James Russell Lowell**: That best academy, a mother's knee.

19. **Rajneesh:** The moment a child is born, the mother is also born. She never existed before. The woman existed, but the mother, never. A mother is something absolutely new.

20. **Tenneva Jordan**: A mother is a person who seeing there are only four pieces of pie for five people, promptly announces she never did care for pie.

21. **Sophia Loren**: When you are a mother, you are never really alone in your thoughts. A mother always has to think twice, once for herself and once for her child

22. **Sam Jones**: A good mother is the greatest blessing ever bestowed on a family of children; and a godless, wicked, worldly mother is the greatest curse that ever blighted a home!

23. **The Proverbs of Solomon** (Proverbs 10:1:15:20 NKJV): A wise son makes a glad father, But a foolish son is the

grief of his mother... A wise son makes a father glad, But a foolish man despises his mother."

24. My Mother taught me LOGIC - "If you fall off that swing and break your neck, you can't go to the store with me."
My Mother taught me MEDICINE - "If you don't stop crossing your eyes, they're going to freeze that way."
My Mother taught me ESP - "Put your sweater on; don't you think that I know when you're cold?"
My Mother taught me TO MEET A CHALLENGE - "What were you thinking?
Answer me when I talk to you... Don't talk back to me!"
My Mother taught me HUMOR - "When that lawn mower cuts off your toes, don't come running to me."
MY Mother taught me PATIENCE - "Sure, you can do that. As soon as you're 21 and leave the house!"
My Mother taught me DIPLOMACY - "I don't want to hear who started it, It takes two to fight."
My Mother taught me SHARING - " Play nicely with that or I'll just take it away from both of you."
My Mother taught me ETIQUETTE - "Use your fork! If I see that hand on the table again I'll Slap it!"
But most of all, My Mother taught me LOVE - "You know that whatever you do or whatever happens, I'll stand behind you because I Love you."

25. **Helen Hunt Jackson:** Motherhood is priced; Of God, at price no man may dare/To lessen or misunderstand

26. To understand a mother's love, bear your own children

27. **Henry Ward Beecher:** When God thought of mother, He must have laughed with satisfaction, and framed it quickly-so rich, so deep, so divine, so full of soul, power, beauty was the conception.

28. **George Eliot:** I think my life began with waking up and loving my mother's face.

29. **Elizabeth Kenny**: My mother used to say, "He who angers you, conquers you!" But my mother was a saint

30. **Howard Johnson:**

M-O-T-H-E-R

"M" is for the million things she gave me,
"O" means only that she's growing old,
"T" is for the tears she shed to save me,
"H" is for her heart of purest gold;
"E" is for her eyes, with love-light shining,
"R" means right, and right she'll always be,
Put them all together, they spell "MOTHER,"
A word that means the world to me.

31. **Lin Yutang:** Of all the rights of women, the greatest is to be a mother.

روزنامہ پرچم کراچی بدھ 11 مئی 2005

کوکب اوکاڑوی کی والدہ کی تدفین آج ہوگی

کراچی (پ ر) مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بدھ 11 مئی کو نشتر پارک میں بعد نماز مغرب ہوگی اور انکی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ہوگی۔

علامہ کوکب نورانی کی والدہ انتقال کر گئیں

نماز جنازہ آج نشتر پارک میں ہوگی

کراچی (پ ر) حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ منگل کو انتقال کر گئیں۔

باقی صفحہ 14 نمبر 4

بقیہ: انتقال

مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں۔ پسماندگان میں مرحومہ نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں ان کی نماز جنازہ بدھ 11 مئی کو نشتر پارک کراچی میں نماز مغرب کے بعد ہوگی اور تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی جبکہ مرحومہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع جمعرات کو مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53 بی سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

روزنامہ عوام کراچی

بدھ 2 ربیع الثانی 1426ھ 11 مئی 2005ء

علامہ کوکب اوکاڑوی کی والدہ انتقال کر گئیں نماز جنازہ آج بعد نماز مغرب نشتر پارک میں ادا کی جائیگی

کراچی (پ ر) خطیب اعظم مولانا شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گذشتہ تین ہفتے سے مقامی ہسپتال میں زیر علاج تھیں وہ یکم ربیع الثانی نماز ظہر کے بعد انتقال کر گئیں مرحومہ کی نماز جنازہ آج 11 مئی کو نشتر پارک کراچی میں بعد نماز مغرب ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ہوگی اور مرحومہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس بی 53 سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگی۔

مولانا شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ انتقال کر گئیں

نماز جنازہ آج نشتر پارک میں ادا کی جائیگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں ان کی نماز جنازہ آج 11 مئی بدھ کے روز بعد نماز مغرب نشتر پارک میں ادا کی جائے گی جبکہ ان کی تدفین گلستان اوکاڑوی جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار میں عمل میں لائی جائے گی جبکہ فاتحہ سوئم کا اجتماع 12 مئی کو مردوں کیلئے جامع مسجد گلزار حبیب میں اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس B-53 سندھی مسلم سوسائٹی پر عصر تا مغرب ہوگا۔ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے گھر کا ٹیلی فون نمبر 4521323 ہے۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ انتقال کر گئیں

کراچی (پ ر) خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی بیوہ اور علامہ

بقیہ صفحہ 7 کالم 1

بقیہ: کوکب نورانی کی والدہ کا انتقال

کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں۔ اسپتال میں دو مرتبہ ان کا آپریشن ہوا۔ انہوں نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بدھ 11 مئی کو نشتر پارک میں بعد نماز مغرب ادا کی جائے گی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔ مرحومہ کی فاتحہ سوم کا اجتماع مردوں کے لیے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کے لیے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53۔ بی سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔ دریں اثناء ڈاکٹر کوکب نورانی سے پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی، علامہ ریاض حسین شاہ، علامہ ابرار احمد رحمانی، علامہ سید عاشق جیلانی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مفتی عظمت علی شاہ، حاجی حنیف طیب، حامد سعید کاظمی، طارق محبوب و دیگر نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

روزنامہ دن کراچی (4) بدھ 11 مئی 2005ء

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ وفات پاگئیں

مرحومہ کی عمر 70 سال برس تھی وہ گذشتہ تین ہفتے سے اسپتال میں زیر علاج تھیں

مرحومہ کی نماز جنازہ آج بعد نماز مغرب نشتر پارک میں ادا کی جائے گی

کراچی (وقائع نگار) خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گذشتہ تین ہفتوں سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں، اسپتال میں دو مرتبہ ان کا آپریشن ہوا منگل کو نماز ظہر کے بعد انتقال کر گئیں، انتقال کے وقت ان کے تینوں فرزند ان کے پاس موجود تھے، مرحومہ کے لبوں پر مسلسل درود شریف کا ورد جاری رہا اور ان کے سرپر رسول کریم ﷺ کی نعلین شریف کا عکس اور غلاف کعبہ کا مقدس ٹکڑا ان کے سینے پر رکھا رہتا تھا۔ پسماندگان میں انہوں نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ آج بدھ 11 مئی کو نشتر پارک کراچی میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی اور مرحومہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس B-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کا انتقال

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کو نشتر پارک میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی جبکہ تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔ مرحومہ کا سوئم مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس B-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

روزنامہ نیا اخبار 11 مئی 2005ء

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ انتقال کر گئیں

کراچی (پ ر) علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ انتقال کر گئیں مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں مرحومہ کی نماز جنازہ آج نشتر پارک کراچی میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔

روزنامہ شمال کراچی 11 مئی 2005ء

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کی نماز جنازہ آج ہوگی

کراچی (پ ر) خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ وفات پاگئیں مرحومہ کی عمر ستر برس تھی وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں ان کی نماز جنازہ آج گیارہ مئی کو نشتر پارک میں بعد نماز مغرب ہوگی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔

روزنامہ ریاست کراچی 11 مئی 2005

علامہ کوکب نورانی کی والدہ انتقال کرگئیں

کراچی (وقائع نگار) خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں ہیں مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتوں سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں پسماندگان میں انہوں نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں ان کی نماز جنازہ آج 11 مئی نشتر پارک میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی اور مرحومہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع مردوں کے لئے جامع مسجد گل زار حبیب ،اور خواتین کے لئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53۔بی سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

روزنامہ "...." .... (4) 12 مئی 2005ء

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ انتقال کر گئیں

کراچی (پ ر) علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ انتقال کرگئیں مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں مرحومہ کی نماز جنازہ آج نشتر پارک کراچی میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل (بقیہ نمبر 33 صفحہ نمبر 3 پر)

زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔

روزنامہ شمال کراچی 11 مئی 2005ء

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کی نماز جنازہ آج ہوگی

کراچی (پ ر) خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ وفات پاگئیں مرحومہ کی عمر ستر برس تھی وہ گزشتہ تین ہفتے سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں ان کی نماز جنازہ آج گیارہ مئی کو نشترک پارک میں بعد نماز مغرب ہوگی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔

روزنامہ ریاست کراچی 11 مئی 2005

علامہ کوکب نورانی کی والدہ انتقال کرگئیں

کراچی (وقائع نگار) خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں ہیں مرحومہ کی عمر 70 برس تھی اور وہ گزشتہ تین ہفتوں سے مقامی اسپتال میں زیر علاج تھیں پسماندگان میں انہوں نے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں ان کی نماز جنازہ آج 11 مئی نشتر پارک میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی اور ان کی تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی اور مرحومہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع مردوں کے لئے جامع مسجد گل زار حبیب ،اور خواتین کے لئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53۔بی سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کا انتقال

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کو نشتر پارک میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی جبکہ تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔ مرحومہ کا سوئم مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس B-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کا انتقال

خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے اور 6 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کو نشتر پارک میں نماز مغرب کے فوراً بعد ہوگی جبکہ تدفین جامع مسجد گل زار حبیب کے احاطے میں ان کے شوہر کے پہلو میں ہوگی۔ مرحومہ کا سوئم مردوں کیلئے جامع مسجد گل زار حبیب اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس B-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں عصر تا مغرب ہوگا۔

علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کے نماز جنازہ میں ہزاروں افراد شریک

نماز جنازہ مولانا الیاس قادری نے پڑھائی، تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں ادا کی گئی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خطیب اعظم علامہ محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کی اہلیہ علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب نشتر پارک میں امیر اہلسنت علامہ الیاس قادری نے پڑھائی' مرحومہ کی تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں حضرت خطیب اعظمؒ کے مزار اقدس کے ساتھ کی گئی' نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمٰن' علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی' مفتی محمد جان نعیمی' مولانا لطیف نقشبندی اوکاڑہ' علامہ غلام یاسین اشرفی (اوکاڑہ) حافظ محمد اکرم' صوفی محمد اعظم راولپنڈی' صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی' صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی' الحاج سید پیر محمد شاہ جہان شاہ القادری سوگوہار محمد عباس

باقی صفحہ نمبر 7 بقیہ نمبر 21

بقیہ 21

قادری' طارق محبوب' راشد حسین ربانی' مفتی محمد اکمل قادری' علامہ شبیر اظہری' پیر مختار جان سرہندی' حافظ تقی' اویس رضا قادری' سعید ہاشمی' علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی' صوفی محمد حسین لاکھانی' مولانا سید وجاہت رسول قادری' علامہ ابرار احمد رحمانی' ڈاکٹر مجید اللہ قادری' پروڈیوسر سید آفتاب عظیم' یعقوب عطاری' شاہ سراج الحق قادری' مولانا شمیم صدیقی' مخدوم زادہ سید محمد اشرف الجیلانی' مخدوم سید حامد اشرف الجیلانی' صاحبزادہ ناصر رحمانی' ممتاز شاعر نقاش کاظمی' پیر شوکت حسین قادری' ڈاکٹر فرید الدین قادری' وقار مہدی' عبدالعلیم ہزاروی علاوہ ازیں عزیز واقارب سیاسی' مذہبی' سماجی رہنماؤں' کارکنوں' پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ حکام' ناظمین کونسلرز صنعتکاروں' مدارس کے طلبہ اور ہزاروں افراد نے علامہ شفیع اوکاڑویؒ کی اہلیہ کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی' فاتحہ سوئم' اجتماعی دعا' جمعرات 12 مئی 2005 بعد نماز عصر تا مغرب اوکاڑوی ہاؤس بی-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں اہتمام کیا گیا ہے۔

روزنامہ دن کراچی (2) جمعرات 12 مئی 2005ء

علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کی نماز جنازہ اور تدفین

مرحومہ کی نماز جنازہ نشتر پارک میں ہوئی' علامہ الیاس قادری نے نماز جنازہ پڑھائی

تدفین مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں کی گئی' نماز جنازہ میں علماء و مشائخ کی شرکت

کراچی (وقائع نگار) خطیب اعظم حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب نشتر پارک میں امیر اہلسنت علامہ الیاس قادری نے پڑھائی مرحومہ کی تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں حضرت خطیب اعظمؒ کے مزار اقدس کے ساتھ کی گئی' نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمٰن' علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی' مفتی محمد جان نعیمی' مولانا لطیف نقشبندی اوکاڑہ' علامہ غلام یاسین اشرفی (اوکاڑہ) حافظ محمد اکرم' صوفی محمد اعظم راولپنڈی' صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی' صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی' الحاج سید پیر محمد شاہ جہاں شاہ القادری سرگودھا' محمد عباس قادری' طارق محبوب' راشد حسین ربانی' مفتی محمد اکمل قادری' علامہ شبیر اظہری' پیر مختار جان سرہندی' حافظ تقی' اویس رضا قادری' سعید ہاشمی' علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی' صوفی محمد حسین لاکھانی' مولانا سید وجاہت رسول قادری' علامہ ابرار احمد رحمانی' ڈاکٹر مجید اللہ قادری' پروڈیوسر سید آفتاب عظیم' یعقوب عطاری' شاہ سراج الحق

(باقی صفحہ 6 کالم آخر پر)

روزنامہ ایوننگ اسپیشل کراچی (2) 12 مئی 2005ء

کوکب نورانی کی والدہ کی نماز جنازہ علامہ الیاس قادری نے پڑھائی

نماز جنازہ نشتر پارک میں ادا کی گئی' جبکہ تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں ہوئی

مفتی منیب الرحمان' عباس قادری' راشد ربانی سمیت سیاسی و سماجی رہنماؤں نے شرکت کی

مرحومہ کی فاتحہ سوئم (آج) بروز جمعرات بعد نماز عصر اوکاڑوی ہاؤس میں ہوگی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خطیب اعظم حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب نشتر پارک میں امیر اہلسنت علامہ الیاس قادری نے پڑھائی مرحومہ کی تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں حضرت خطیب اعظمؒ کے مزار اقدس کے ساتھ کی گئی نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمٰن' علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی' مفتی محمد جان نعیمی' مولانا لطیف نقشبندی اوکاڑہ' علامہ غلام یاسین اشرفی (اوکاڑہ) حافظ محمد اکرم' صوفی محمد اعظم راولپنڈی' صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی' صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی الحاج سید پیر محمد شاہ جہان شاہ القادری' محمد عباس قادری' طارق محبوب' راشد حسین ربانی' مفتی محمد اکمل قادری' علامہ شبیر اظہری' پیر مختار جان سرہندی' حافظ تقی' اویس رضا قادری' سعید ہاشمی' علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی' صوفی محمد حسین لاکھانی' مولانا سید وجاہت رسول قادری' علامہ ابرار احمد رحمانی' ڈاکٹر مجید اللہ قادری' پروڈیوسر سید آفتاب عظیم' یعقوب عطاری' شاہ سراج الحق قادری' مولانا نسیم صدیقی' مخدوم زادہ سید محمد اشرف الجیلانی' مخدوم سید حامد اشرف الجیلانی' صاحبزادہ ناصر رحمانی' ممتاز شاعر نقاش ... شوکت حسین قادری' ڈاکٹر ... الدین قادری' وقار مہدی' عبدالحلیم ہزاروی' قاضی احمد نورانی صدیقی' صاحبزادہ آصف عارف برکاتی' صاحبزادہ ریحان نعمانی امجدی' وزیر رہبر' پروفیسر عبدالباری' علامہ غلام یاسین گولڑوی' غلام حسین پیرزادہ' علامہ ریاض الدین قادری' خواجہ غلام قمر سیالوی' ڈاکٹر عبداللہ قادری' ملک نذیر احمد' ارشد عقیل' اعجاز العارفین' محمد احمد صدیقی' ممتاز کمپیئر تسلیم صابری' ڈی ایس پی کلفٹن سید رضا حسین شاہ' عبدالوہاب قادری' GTV کے خلیل وارثی' مولانا اسلام الدین دہلوی' علامہ عمران عطاری' سید عبدالقادر ... شریف' علامہ لیاقت اظہری' مولانا عبدالعزیز سعیدی' مولانا رفیق شاہ' عبدالکریم میکائی' کے علاوہ عزیز و اقارب' سیاسی' مذہبی' سماجی رہنماؤں' کارکنوں' پولیس' انتظامیہ کے اعلیٰ حکام' ناظمین' کونسلرز' تاجر' صنعتکاروں' مدارس کے طلبہ اور ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کے ایصال ثواب کیلئے قرآن ... فاتحہ سوئم اجتماع (آج) بروز جمعرات 12 مئی 2005ء بعد نماز عصر تا مغرب اوکاڑوی ہاؤس بی 53 سندھی مسلم سوسائٹی میں اہتمام کیا گیا' جبکہ جمعہ 13 مئی 2005ء بعد نماز جمعہ جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار گلستان اوکاڑوی میں تعزیتی اجتماع منعقد ہوگا

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کا سوئم آج ہوگا

کراچی (پریس ریلیز) جماعت اہلسنت کے بانی خطیب اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی فاتحہ سوئم کا اجتماع حضرات و خواتین کیلئے جمعرات 12 مئی کو نماز عصر و مغرب کے درمیان مسجد گلزار حبیب گلستان اوکاڑویؒ میں ہوگا' علاوہ ازیں فاتحہ سوئم کا اجتماع نماز عصر اور مغرب کے درمیان جمعرات 12 مئی کو حضرات و خواتین کیلئے مولانا اوکاڑویؒ ہاؤس B-53 سندھ مسلم سوسائٹی کراچی میں بھی

(باقی صفحہ 6 کالم آخر پر)

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کی تدفین

کراچی (اسٹاف رپورٹر) علامہ کوکب نورانی کی مرحومہ والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ بدھ کی شب بعد نماز مغرب نشتر پارک میں ادا کی گئی۔ ان کی نماز جنازہ امیر اہلسنت علامہ الیاس قادری نے پڑھائی۔ مرحومہ کی تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں

باقی صفحہ 2 کالم 1 پر

والدہ تدفین

کی گئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمن، مولانا عباس قادری، طارق محبوب، مفتی جان نعیمی، راشد ربانی کے علاوہ اعلیٰ حکام، سیاسی، مذہبی رہنماؤں، علما مشائخ اور ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ مرحومہ کا سوئم جمعرات کو اوکاڑوی ہاؤس میں ہوگا

بقیہ: کوکب نورانی / والدہ سوئم

ہوگا۔ نماز جمعہ کے بعد 13 مئی کو جامع مسجد گلزار حبیب میں 3:30 بجے ... [illegible]

بقیہ: نماز جنازہ و تدفین

[illegible]

شفیع اوکاڑوی کی بیوہ سپرد خاک، سوئم آج ہوگا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) مولانا شفیع اوکاڑوی (مرحوم) کی بیوہ کو جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطہ میں مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعوت اسلامی کے امیر مولانا الیاس قادری نے مرحومہ کی نماز جنازہ نشتر پارک میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمن، محمد عباس قادری، ریاض الدین قادری، حاجی حنیف بلو ... دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ مرحومہ کا سوئم جمعرات کو جامع مسجد گلزار حبیب میں عصر تا مغرب ہوگا جبکہ خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53B سندھی مسلم سوسائٹی میں اہتمام کیا گیا ہے۔

روزنامہ جرأت کراچی (8) 12 مئی 2005

علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کے نماز جنازہ میں ہزاروں افراد شریک

نماز جنازہ مولانا الیاس قادری نے پڑھائی، تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں ادا کی گئی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خطیب اعظم علامہ محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کی اہلیہ علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی نماز جنازہ بعد نماز مغرب نشتر پارک میں امیر اہلسنت علامہ الیاس قادری نے پڑھائی، مرحومہ کی تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں حضرت خطیب اعظم کے مزار اقدس کے ساتھ کی گئی نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمٰن، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، مفتی محمد جان نعیمی، مولانا لطیف نقشبندی (اوکاڑہ) علامہ غلام یاسین اشرفی (اوکاڑہ) حافظ محمد اکرم صوفی محمد اعظم، راولپنڈی، صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی، صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج سید پیر محمد شاہ جہان شاہ القادری سوگودھا محمد عباس

بقیہ 21

قادری، طارق محبوب، راشد حسین ربانی، مفتی محمد اکمل قادری، علامہ شبیر احمد اظہری، پیر بختیار خان سرہندی، حافظ محمد تقی، اویس رضا قادری، سعید ہاشمی، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مولانا سید وجاہت رسول قادری، علامہ ابرار احمد رحمانی، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید آفتاب عظیم، یعقوب عطاری، شاہ سراج الحق قادری، مولانا نسیم صدیقی، مخدوم زادہ سید محمد اشرف الجیلانی، مخدوم سید حامد اشرف الجیلانی، صاحبزادہ ناصر رحمانی، ممتاز شاعر نقاش کاظمی، پیر شوکت حسین قادری، ڈاکٹر فرید الدین قادری، وقار مہدی، عبدالعلیم ہزاروی، علاوہ ازیں عزیز و اقارب، سیاسی، مذہبی، سماجی رہنماؤں، کارکنوں، پولیس، انتظامیہ کے اعلیٰ حکام، ناظمین، کونسلرز، مساجد و مدارس کے طلبہ اور ہزاروں افراد نے علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی، فاتحہ سوئم اجتماع دعا، جمعرات 12 مئی 2005 بعد نماز عصر تا مغرب اوکاڑوی ہاؤس بی-53 سندھی مسلم سوسائٹی میں اہتمام کیا گیا ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی جمعرات 12 مئی 2005ء

سوئم

اہلیہ خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ؒ

آج بعد نماز عصر تا مغرب، مولانا اوکاڑوی ؒ ہاؤس

53 بی سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، حامد ربانی اوکاڑوی

روزنامہ قومی اخبار کراچی 3 12 مئی 2005

علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور کوکب نورانی کی والدہ سپرد خاک

کراچی (اسٹاف رپورٹر) علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی نماز جنازہ بدھ کے روز بعد نماز مغرب نشتر پارک میں ادا کی گئی، نماز جنازہ امیر اہلسنت مولانا الیاس قادری نے پڑھائی جبکہ تدفین جامع مسجد گلزار حبیب کے احاطے میں کی گئی، نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمٰن، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، مفتی محمد جان نعیمی، مولانا لطیف نقشبندی، علامہ غلام یاسین اشرفی، حافظ محمد اکرم، صوفی محمد اعظم، صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی، صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج سید پیر محمد شاہجہاں شاہ القادری، محمد عباس قادری، طارق محبوب، راشد حسین ربانی، مفتی محمد اکمل قادری، علامہ شبیر احمد اظہری، پیر بختار خان سرہندی، حافظ محمد تقی، اویس رضا قادری، سعید ہاشمی، علامہ عظمت علی شاہ ہمدانی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مولانا سید وجاہت رسول قادری، علامہ ابرار احمد رحمانی، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید آفتاب عظیم، یعقوب عطاری، شاہ سراج الحق قادری، مولانا نسیم صدیقی، مخدوم زادہ سید محمد اشرف الجیلانی، مخدوم سید حامد اشرف الجیلانی، صاحبزادہ ناصر رحمانی، نقاش کاظمی، پیر شوکت حسین قادری، ڈاکٹر فرید الدین قادری، وقار مہدی، عبدالعلیم ہزاروی، قاضی احمد نورانی صدیقی، مولانا محمد قاسم، صاحبزادہ آصف وسیم خان، عارف برکاتی، صاحبزادہ ریحان نعمانی امجدی، وزیر رہبر، پروفیسر عبدالباری، ارشد عقیل، اعجاز العارفین، محمد احمد صدیقی، تسلیم صابری، سید رضا حسین شاہ، خلیل وارثی اور علامہ عمران عطاری سمیت عزیز و اقارب، سیاسی، سماجی و مذہبی رہنماؤں، منتخب ناظمین و کونسلرز، صنعتکاروں اور مدارس کے طلباء نے بڑی تعداد میں شرکت کی، مرحومہ کی روح کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی و فاتحہ سوئم 12 مئی بعد نماز عصر تا مغرب اوکاڑوی ہاؤس بی 53 سندھی مسلم سوسائٹی میں ادا ہوگی جبکہ جمعہ 13 مئی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد گلزار حبیب سولجر بازار گلستان اوکاڑوی میں تعزیتی اجتماع ہوگا جس سے ملک بھر کے جید علماء و مشائخ خطاب کریں گے۔

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کا سوئم آج ہوگا

کراچی (اسٹاف رپورٹر) خطیب پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کو جن کا طویل علالت کے باعث انتقال ہو گیا تھا انہیں سپرد خاک کر دیا گیا انکی نماز جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ انکا فاتحہ سوئم 12 مئی کو جامع مسجد گلزار حبیب میں اور خواتین کیلئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس میں B-53 سندھ مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی عصر تا مغرب ہوگا۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی فاتحہ سوئم آج ہوگی

کراچی (پ ر) جماعت اہلسنت کے بانی خطیب اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ محترمہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ کی فاتحہ سوم کا اجتماع نماز عصر اور مغرب کے درمیان جمعرات 12 مئی کو حضرات و خواتین کے لئے مولانا اوکاڑوی ہاؤس 53 بی سندھی مسلم سوسائٹی کراچی میں ہوگا اور نماز جمعہ کے بعد 13 مئی کو جامع مسجد گلزار حبیب میں ساڑھے تین بجے سہ پہر تعزیتی اجتماع ہوگا جس میں علماء مشائخ اہل سنت شرکت کریں گے۔ دریں اثنا مرحومہ کی رہائش گاہ پر حضرت مولانا اوکاڑوی کے وابستگان کی اظہار تعزیت کے لئے تانتا بندھا رہا اور دنیا بھر سے لوگوں نے اس سانحے پر اظہار رنج و غم کرتے ہوئے

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کا سوئم آج ہوگا

کراچی (پ ر) علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ ماجدہ کا فاتحہ سوئم کا اجتماع جمعرات 12 مئی کو نماز عصر اور مغرب کے درمیان مرد و خواتین کے لیے مولانا اوکاڑوی ؒ ہاؤس 53-B، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی میں ہوگا جبکہ جمعہ 13 مئی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد گل زار حبیب میں 3½ بجے سہ پہر تعزیتی اجتماع ہوگا۔ دریں اثناء جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی صدر پروفیسر سید شاہ فرید الحق، رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، پیر میاں عبدالباقی، مفتی محمد شریف سرکی، ہاشم صدیقی، مولانا عبدالحلیم قادری، شبیر ابوطالب، صاحبزادہ غوث صابری، حلیم خاں غوری، راؤ منظور علی، انور قادری، مولانا قاضی احمد نورانی، الخادم گروپ کے چیئرمین محمد صدیق راٹھور

بقیہ صفحہ 7 کالم 6

بقیہ: علامہ کوکب نورانی/ والدہ کا سوئم

ایڈووکیٹ، محمد وزیر رہبر، عبدالرزاق ساتگانی، تنظیم احمد صدیقی، اے این آئی کے سربراہ شارق اظہر اشرفی، ATI سندھ کے ناظم عبید نورانی، پاسبان پاکستان کے صدر الطاف شکور، جنرل سیکرٹری عثمان معظم اور پاسبان کراچی کے صدر سید اشرف حسین، مرکزی انجمن اسلامیہ عاشقان رسول ٹرسٹ رجسٹرڈ کے سینئر نائب صدر محمد اعظم عظیم اعظم، محمد عامر صدیقی فیاضی، عالمی تنظیم اہلسنت کراچی سٹی کے کنوینر صاحبزادہ آصف حسین ضیائی، اراکین کنوینر کمیٹی مولانا محمد جہانگیر نقشبندی، مولانا قاری بختیار علی نعیمی، مولانا سید محمد وقار ہاشمی، راشد منور خانزادہ ایڈووکیٹ، شاکر حسین یوسفی، بزم فیضان وارثیہ کے جنرل سیکرٹری سید عبدالماجد، یونین کونسل 7 شریف آباد کے جنرل کونسلر شفیق احمد، جنرل کونسلر شمس الدین قریشی، بزم کے عہدیداران سید محمد شکیل، محمد ساجد وارثی، جمیل میاں، سید محمد عقیل، فروغ تعلیم کونسل پاکستان کے مرکزی صدر محمد فرحت حسین صدیقی اور معروف مذہبی و سماجی رہنما محمد وسیم عطاری، مجلس درس پاکستان کے بانی سربراہ الحاج محمد سعید صابری، مولانا سلیم عباس نقشبندی، مولانا فیض رسول شاہ قادری، محمد ہاشم خان، حاجی شفیق احمد قادری و دیگر نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کی فاتحہ سوئم کے موقع پر لطیف اوکاڑوی، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، دیوان یوسف فاروقی، حاجی مظفر علی شجرہ، طارق محبوب، حبیب الدین جنیدی، صوفی محمد حسین لاکھانی، مفتی جمیل نعیمی، مفتی اطہر نعیمی، آفتاب عظیم، انور شعور، علامہ ریاض الدین قادری، الحاج محمد رفیع، مولانا مظفر حسین شاہ، مولانا محمد قاسم قادری، اعجاز الدین سہروردی، علامہ ابرار احمد رحمانی، دوست محمد فیضی، مفتی اسلم نعیمی، مفتی عظمت علی ہمدانی ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کر رہے ہیں فاتحہ سوئم میں مذہبی، سیاسی، سماجی، معززین، عمائدین، پولیس انتظامیہ کے اعلیٰ حکام اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی (تصویر قومی اخبار)

روزنامہ جنگ کراچی جمعہ 13 مئی 2005ء

مولانا شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کی فاتحہ سوئم میں اجتماعی دعا کی جارہی ہے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، دیوان یوسف فاروقی، وجاہت رسول قادری، حبیب الدین جنیدی، مظفر علی شجرہ، دوست محمد فیضی، مفتی اطہر نعیمی، مفتی جمیل احمد نعیمی، علامہ عظمت علی ہمدانی، طارق محبوب، سید شوکت حسن قادری، صاحبزادہ حامد ربانی، صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی اور دیگر شریک ہیں

ڈاکٹر مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی سے اظہارِ تعزیت

کراچی (پ ر) مجلس دروس پاکستان کے بانی سربراہ الحاج محمد سعید صابری، مولانا سلیم عباس نقشبندی، مولانا فیض رسول شاہ قادری، محمد ہاشم خان، شیخ انور حبیب، مولانا ابوذر قادری، مولانا غلام محمد چشتی، محمد نعیم خان، ماسٹر نصیر الدین، حاجی جاوید اختر تاجی، عقیل احمد صدیقی ایڈووکیٹ، ارشاد اللہ سعید، حسن توفیق، شہزاد علی، معین احمد، حاجی سردار چشتی قادری اور آفاق حسین صدیقی نے ڈاکٹر مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ اور خطیبِ پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی زوجہ کے انتقال پر مرحومہ کے صاحبزادے ڈاکٹر مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی اور دیگر رشتہ داروں سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے درجات کی بلندی اور مغفرت کی دعا کی ہے۔

صاحبزادہ آصف حسین ضیائی کا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے اظہارِ تعزیت

کراچی (پ ر) عالمی تنظیم اہلسنت کراچی سٹی کے کنوینر صاحبزادہ آصف حسین ضیائی اور اراکین کنوینر کمیٹی مولانا محمد جہانگیر نقشبندی، مولانا قاری بختیار علی نعیمی، مولانا سید محمد وقار ہاشمی، راشد منور خانزادہ ایڈووکیٹ، شاکر حسین یوسفی نے ممتاز عالم دین علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ محترمہ اور علامہ شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائیں اور ان کے اہل خانہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

جماعت اہلسنت کے راہنماؤں کا علامہ کوکب نورانی سے اظہار تعزیت

لاہور (پ ر) جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی و صوبائی راہنماؤں صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ، پیر سید خضر حسین شاہ، صاحبزادہ فضل الرحمن اوکاڑوی، صاحبزادہ علامہ صدیق احمد نقشبندی، الحاج شیخ احمد علی چشتی، علامہ شاہ تراب الحق قادری، انجینئر سرزد حنیف، صاحبزادہ سید محمد مختار شاہ اور محمد نواز کھرل نے اپنے تعزیتی بیان میں علامہ محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ محترمہ اور علامہ کوکب نورانی کی والدہ کی وفات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

انتقال پر ملال

ایکسپریس ریڈرز سروس

مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کے انتقال پر سیاسی، مذہبی، سماجی شخصیات کا اظہارِ تعزیت

فروغ نعت کونسل کے مرکزی صدر فرحت حسین، وسیم عطاری اور دیگر نے مولانا کوکب نورانی کی والدہ کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے☆ جمعیت علما پاکستان کے مرکزی صدر پروفیسر شاہ فرید الحق، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، پیر عبدالباقی، مفتی شریف سرکی، ہاشم صدیقی، مولانا عبدالحلیم قادری، شبیر ابوطالب، صاحبزادہ غوث صابری، حلیم خان غوری، مولانا قاضی احمد نورانی، صدیق راٹھور، اے این آئی کے سربراہ شارق اطہر و دیگر نے مولانا شفیع اوکاڑوی کی بیوہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے☆ بزم فیضان وارثیہ کے جنرل سیکریٹری سید عبدالماجد، جنرل کونسلر شفیق احمد، شمس الدین قریشی اور کارکنوں نے علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی کی والدہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا ہے☆ مرکزی انجمن اسلامیہ عاشقان رسول ٹرسٹ کے سینئر نائب صدر محمد اعظم عظیم، عامر صدیقی اور دیگر نے ڈاکٹر کوکب نورانی کی والدہ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا ہے☆ علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کے انتقال پر جماعت اہلسنت کے مرکزی امیر پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی، علامہ ریاض حسین، علامہ ابرار رحمانی، نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ حاجی حنیف طیب، صاحبزادہ حامد سعید کاظمی اور دیگر نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے اظہارِ تعزیت

کراچی (نیکس ریلیز) پاسبان پاکستان کے صدر الطاف شکور، جنرل سیکریٹری عثمان معظم اور پاسبان کراچی کے صدر سید اشرف حسین نے مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کی اہلیہ و علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور مرحومہ کیلئے دعا مغفرت اور سوگوار خاندان کیلئے صبر د [illegible]

روزنامہ نوائے وقت کراچی (2) 14 مئی 2005ء

مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی سے تعزیت

کراچی (پ ر) بزم فیضان وارثیہ کے سید عبدالماجد یونین کونسل ناظم شریف آباد کے جنرل کونسلر شفیق احمد، جنرل کونسلر شمس الدین قریشی، سید محمد شکیل، محمد ساجد وارثی، جمیل میاں، سید محمد شکیل، علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی، حامد ربانی اوکاڑوی، محمد سبحانی اوکاڑوی کی والدہ کے انتقال پر دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی

علامہ کوکب نورانی کی والدہ کا سوئم، علماء و سیاسی رہنماؤں کی شرکت

کراچی (پ ر) جماعت اہلسنت کے بانی علامہ محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی کی والدہ مرحومہ کی فاتحہ سوئم قرآن خوانی، محفل ذکر و درود اوکاڑوی ہاؤس سندھی مسلم سوسائٹی میں منعقد ہوا جس میں الحاج لطیف اوکاڑوی، الحاج حنیف اوکاڑوی، شوکت رضا حسن قادری، علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی، صاحبزادہ حامد ربانی اوکاڑوی، صاحبزادہ سبحانی اوکاڑوی، مولانا ابرار احمد رحمانی، مفتی اسلم نعیمی، پیر سید شاہ جمال شاہ قادری، بوستان علی ہوتی، حاجی مظفر علی شجرہ، حبیب الدین جنیدی، طارق محبوب، ملک محمد حسین، سید رضا حسن شاہ، مفتی عظمت علی ہمدانی، مفتی جمیل نعیمی، مفتی اطہر نعیمی، سید آفتاب عظیم، کے ڈی اے کے سید کرم علی حیدری، دوست محمد فیضی و دیگر نے شرکت کی۔

مولانا کوکب نورانی کی والدہ کی یاد میں تعزیتی اجتماع

کراچی (پ ر) بانی جماعت اہل سنت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کی اہلیہ اور علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی والدہ کی یاد میں جامع مسجد گلزارِ حبیب گلستان اوکاڑوی میں تعزیتی اجتماع ہوا۔ جس میں الحاج محمد شوکت حسن خان نوری، مولانا حافظ محمد اشرف جلالی، مولانا سید محمد عارف شاہ اویسی، ڈاکٹر سید طاہر شاہ، حاجی گلشن الہیٰ، مولانا محمد لطیف نقشبندی، مولانا ریاض الدین قادری، مولانا سید محمد عبدالوہاب قادری، سید اعجاز الدین سہروردی، محمد حسین لاکھانی، ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، پیر محمد اشرف معصومی، مولانا قاری تاج بہادر، مولانا قاری غلام علی، مولانا اسلام الدین، چیف انجینئر کے ڈی اے نوید مرزا اور عمائدین و معززین نے شرکت کر کے مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایڈیٹر: ''جہانِ رضا'' لاہور

برادرِ محترم ومکرم علامہ کوکب نورانی صاحب اوکاڑوی

السلام علیکم! آپ کی والدہ محترمہ ومکرمہ کی وفات کی خبر سن کر صدمہ ہوا۔ اگرچہ ان کی علالت کی خبریں بھی رنج والم کا باعث بنیں، مگر موت کی خبر نے ہم سب کو غم زدہ کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ کی رضا پر راضی رہنا ہی ایمان کا حصہ ہے۔ والدہ محترمہ کی رحلت آپ کے لیے غم والم کا طوفان لے کر آئی ہے۔ مَیں نے بار بار فون کیا۔ اظہارِ غم کے لیے بات کرنا چاہی مگر آپ تجہیز وتکفین کے معاملات میں مصروف ہوں گے۔

مجھے ذاتی طور پر بڑا صدمہ ہوا۔ آپ سے قلبی تعلق کی بناء پر آپ کی والدہ محترمہ کی موت کو بڑا محسوس کیا۔ میرے افرادِ خانہ نے بھی اس موت پر اظہارِ غم کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اپنی مغفرت کے دامن میں پناہ دے اور مرحومہ کی قبر پر حضور نبی کریم ﷺ کی چادرِ شفاعت کا سایہ ہو۔ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا پر رضامند ہونے کی توفیق دے۔

آپ کی والدہ محترمہ کی وفات کی خبر سن کر لاہور کے کئی علمائے اہلسنت میرے پاس آئے۔ اظہارِ تعزیت کرتے رہے۔ دعائے مغفرت کرتے رہے۔ ''دارالعلوم نعمانیہ'' کے اراکین اساتذہ، طلباء اور حافظانِ قرآن نے قرآن پڑھ کر دعائے مغفرت کی۔ آپ سے اور آپ کے والد گرامی مرحوم سے ہزاروں لوگوں کا دینی تعلق ہے، سب اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ مَیں اپنی ناتوانی اور کمزوری کی وجہ سے کراچی نہیں آسکا۔ براہ کرم چہلم کی تاریخ سے آگاہ فرمائیں۔ مَیں مرکزی مجلس رضا کے اراکین اور ''جہانِ رضا'' کے قارئین کی طرف سے اظہارِ غم کرتا ہوں۔

شریکِ غم والم

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

محمد وسیم رضا قادری، لاہور